تاریخِ بلوچ و بلوچستان

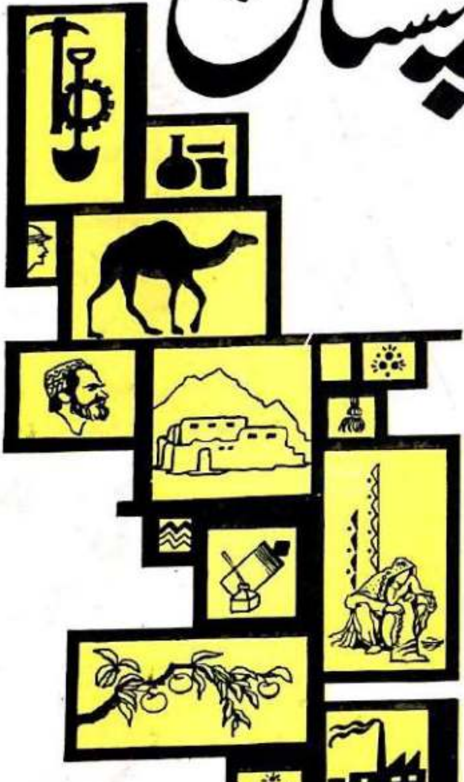

جلد اوّل

تصنیف

میر نصیر خان احمدزئی

(کمبرانی)

بلوچی اکیڈمی

مکران ہاؤس۔ کوئٹہ

مصنف کے بارے میں

آغا میر نصیر احمد خاں احمدزئی بلوچ ۱۹۱۹ء میں کوئٹہ (شال کوٹ) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم سنڈیمن ہائی سکول کوئٹہ میں مکمل کرنے کے بعد ۱۹۴۱ء میں فارمن کرسچین کالج لاہور کی جانب سے پنجاب یونیورسٹی سے بی اے۔ کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۴۲ء میں بطور نائب تحصیلدار ملازمت کی ابتداء کی اور اس امتحان میں اوّل آگئے۔ آپ ترقی کرکے ۱۹۴۷ء میں ریاست عالیہ بلوچستان قلات کے حکمران میر احمد یار خان احمدزئی بلوچ (مرحوم) کے وزیر دربار مقرر ہوگئے اور دس سال تک اس عہدے پر کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۹ء میں بلوچستان اسٹیٹس یونین کے قیام کے بعد دارالخلافہ قلات کے ڈپٹی کمشنر اور ایڈمنسٹریٹروں کے عہدوں پر بھی رہے۔ بلوچستان کو صوبائی حیثیت ملنے کے بعد ۱۹۷۲ء میں ٹیکسٹ بک بورڈ بلوچستان کے پہلے چیئرمین کے طور پر آپ کا انتخاب کیا گیا۔ پھر ۱۹۷۶ء میں بلوچستان انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین کے طور پر آپ کا تقرر ہوا۔ اوائل ملازمت سے ہی آپ نے مقامی جرائد میں ادبی مضامین لکھنا شروع کردیئے۔ آپ کو بلوچی، براہوی کے علاوہ فارسی، پشتو، اردو اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ آپ کی تصانیف میں قابلِ ذکر کتابیں بلوچی گرامر، اردو میں بلوچی گرامر، انگریزی میں بلوچی براہوی گرامر، بلوچی مصادر، پاکیزہ نبی نسب نامگ ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچی اکیڈیمی نے تعلیم بالغاں کے سلسلے میں آپ کے چھ کتابچے بھی شائع کئے ہیں جو علمی اعتبار سے مفید جانے جاتے ہیں۔ اس وقت آپ "تاریخ بلوچ و بلوچستان" کی ترتیب و تدوین میں مصروف ہیں۔ جو بلوچستان کی تاریخ کے پانچ ادوار پر مشتمل ہے۔ اس کی پہلی جلد آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب بلوچستان کی دیگر طبع شدہ تواریخ کے مقابلے میں منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس میں ان قدیم واقعات پر بھی تحقیق کی گئی ہے جو دیگر مستشرقین اور مؤرخین سے پوشیدہ ہے۔

آپ مؤرخ تو ہیں ہی، لیکن بلوچی، براہوی زبان پر تحقیق کے علاوہ ان زبانوں کی لغات کی ترتیب کا کام بھی کر رہے ہیں۔

تاریخِ بلوچ و بلوچستان

جلد اوّل

تصنیف

میر نصیر خان احمدزئی
(کمبرانی)

Balochi Academy Quetta
ACC NO. 161/1
LIBRARY

بلوچی اکیڈمی
مکران ہاؤس۔ کوئٹہ

جملہ حقوق محفوظ

طباعت اوّل ———— ۱۹۸۸ء

طابع ———— بلوچی اکیڈمی

اہتمام ———— سیلز اینڈ سروسز کوئٹہ

قیمت ———— Rs 180 روپے

اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام ادارہ سیلز اینڈ سروسز
کبیر بلڈنگ جناح روڈ کوئٹہ نے کیا۔

آغا میر نصیر احمد زئی

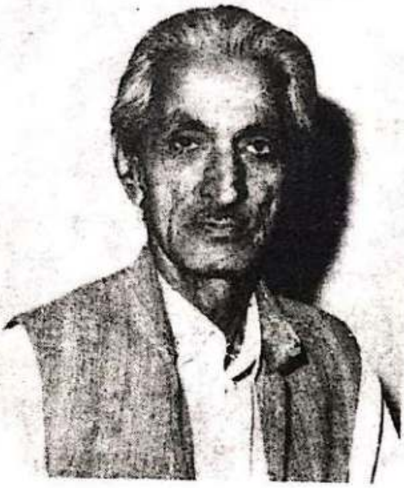

ملک محمد پناہ (مرحوم)

فہرست

باب نمبر	مضامین	صفحہ
باب 1	بابل سے بلوچستان تک	۷
باب ۲	بلوچ نسل کا کردار	۷۲
باب ۳	بلوچ اعظم	۱۰۹

اِنتساب

حضرت امیر میرو میروانی بلوچ

کے نام

جو بلوچوں کی چوتھی حکومت کی

بنیاد گزار ہیں۔

(سنہ ۱۴۱۰ء تا سنہ ۱۴۴۰ء)

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	انتساب	۱
۲	دیباچہ	۲
۳	فہرست مضامین	۷
۴	باب اول ۔ خطہ بلوچستان	۱
۵	باب دوئم ۔ بلوچستان کی تسمیہ کی تاریخی پس منظر	۴
۶	باب سوئم ۔ بلوچوں کا نسب یا نسل	۹
۷	باب چہارم ۔ نسب نامہ اکراد براخوئی	۲۳
۸	باب پنجم ۔ بلوچستان کی تاریخ میں سطح مرتفع قلات کی اہمیت	۴۰
۹	باب ششم ۔ بدیسی شاہان سلطنت کی بالادستی بلوچستان پر	۵۷
۱۰	باب ہفتم ۔ براخوئی شجرہ اور بلوچستان کی مقامات کی اسما کا مماثلت ۔	۹۰
۱۱	باب ہشتم ۔ پہلا دور حکمرانی اکراد براخوئی ۸۵۷ ق.م تا ۵۵۰ ق.م	۱۱۲
۱۲	باب نہم ۔ سلطنت ہخامنشی کے عہد میں اکراد براخوئی کا دوسرا دور حکمرانی ۵۵۰ ق.م تا ۳۳۰ ق.م	۱۴۵
۱۳	باب دہم ۔ توران میں براخوئی کرد حکمرانی کے مختلف سماجی پہلو ۔	۱۸۵
۱۴	باب یازدہم ۔ مکران کے ادرگانی کرد حکمران	۲۱۷
۱۵	ضمیمہ ۔	۲۵۲
۱۶	کتابیات	۲۹۷

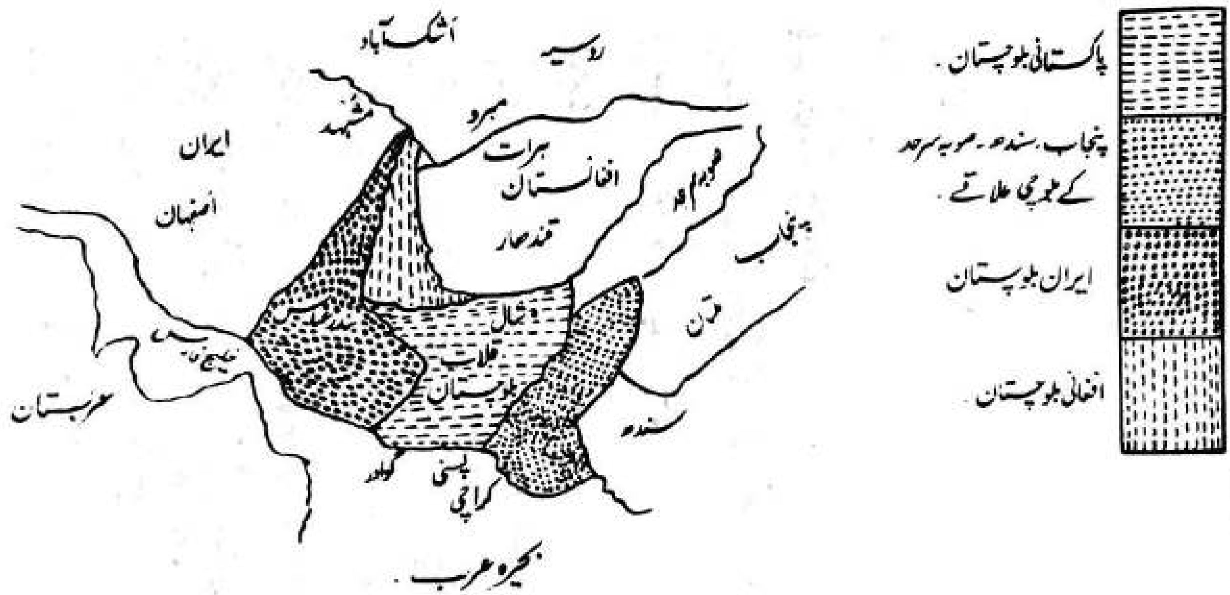

نقشہ مزلوہ خطہ۔ جنوب مرکزی ایشیا۔ جہاں بلوچ آباد ہیں۔

دیباچہ

قارئین گرامی کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ بلوچ اور بلوچستان کی تاریخ پر اس وقت تک جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں بطور ماخذ اُن بلوچی اشعار کو۔ جو شجروں اور رزمیہ داستانوں پر مشتمل ہیں۔ بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جب اٹھارہویں اور اُنیسویں صدی میں یورپ کی استعماری طاقتوں نے براعظم ایشیا کے مختلف خطوں میں اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔ تو سرزمین بلوچستان کا واسطہ انگریزوں سے پڑا۔ اُنکے محققین نے بھی انہی سینہ بہ سینہ حفظ کئے ہوئے اشعار کو بلوچوں کی تاریخ کا سرچشمہ قرار دیا۔ یا پھر اپنے سیاسی اغراض ومقاصد کو پیش نظر رکھکر۔ اُن میں کچھ ایزادی کر کے۔ اس موضوع پر کتابیں تصنیف کیں۔

ان بیرونی مؤرخین بالخصوص انگریزوں نے چند ایسی کتابیں ضرور چھوڑی ہیں۔ جن سے بلوچستان اور بلوچ قوم سے متعلق بعض واقعات اور حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ لیکن جیساکہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے۔ ان میں بہت بڑی حد تک سیاسی اغراض ومقاصد کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ مثال کے طور پر۔ انگریزوں نے بلوچ قوم کی تاریخ بیان کرتے وقت

اُن کی ایک کتابوں کا حوالہ تو دیا ہے۔ جنہیں خود انگریزوں نے لکھا ہے۔ مگر ابی القاسم محمد ابن حوقل جیسے مشہور و معروف عرب محقق و مؤرخ کی کتاب (صورت الارض) کا کہیں بھی۔ تذکرہ نہیں کیا ہے۔ جس نے خاص تفصیل سے بلوچ قبائل کا ذکر کر کے۔ اُن میں سے کچھ کے نام بھی لکھے ہیں۔ درآں حالیکہ۔ انگریز عالم سر ولیم اوسلے ۱۸۰۰ء میں (صورت الارض) کا انگریزی ترجمہ بھی کر چکا تھا۔

تاریخی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز محققین نے بلوچستان اور بلوچ قوم کی تاریخ اور نسل کے بارے میں بعد میں لکھنا شروع کیا۔ اُسکی دلیل یہ ہے۔ کہ لیفٹیننٹ ہنری پوٹنجر پہلا انگریز محقق ہے۔ جو بلوچستان میں ۱۸۱۰ء میں ایرانی سوداگر کے بھیس میں وارد ہوا۔ اور اپنی تحقیقی رپوٹ کو "بلوچستان و سندھ کے سفرنامہ" کی شکل میں پیش کیا۔ جسمیں اُس نے پہلی بار۔ براہوئی بلوچ اور رند بلوچ کو دو جُدا قوموں اور نسلوں کے لوگ قرار دیا۔ حالانکہ اگر وہ اپنی تحقیق و تجسس میں زیادہ دیانتدار و مخلص ہوتا۔ تو کبھی ایسا نہ لکھتا۔

قدیم تواریخی دستاویزات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ مختلف ادوار میں ملکوں اور قوموں کے نام بھی بدلتے رہے ہیں۔ یہ نام یا تو بالکل بدل گئے ہیں۔ یا بعض دفعہ سابقہ ناموں میں تغیر حرفی واقعہ ہوا ہے۔ اُسکی بڑی

وجہ یہ رہی ہے ۔ کہ جب بھی کوئی نئی قوم یا ملت سیاسی حیثیت سے اُبھر کر ۔
ایک بڑی طاقت بنی ہے ۔ تو اپنے امتیاز کو برقرار رکھنے کی خاطر اُس نے
اپنی زبان کے لہجہ کے مطابق شہروں، خطوں، قبائل اور قوموں کے ناموں
کو تلفظ کیا ہے ۔ یا بالکل نئے سرے سے ان پر نئے نام رکھے ہیں ۔ جیسا کہ
قدیم تاریخی سندات سے ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ ابتداء میں ایران کو (سُغن) کہا گیا ہے ۔
اور بعد کے ادوار میں ۔ یہی خطہ (آریا) ۔ (آجام) ۔ (آریان) ۔ (پارس) ۔
اور (ایران) کے اسماء سے موسوم ہوتا رہا ہے ۔ چنانچہ موجودہ دُنیا کی ۔
مختلف اقوام میں آج بھی یہی طریقہ مروج ہے ۔ یورپی اقوام ایران کو (پرشیا)
روسی (پرسیا) اور عرب (فارس یا عجم) کہتے ہیں ۔ جبکہ ان تمام مختلف
اسماء سے مراد صرف خطہ ایران ہے ۔ جسے ہر قوم نے اپنی زبان کے لہجہ
کی مناسبت سے موسوم کیا ہے ۔ اِسی طرح بلوچ قوم اور اُسکی قبائل بھی
مختلف ادوار میں مختلف ناموں سے موسوم ہو کر ۔ تاریخی دستاویزات میں
متعارف کئے جاتے رہے ہیں ۔

اسلامی دور میں ۔ بلوچ قوم کا تذکرہ سب سے پہلی بار ۔ عباسی خلفاء کے عہد
حکومت میں ہوا ہے ۔ عرب مؤرخین میں ۔ ابی القاسم محمد ابن حوقل نے بلوچ
ملت کا ذکر کرتے ہوئے ۔ اُسکے اٹھارہ قبائل کا تذکرہ بھی کیا ہے ۔

قبائل کے نام اِس ترتیب سے ہیں ۔

① قبیلہ سنجان ② قبیلہ احمد بن لیث ③ قبیلہ کرما ④ قبیلہ کرمانی ⑤ قبیلہ درمانی ⑥ قبیلہ بیراوی ⑦ قبیلہ محمد بن باشار ⑧ قبیلہ ادرگانی ⑨ قبیلہ سباجی ⑩ قبیلہ اِشکیئن ⑪ قبیلہ شیرکبار ⑫ قبیلہ زنگنہ ⑬ قبیلہ سقّاری ⑭ قبیلہ شیرماری ⑮ قبیلہ مُتلِسان ⑯ قبیلہ مالی ⑰ قبیلہ سمکائن ⑱ قبیلہ خلّی ۔

موجودہ دور میں تمام بلوچی خطہ میں ۔ ماسوائے قبیلہ بیراوی (براھوئی) جو اسی نام سے موسوم چلا آرہا ہے ۔ ابن حوقل کے ذکر کردہ دیگر قبائل کا انہی ناموں کے ساتھ کوئی وجود نہیں ۔ جبکہ دیگر سینکڑوں بلوچ قبیلے مختلف ناموں سے ۔ اسی خطہ میں بود وباش رکھتے ہیں ۔ لہذا ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ بعد کے ادوار میں ماسوائے بیراوی (براھوئی) کے ۔ ابن حوقل کے بیان کردہ بلوچ قبائل کے اسما تبدیل ھوکر ۔ اپنے موجودہ ناموں سے موسوم ھوگئے ہیں ۔

البتہ تاریخ مردوخ ۔ جو کردِلت کی تاریخ ہے ۔ اسمیں ابن حوقل کے بیان کردہ اٹھارہ بلوچ قبائل میں سے ۔ گیارہ قبائل کے نام کا تذکرہ موجود ہے ۔ جو اس ترتیب سے ہے ۔ ① کرما ② کرمانی ③ براخوئی (بیراوی) ④ ادرگانی ⑤ سباجی ⑥ زنگنہ ⑦ سقّاری ⑧ سنجاوی ⑨ مالی ⑩ محمد باشار ⑪ خلّی ۔ مگر تاریخ مردوخ کا مصنف انکو بلوچ قبائل کے بجائے ۔ کرد

قبائل قرار دیتا ہے ۔ جس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے ۔ کہ بلوچ ملت ۔ کرد ملت کی ایک شاخ ہے ۔ جو زمانہ قدیم میں اس موجودہ خطہ میں کرد کے نام سے آباد ہوئی ۔ اور مرور زمانہ کے ساتھ بلوچ کے نام سے موسوم ہوکر آج تک اسی نام سے متعارف ہے ۔

زیر نظر کتاب کا نام رکھنے کے سلسلے میں بہت پریشان رہا کہ کیا نام رکھا جائے ؟ ۔ اس تردد کے بار کو کم کرنے کیلئے میں نے اپنی قوم کے صاحبان علم و بصیرت اور قومی تاریخ سے واقف و عقدہ شناس حضرات سے مشورہ لیا ۔ تو میرے رفیق کار ۔ ملک محمد پناہ صاحب مرحوم ۔ وائس چیرمین بلوچی اکیڈیمی نے تجویز کیا ۔ کہ کتاب کا نام "تاریخ بلوچ و بلوچستان" رکھا جائے ۔ مجھے بھی یہ نام موزونیت کی وجہ سے پسند آیا ۔ کیونکہ ہمارے کئی ایک دانشور احباب نے بلوچستان یا بلوچ اور بلوچستان کے نام سے تاریخ کی کئی کتابیں لکھی ہیں ۔ آخر میں اپنے رفیق محترم ملک پناہ صاحب مرحوم ۔ وائس چیرمین بلوچی اکیڈیمی کا تہ دل سے شکر گزار ہوں ۔ کہ انہوں نے مسودے کا نام تجویز کرنے کے علاوہ ۔ اپنی مصروفیتوں اور علالت کے باوجود نسخہ پر نظر ثانی کرنے کی زحمت گوارا کی ۔ اور اُسے مزید زیب و زینت بخشی ۔

قارئین کا دعاگو :- نصیر خان احمد زئی (کمبرانی) بلوچ

۱۸ ۔ سریاب روڈ کوئٹہ ۔

باب اوّل

خطہ بلوچستان۔

بلحاظ رقبہ۔ موسم۔ پہاڑ۔ دریا۔ اور معدنی وسائل۔ سرزمین بلوچستان کا ایک مختصر تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

رقبہ۔

وسطی ایشیا کا جنوبی حصہ۔ جو ساحل سمندر سے متصل ہے اور ایک وسیع و عریض اور مربوط و متصل علاقے پر مشتمل ہے۔ بلوچ قوم کے بود و باش رکھنے کی وجہ سے بلوچستان کے نام سے موسوم ہے۔ اِس خطہ کا کل رقبہ تقریباً ۲،۳۶،۴۸۷ مربع میل ہے۔ زمین کا یہ وسیع اور پیوستہ علاقہ موجودہ وقت میں سیاسی حیثیت سے تین ملکوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایران۔ افغانستان اور پاکستان۔ ایرانی بلوچستان کا کل رقبہ اندازاً ۶۹،۴۸۷ مربع میل۔ افغانی بلوچستان کا ۴۰،۰۰۰ مربع میل اور پاکستانی بلوچستان کا ۱،۳۴،۰۰۰ مربع میل ہے۔

انسانی آبادی۔

تقریباً بیس ملین بلوچ۔ اس عریض خطہ میں سکونت پذیر ہیں۔ علاوہ اِس علاقے کے۔ صوبہ سندھ کا ایک تہائی حصہ۔ اور صوبہ پنجاب کا پانچواں حصہ، آبادی بھی بلوچ ہے۔ جہاں وہ صدیوں سے گزارہ معاش کے لئے۔

بحیثیت ۔ کسان ۔ پیشہ ور سپاہی ۔ اور گلہ بان کے جاکر ۔ سکونت پذیر ہوئے ۔ اور اب اِن صوبوں کے باشندے تصور کئے جاتے ہیں ۔

بلوچستان کی ساخت

بلوچستان ایک پہاڑی خطہ ہے ۔ جہاں ہر طرف پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہیں ۔ تاہم اِن پہاڑوں میں گوناگون وادیاں بھی موجود ہیں جن میں سے بعض خشک اور بنجر ہیں ۔ اور بعض سرسبز و شاداب اگر ذرائع سیرابی میسر ہو جائیں ۔ تو یہ وادیاں بہت حاصل خیز ہیں ۔

آب و ہوا ۔

بلوچستان کے خطہ کی زمین کی ناہمواری کے سبب ۔ اِسکی آب و ہوا بھی مختلف ہے ۔ بعض مقامات بہت گرم ہیں ۔ جیسے ڈھاڈر ۔ سبی ۔ تربت ۔ بیلہ ۔ اور بعض انتہائی سرد جیسے قلات ۔ کوئٹہ ۔ سوراب ۔ مستونگ ۔ زیارت ۔ مسلم باغ وغیرہ ۔ یہاں سالانہ بارش کا اوسط تین اور بارہ انچ کے درمیان ہے ۔

پہاڑ

جیساکہ پہلے بیان ہو چکا ہے ۔ بلوچستان کا خطہ پہاڑی ہے جس کے اہم پہاڑی سلسلے یہ ہیں ۔ براہوئی سلسلہ کوہ ۔ سلیمان سلسلہ کوہ ۔ کیرتھر سلسلہ کوہ ۔ پب سلسلہ کوہ ۔ چاغی سلسلہ کوہ ۔ راس کوہ ۔ سیاہان سلسلہ کوہ ۔

مکران سِلسلہ کوہ ۔ توبہ کاکڑی سِلسلہ کوہ ۔ اِن پہاڑی سِلسلوں میں۔ وسیع تر اور عریض تر سِلسلہ کوہ براہوئی ہے ۔ اِسکے پہاڑ بھی دوسرے سِلسلوں کے پہاڑوں سے زیادہ اونچے ہیں ۔ اِس سلسلہ کوہ کو سطح مُرتفع قلات بھی کہتے ہیں ۔

دریا

دریا کے اِصطلاحی معنوں کے لحاظ سے بلوچستان میں کوئی دریا وجود نہیں رکھتا ۔ کیونکہ دنیا کے دیگر دریاؤں کی طرح ۔ ان میں دوامی طور پر پانی نہیں بہتا ۔ جب بارشیں ہوتی ہیں ۔ تو ان میں سیلاب کا پانی بہہ کر گزر جاتا ہے ۔ اور یہ پھر خشک ہو جاتے ہیں ۔ تاہم بلوچستان کی اہم ندیاں یا دریا یہ ہیں ۔ ناڑی ۔ بولان ۔ مولہ ۔ پرالی ۔ ہنگول ۔ رَخشان ۔ دشت ۔ نہنگ ۔ گیشکَوَر ۔ کیل کوَر ۔ کیچ کوَر ۔ ژوب ندی ۔ پشین ندی ۔

معدنیات

معدنی لحاظ سے قدرت نے بلوچستان کو مالا مال کر رکھا ہے ۔ یہاں تقریباً ہر قسم کے معدنی ذخائر موجود ہیں ۔ علاوہ قدرتی گیس کے جو ۱۹۵۲ء میں دریافت ہوئی ۔ دیگر معدنی ذخائر جواب تک دریافت ہوئے ہیں ۔ یہ ہیں ۔ بیرائیٹ ۔ کرومائیٹ ۔ سَلیکا ۔ جپسم سنگ مرمر ۔ مینگنیسائیٹ ۔ لائم اِسٹون ۔ سُرمہ ۔ گندھک ۔ مینگنیز ۔ ائیربسٹاس ۔

لوہا۔ سِکہ۔ فلورائیڈ۔ گریفائیٹ۔ پٹرول اور تانبہ۔

بابِ دوئم

بلوچستان کے نام کی تاریخی پس منظر!

لفظ بلوچستان دو لفظوں کا مرکب ہے۔ یعنی "بلوچ" اور "ستان"۔ ستان فارسی لفظ ہے۔ جسکے معنی ہیں "مسکن یا جائے رہائش" "بلوچ" اور "ستان" کے مرکب سے بلوچستان بنا۔ جسکے معنی ہیں بلوچوں کے رہنے کی جگہ۔ مگر ماضی قدیم کی تاریخی دستاویزات میں لفظ بلوچ اور بلوچستان کہیں بھی نظر نہیں آتا۔ جسکی وجہ یہ ہو سکتی ہے۔ کہ اِن قدیم اَدوار میں۔ اِس خطے میں جہاں بلوچ آباد ہیں۔ خطہ اور اُسکے باشندے اور ناموں سے موسوم ہوتے ہونگے درآنحالیکہ اُسی زمانہ قدیم سے بلوچ قبائل اسی خطے میں بود و باش رکھتے چلے آرہے ہیں۔ اِس حقیقت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بلوچ قبائل من الحیثیت قوم اُس وقت بلوچ کے بجائے۔ کسی اور نام سے موسوم ہونگے۔ اور یہی دلیل بلوچستان کی

عدم عُرفیت کی ہو سکتی ہے ۔ بہر حال ۔ موجودہ خطہ بلوچستان کا جہاں بلوچ رہتے ہیں ۔ مختلف اَسما سے ۔ پرانی اور قدیم تاریخی تحریروں میں ذکر ہوا ہے ۔ جبکہ زرتشتی مذہبی کتاب میں " وراپشین حنحا " نام سے موسوم ایک مُلک کا ذکر ہوا ہے ۔ جسکے معنی ہیں " وادی پشین " ۔ اُسکے بعد ۔ سکندر بادشاہ یونان کے مؤرخین نے خطہ بلوچستان کو ۔ گدروسیا کے نام سے موسوم کرکے اُسکا ذکر کیا ہے ۔ اُسکے ساتھ یہ بھی وضاحت کی ہے کہ خطہ " دَرَنگیانا " اور " اراخوسیا " اس سے متصل دو اور مُلک ہیں ۔ جو موجودہ سیستان اور ولایت قندہار کے قدیم نام ہیں ۔ اِسی طرح اسلامی دور میں ۔ ازمنہ وسطیٰ کے عرب مؤرخین نے جنوبی بلوچستان کو " مکران " کہا ہے ۔ اور مرکزی بلوچستان یا سطح مرتفع قلات کو " توراں " کے نام سے موسوم کیا ہے ۔ چنانچہ اِن تحریرات سے ثابت ہوتا ہے کہ بلوچستاں دو خطوں پر مُنقسم تھا ۔ جو مکران اور توران کے علاقے کہلاتے تھے ۔ اور موجودہ نام " بلوچستان " جدید نام ہوگا ۔ جو بعد میں سارے خطہ کیلئے استعمال ہوا ہے ۔ شاہنامہ کا مصنف فردوسی ۔ ساسانی دور کی تاریخ بیان کرتے ہوئے ۔ خطہ بلوچستان کو ۔ توران اور ایران کے فرمانرواؤں کا میدان جنگ قرار دیتا ہے ۔ اور کہتا ہے کہ جب بھی توران اور ایران کے مابین لڑائی ہوتی تھی ۔ اسی زمین پر وہ لڑائیاں لڑی جاتی تھیں ۔ گویا

بلوچستان اُنکا میدان جنگ تھا۔

"سرچ لائیٹ آن بلوچیز اینڈ بلوچستان" کے مصنف جسٹس میر خدا بخش مری بلوچ۔ بار۔ ایٹ۔ لا۔ اور عدالت عالیہ بلوچستان کے چیف جسٹس بلوچستان کے تسمیہ کی ایک اور توجیہ بیان کرتے ہیں۔ وہ یہ خیال ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جب پندرھویں صدی کی شروعات میں موجودہ علاقوں میں بلوچ قبائل کے خروج کا آغاز ہوا۔ تو اُس وقت سے علاقہ کا نام بلوچستان پڑ گیا ہوگا۔ ایک اور بلوچ مؤرخ میر گل خان نصیر جو بلوچی زبان کے ملک الشعرا بھی ہیں۔ تاریخ بلوچستان جلد اول میں بیان کرتے ہیں کہ جب ۱۷۳۶ئ میں نادرشاہ افشار۔ ایران کی سلطنت پر قابض ہوگیا۔ اور افغان مہمات کے دوران میں اُسکا وُرود بلوچی علاقوں میں ہوا۔ تو اُس نے اپنے مصاحبین سے دریافت کیا۔ کہ یہاں کون لوگ بستے ہیں۔ اُنہیں بتایا گیا۔ کہ علاقے میں بلوچ قبائل بود و باش رکھتے ہیں۔ اُس نے علاقے کا نام بلوچستان رکھا۔ اور اُس کے بعد سارا علاقہ بلوچستان کے نام سے موسوم ہوگیا۔ نادرشاہ نے یہ نام اِسلئے رکھا۔ تاکہ افغان اور بلوچ علاقوں کے درمیان پہچان کے لئے قومی اِمتیاز برقرار رہے۔ نادرشاہ ہی نے افغان علاقے کو پہلی بار افغانستان کے نام سے موسوم کیا۔ اور بلوچ علاقے کو بلوچستان نام دیا۔ اِس نادری دور کے بعد یہ وسیع و عریض اور پیوستہ علاقہ بلوچستان

کے نام سے موسوم چلا آرہا ہے ۔

جیسے کہ اوپر بیان ہوچکا ہے ۔ قدیم تاریخی تحریرات سے پتہ چلتا ہے ۔کہ قدیم بلوچستان میں دو ریاستیں تھیں ۔جو مکران اور توران کہلاتی تھیں ۔ ان قدیم تاریخی تحریرات کی تصدیق "بلوچستان ماقبل تاریخ" کے مصنف ملک محمد سعید دہوار بلوچ بھی کرچکے ہیں ۔ وہ لکھتے ہیں کہ قدیم ٹیلوں کی کھدائیوں کے دوران ۔ مختلف قسم کی جو باقیات اور خصوصاً "ظروف گلی" کے نمونے دریافت ہوئے ہیں ۔ ان سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی ہے کہ زمانہ قدیم میں بلوچستان کے اندر دو حکومتیں قائم تھیں ۔گو کہ انہوں نے ریاستوں کے نام تو نہیں بتلائے ہیں ۔ تاہم جغرافیائی محل وقوع کے پیش نظر ان علاقوں کی ۔ اندازاً تشریح کردی ہے ۔پس ان تمام تاریخی سندات کے مطالعہ کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں ۔کہ زمانہ ماقبل تاریخ کے دوران میں بلوچستان کا علاقہ اپنی دو ریاستوں ۔ توران اور مکران پر مشتمل تھا ۔

اور ازمنہ وسطیٰ کے اسلامی دور تک یہ دونوں علاقے اسی نام سے موسوم رہے ہیں ۔ لیکن صدیوں بعد نادرشاہ کے زمانہ میں پورے خطہ کا نام بلوچستان پڑگیا ۔ جبکہ علاقے میں بود و باش رکھنے والے قبائل بہت پہلے ساسانی دور "۲۲۶ء تا ۶۳۲ء" میں بلوچ قبائل کے نام سے موسوم

ہو چکے تھے ۔ کیونکہ اسلامی دور کے مؤرخین نے توران اور مکران کے باشندوں کو بلوچ کہا ہے ۔ گویا موجودہ خطہ جسمیں بلوچ رہتے ہیں ۔ یونانی دور کے ان علاقوں یعنی دَرَنگیانا (سیستان) آراخوسیا (ولایت قندھار) اور گدروسیا (مکران و توران) کی تراش خراش کے بعد وجود میں آیا ہے ۔ جسے موجودہ دور میں بلوچستان کہتے ہیں ۔ کتاب "دی کنٹری آف بلوچستان" کا مصنف ۔ اے ۔ ڈبلیو ۔ ہیوز ۔ اس بلوچی خطے کی حُدود اِسطرح بیان کرتا ہے ۔

" یہ خطہ شمالاً جنوباً ۔ وادی ہلمند سے ساحل سمندر بحیرہ عرب تک شرقاً غرباً وادی سندھ سے لیکر کرمان کے پہاڑی سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے " وہ اِس بات کی بھی نشان دہی کرتا ہے ۔ کہ "جب ایران کے عظیم بادشاہ ۔ نادرشاہ نے ایران سے افغانوں کو مار بھگایا ۔ تو اُس نے اس خطے کا نام بلوچستان رکھا ۔ اور بلوچوں کے امیر الاُمرا کو اِس علاقے کا گورنر مقرر کیا "

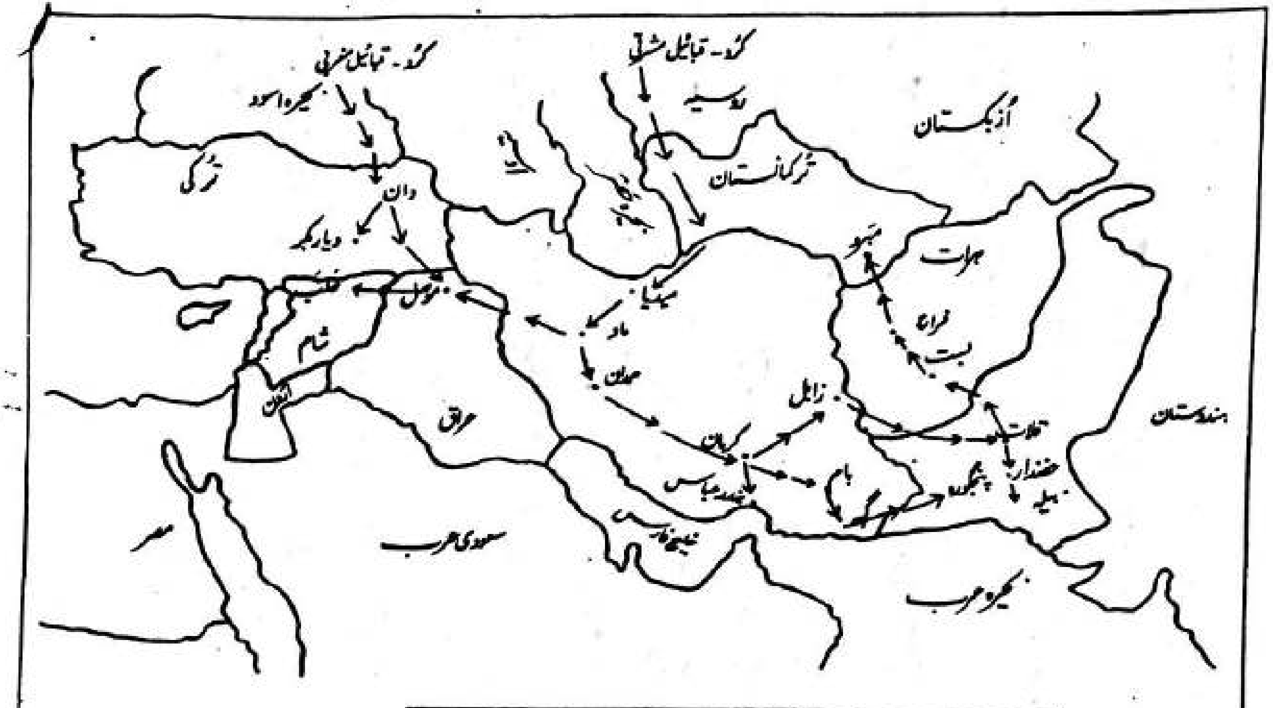

نقشہ مشرق وسطیٰ
جس میں کرد قوم جو بعد میں بلوچ سے موسوم ہوا - ہجرت کے راستے ظاہر کیے گئے
ہیں جس کا سلسلہ ۲۷۰۰ ق - م تا ۵۵۰ ق - م جاری رہا ہے -

بابِ سوئم

بلوچوں کا نسل یا نسب

ہونا تو یہ چاہیئے تھا۔ کہ دنیا کی تمام اقوام اور اُنکی ملکوں کی تاریخ۔ جن میں وہ رہتے ہیں۔ اُس وقت سے ضبط تحریر میں لائی جانا چاہیئے تھی۔ جس دن سے وہ دنیا میں وجود میں آئے۔ مگر اس قسم کا تاریخی مواد۔ دنیا بھر میں کہیں بھی دستیاب نہیں ہے۔ اُسکی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان اپنی ابتدائی زندگی کے دور میں لکھنے کے فن سے شناسا نہ تھا۔ تاکہ وہ اپنے روزمرہ کے حالات زندگی کو قلمبند کرتا۔ اُنہوں نے اِس کمی کو اِسطرح پورا کیا۔ کہ حافظہ سے کام لیکر۔ اِن روزمرہ کے واقعات کو جو رونما ہوتے تھے۔ ذہن میں محفوظ رکھا۔ اِس طریق کار کو اپنانے سے ہر قوم میں۔ ایک ایسا گروہ وجود میں آیا۔ جنکی یہ ذمہ داری تھی۔ کہ وہ اپنے قوم کے اہم سماجی واقعات کو ازبر کرکے۔ ذہن میں محفوظ رکھیں۔ اور اپنی آئندہ آنے والے نسلوں تک منتقل کریں۔ اور اپنی زندگی میں۔ ضرورت پڑنے پر اپنے لوگوں کی ہمت کو بلند کرنے کے لئے اِن گزشتہ واقعات کو زبانی بیان کریں۔

مرورِ زمانہ کے ساتھ۔ نسلوں کے یہ حفظ کئے ہوئے تاریخی واقعات جو نسلاً بعد نسلاً۔ منتقل ہوتے گئے۔ انجام کار۔ اُنکی تاریخی روایات کی

صورت اختیار کر گئے ۔ اور جب انسان سماجی زندگی کے ارتقا کے دوران میں فن تحریر سے واقف ہوا ۔ اور لکھنا پڑھنا سیکھ لیا ۔ تو انہوں نے سب سے پہلے انہی حفظ شدہ تاریخی واقعات کو تحریر کا جامہ پہنایا ۔ تاکہ حفظ کرنے کی دردسری سے نجات مل سکے ۔ چنانچہ ہر نسل اور قوم کے یہی گذشتہ واقعات ۔ انکی ابتدائی تاریخ کی بنیاد بن گئے ۔ اسی طرح بلوچ قوم کی ابتدائی تاریخ کی اساس بھی دوسری قوموں کی طرح ۔ انکے وہی حفظ کئے ہوئے واقعات ہیں ۔ جو انکی تاریخی روایات کو تشکیل دیتے ہیں ۔ بلوچی روایات کے مطابق بلوچ قبائل ۔ اپنی ابتدائی زندگی کے ادوار میں ۔ بحیرہ خضر کے قرب وجوار میں رہتے تھے ۔ تاریخ مردوخ کا مصنف کہتا ہے ۔ کہ وہ مرکزی ایشیا کے میدانی علاقوں سے یہاں وارد ہوئے ۔ کیونکہ بحیرہ خضر بھی انہی میدانی علاقوں کے ساتھ ملحق ہے ۔ لہذا بلوچ قبائل کی پہلی مہاجرت شمال سے جنوب کی طرف ۳۸۰۰ سال قبل از مسیح وقوع پزیر ہوئی وہ ایران کے شمالی خطے سے ۔ جنوب کی طرف نقل مکانی کر کے جنوب مغربی ایران کے پہاڑی علاقہ ۔ سطح مرتفع زاگروس یعنی موجودہ کردستان میں سکونت پذیر ہو گئے ۔ تاریخ مردوخ بلوچوں کی اس روایت کی تصدیق کرتی ہے ۔ جسکی تفصیلات مناسب موقع پر بیان کی جائیں گی ۔

تاریخ مردوخ اور کوردگال نامہ کے مطابق ۔ بلوچ اور کرد ۔ ایک

نسل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور ایک ہی جدِ اعلیٰ کی اولاد ہیں ۔ یہ تاریخی کتابیں بیان کرتی ہیں ۔ کہ بلوچوں اور کردوں کی زبان کی مماثلت ۔ رسم و رواج کی یکسانیت ۔ سماجی زندگی کی ہم رنگی ۔ اس امر کی بیّن دلیل ہے ۔ کہ کرد اور بلوچ ایک نسل سے تعلق رکھتے ہیں ۔ جب ۸۵۳ سال قبل از مسیح ۔ کیقباد ۔ ماد کرد قبیلہ کا سردار اعلیٰ ۔ اِن چھ کرد قبائل ۔ بوز ۔ پارتاسنی ۔ اُستروشات ۔ آریزانت ۔ بودی اور ماد کو متحد کرکے کرد ملت کو وجود میں لایا ۔ تو سب سے پہلے اُس نے ایران کے شمال مغربی علاقے میں سلطنت ماد یا مادستان کی بنیاد رکھی سلطنت کی تشکیل کے بعد ۔ اُس نے تمام جنگجو کرد قبائل کو ۔ سلطنت مادستان کی دوردست سرحدات میں لے جاکر بسایا ۔ تاکہ وہ اپنے سلطنت کی حدود کا تحفظ کریں ۔ چنانچہ سلطنت ماد کے زوال کے بعد ۔ جو ۵۵۰ سال قبل از مسیح وقوع پذیر ہوا ۔ کرد قوم کی مرکزی حکومت کا ۔ اُن تمام دور اُفتادہ کرد قبائل کے ساتھ ۔ ملی، سیاسی، سماجی رشتہ منقطع ہوگیا ۔ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ تمام قبائل مختلف القابات اور ناموں سے موسوم ہونے لگے ۔

اوپر کے بیان سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے ۔ کہ بعض کرد قبائل کی دوسری مہاجرت ۔ مغرب سے مشرق کی طرف سلطنت مادستان کے وجود میں آنے کے بعد ۔ کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں بلکہ ماد شہنشاہ کیقباد کے

اتفاق رائے سے عمل میں آئی۔ لہذا بلوچوں کا یہ گروہ۔ اپنے اصلی تسمیہ۔ براخوئی کرد کے نام سے۔ بلوچستان میں آیا۔ اور اپنی سلطنت مادستان کی مشرقی سرحدات کے محافظ کا کردار ادا کیا۔ اور کرمان وسندھ کے درمیان کے وسیع علاقہ میں مستقل سکونت اختیار کی۔ جو کہ سلطنت کی دور ترین مشرقی سرحد تھی۔ اسی طرح علاوہ براخوئی کردوں کے۔ مندرجہ ذیل کرد قبائل۔ اَدرگانی۔ زنگنہ۔ سباحی۔ سنجاوی۔ سناری۔ کرمانی۔ مالی۔ خانی۔ خَلّی اور کرما۔ کو بھی کرد بادشاہ کیقباد نے سلطنت کے دیگر مشرقی خطوں۔ زابلستان۔ مکران اور کرمان میں منتقل کر دیا۔ جب براخوئی اکراد۔ ۸۵۰م سال قبل از مسیح میں خطہ بلوچستان میں آئے۔ تو بلوچستان کا سارا علاقہ اپنے اِن دو علاقائی ناموں۔ توران ومکران کے اسماء سے موسوم تھا۔ براخوئی اکراد تورانی حصہ بلوچستان پر قابض ہو گئے۔ جو علاقہ سندھ سے متصل تھا۔ یعنی موجودہ سطح مرتفع قلات۔ اور دیگر متذکرہ بالا کرد قبائل نے کرمان اور زابلستان (سیستان) مکران کے خطوں میں پھیل کر۔ بود وباش اختیار کی۔

قدیم تاریخی نوشتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ کرد قبائل قریب ایک ہزار سال بعد۔ ۲۲۶ء میں۔ ساسانی دور سلطنت میں۔ کرد کے بجائے بلوچ کے نام سے موسوم ہوئے۔ اور ایران میں سلطنت ساسانی کے

دور کے بعد۔ تمام مؤرخین نے ان قبائل کا ذکر۔ اپنی تصانیف میں بلوچ قبائل کے نام سے کیا ہے۔ قومی نام کی اس تبدیلی یعنی "کرد سے بلوچ" کی وجہ اُنہی مصنفین کو بہتر معلوم ہونگی۔ جسکے بارے میں کسی ایک نے بھی کوئی وضاحت نہیں کی ہے۔ اور اِن کرد قبائل نے بھی قضا وقدر کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے۔ نئے قومی نام کو قبول کر کے۔ ہمیشہ کے لئے نام بلوچ کو اپنایا۔ موجودہ وقت میں اگر آپ کسی بلوچ سے کہیں۔ کہ آپ اصل میں کرد ہیں۔ تو وہ اِس حقیقت سے اِنکار کرتے ہوئے کہیگا میں بلوچ ہوں درحقیقت اُس کا یہ اِنکار۔ قدیم تاریخ سے لاعلمی ہے۔ ورنہ اور کوئی وجہ نہیں۔

تاریخی کتابوں میں لفظ بلوچ کا پہلی بار ذکر

بہ حوالہ مصنف کتاب "دی بلوچ تھرو سینچریز ہسٹری ورسس لیجنڈ" جناب جسٹس میر خدا بخش مری بلوچ۔ ابوجعفر بن جریر الطباری۔ پہلا عرب مسلمان واقعہ نگار ہے۔ جو اپنی تاریخی تصنیف "تاریخ الرسول والمالک" میں لفظ بلوچ کا استعمال کر کے۔ بلوچ قوم کا ذکر کرتا ہے۔ یہ واقعہ نگار ۹۲۳ء میں فوت ہوا۔ اِنکے بعد مُستند تواریخ دان۔ جو اپنی تصانیف میں بلوچوں کے بارے میں تذکرہ کرتے ہیں۔ اُنکے اسمایہ ہیں ابوشجاع رود۔ واری۔ المسعودی (۹۴۳ء)۔ اَستخری (۹۵۱ء)۔ ابن حوقل (۹۵۱ء ۹۷۸ء)

المقدسی (۹۸۹ء)۔ فردوسی (۱۰۲۰ء)۔ ناصر خسرو (۱۰۴۷ء) ادریسی (۱۰۵۴ء)۔
ابن جُبیر (۱۱۸۴ء)۔ یاقوت (۱۲۲۵ء)۔ قزوینی (۱۲۷۵ء)۔

مگران مندرجہ بالا مؤرخین میں سے۔ ابی القاسم۔ ابن حوقل نے بلوچوں کے قبائل۔ اُنکے مساکن۔ اور زبان پر اپنی کتاب "المسالک والممالک" میں جسے (صورت الارض) بھی کہتے ہیں۔ کافی روشنی ڈالی ہے۔ جو ۹۵۰ء میں تکمیل پذیر ہوئی۔ ابن حوقل نے اپنی اسی کتاب میں اٹھارہ بلوچ قبائل کے اسما کا۔ اِس ترتیب سے ذکر کیا ہے: زیم ہیلیوت جسے زیم سنجان بھی کہتے ہیں۔ زیم احمد بن لیث۔ زیم احمد بن علی حسن جسے کرما بھی کہتے ہیں۔ زیم کرمانی۔ زیم درمانی۔ زیم بیراوی۔ زیم محمد بن بشار۔ زیم ادرگانی۔ زیم سباھی۔ زیم اشکی۔ زیم شیرکبار۔ زیم زنگنہ۔ زیم سِفاری۔ زیم شاماری۔ زیم مُتیلسان۔ زیم مالمی۔ زیم سمکانی۔ زیم خلّی۔

اِس سلسلے میں ایک دلچسپ تاریخی حقیقت یہ ہے۔ کہ ابن حوقل کے۔ اِن اٹھارہ بیان کردہ بلوچ قبائل میں سے گیارہ قبائل کے نام۔ تاریخ مردوخ جو کرد ملت کی تاریخ ہے۔ اُسکے کرد قبائل کے ردیف وار بیان کردہ گیارہ اسماء سے بالکل مطابقت رکھتے ہیں۔ حالانکہ تاریخ مردوخ تقریباً ایک ہزار سال بعد ۱۹۵۰ء یا ۱۹۵۱ء میں لکھی گئی ہے۔ صرف فرق اِتنا ہے۔ کہ ابن حوقل اپنی کتاب (صورت الارض) میں اِنکو بلوچ ملت کے قبائل

قرار دیتا ہے ۔ اور شیخ محمد مردوخ اپنی کتاب (تاریخ مردوخ) میں اِنکو کرد ملت کے طائفے بیان کرتا ہے ۔ اور اِن دونوں تاریخی کتابوں میں اِن قبائل کی ابتدائی جائے سکونت میں بھی مطابقت پائی جاتی ہے ۔

اب بلوچوں کی تاریخی روایات کے طرف لوٹتے ہیں ۔ بلوچی روایات کے مطابق بلوچ قوم تین بڑے گروہوں میں منقسم ہے ۔ ناروہی ۔ براہوئی ۔ اور رِند ۔ مرورِ زمانہ میں ۔ اِن گروہوں کی افزائش نسل کے ساتھ ساتھ اِنکے طائفوں کی تعداد بھی بڑھتی گئی ۔ موجودہ زمانہ میں ۔ بلوچ ملت کی تمام طائفے اور قبائلی شاخیں ۔ اِن تین قبائلی گروہوں میں سے کسی ایک گروہ میں سے نکلتے ہیں ۔ اور نسلی لحاظ سے اُس سے منسلک ہیں ۔ اب ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ تاریخ مردوخ اور بلوچی روایات کے علاوہ یورپ کی اَٹھارویں اور اُنیسویں صدی کی استعماری طاقتوں کے علما نے ۔ ایشیائی اقوام کی مختلف نسلوں کے بارے میں کیا رائے زنی کی ہے ۔ جنکو بعد میں اُنہوں نے مغلوب کرکے اُنکے ممالک کو کالونی بناکر ۔ اُن پر حکمرانی کی ۔

برطانیہ اور نپولین بادشاہ فرانس کے درمیان ۔ مملکت ہندوستان کو حاصل کرنے کیلئے ۱۸۰۷ء میں سیاسی رقابت کا آغاز ہوا ۔ چنانچہ انگریز نے اُن تمام غیر مفتوحہ علاقوں ۔ جو ہندوستان کے مغرب میں واقع تھے ۔ یعنی بلوچستان ۔ افغانستان ۔ سندھ اور پنجاب کو ۔ اپنے دائرہ اثر میں لانا

ضروری سمجھا۔ اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے۔ انگریزی حکومت نے۔ مسٹر ہینری پوٹنجر کو۔ بلوچستان کے ملک کا جائزہ لینے کا کام تفویض کیا۔ اس پہلے یورپی نے جو انگریز قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ ۱۸۱۰ء میں۔ پہلی بار سرزمین بلوچستان پر۔ ایک ایرانی سوداگر کے بھیس میں قدم رکھا۔ بعد میں اسکی جائزہ رپورٹ۔ کتابی شکل میں۔ (ٹریولز آف ہنری پوٹنجر ان بلوچستان اینڈ سندھ) کے عنوان سے چھپی۔

وہ بلوچ ملت کی نسل کے بارے میں۔ یہ اظہار خیال کرتا ہے۔ کہ بلوچ نسل کا تعلق ترکمان نسل سے ہے۔ وہ سامی عربوں سے کوئی نسلی تعلق یا رشتہ نہیں رکھتے ہیں۔ جب پوٹنجر کے بعد۔ دیگر انگریز محققین کی آمد بلوچستان میں شروع ہوئی۔ تو انہوں نے مختلف آراء کا اظہار کیا۔ سر برٹن اپنے کتاب۔ (سندھ۔ دی۔ وزیٹیٹڈ) میں بلوچوں کی نسل کے بارے میں۔ یوں اظہار کرتا ہے۔ بلوچ کی شکل بہت کم اسماعیل کی اولادوں سے مشابہت رکھتی ہے۔ اسکی آنکھیں بڑی اور کالی۔ ایرانی وضع کی ہیں۔ جو کہ عرب کی چھوٹے۔ بے قرار اور جوشیلی آنکھوں سے بالکل مختلف ہیں۔ اسکے دیگر خد و خال خاص طور پر نمایاں اور باقاعدہ ایرانی ہیں۔ داڑھی گھنی۔ جو جسمانی نشوونما یا پختگی کا اظہار کرتی ہے۔ لمبی اور چمکدار رہے ؟

مگر سر۔ ٹی۔ ہولڈچ۔ سر۔ برٹن اور ہینری پوٹنجر سے اختلاف رائے

رکھتے ہوئے ۔ کہتا ہے ۔ کہ نسلی اعتبار سے بلوچ ۔ عربوں سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں ۔ مسٹر کینیڈی ۔ ایک اور نظریہ بلوچوں کی نسل کے بارے میں پیش کرتا ہے ۔ وہ یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بلوچ ساکاؤں کی اولاد ہیں. جنہوں نے درنگیانا میں وارد ہو کر ۔ اپنا نام علاقہ کو دیا ۔ جو لبعد میں سکستان کے نام سے مشہور ہوا ۔ اور عربوں نے اُسے سجستان کہا ۔ یعنی موجودہ سیستان. ڈاکٹر بیلو ۔ ایک اور دلچسپ نظریہ پیش کرتے ہوئے کہتا ہے ۔ کہ لفظ بلوچ اور (بل چا) مترادف الفاظ ہیں ۔ جو ہندوستان کے راجپوتوں کا ایک قبیلہ ہے ۔ مشہور مصنف کتاب " سرچ لائٹس آن بلوچیز اینڈ بلوچستان" جسٹس میر خدابخش مری بلوچ بار ۔ ایٹ ۔ لا ۔ ڈاکٹر بیلو کی اِس رائے سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتا ہے ۔ شاید بلوچ اور راجپوتوں کے خدوخال اور وضع قطع کی مشابہت نے ۔ ڈاکٹر بیلو کو اِس غلط فہمی میں ڈالا ہے کہ بلوچ اور بلچا ایک قوم ہیں ۔ کیونکہ بلوچ اور زمانہ قدیم کے راجپوت داڑھی اور لمبے بال رکھتے تھے ۔ مسٹر ۔ ایم ۔ ایل ڈیمز کہتا ہے ۔ کہ بلوچ ایک ایرانی النسل قوم ہے ۔ بہ نسبت عربوں کے ترکمانوں سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے ۔ پروفیسر کین کے رائے میں بلوچ میدانی علاقوں کے تاجکوں سے ملتے جلتے ہیں ۔ یہاں پر مسٹر خدابخش مری بلوچ پروفیسر کین کے رائے سے اِختلاف کرتے ہوئے وضاحت کرتا ہے ۔ کہ جب ہم بلوچ کی جنگجویانہ

فطرت اور میلان طبع کو تاجکوں کی اَمن پسندانہ خاصیت اور اطاعت شعاری کی عادت کا مقابلہ کرتے ہیں۔ تو پروفیسر کین کا نظریہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ کرنل موکلر جنہوں نے بلوچستان میں بطور پولیٹیکل آفیسر کے خدمات سرانجام دی ہیں۔ یہ رائے رکھتے ہیں۔ کہ بلوچ قبائل کی اکثریت مکران کے قدیم لوگوں کی اولاد ہیں۔ اور یہ ند گردہ کے بلوچ قبائل نسلاً بلوچ نہیں ہیں۔ وہ علافی عرب قبیلہ کی ایک شاخ ہیں۔ جو الحارث علافی کی اولاد ہیں۔ جو حجاج بن یوسف۔ عراق کے گورنر جنرل کے خلاف لڑے۔ آخر کار ۸۶ھ میں بھاگ کر سندھ میں رہنے لگے۔ ایک اور یورپی عالم مسٹر ریسلے کی رائے یہ ہے۔ کہ بلوچ اور براہوئی۔ ترکی اور ایرانی نسلوں کی آمیزش سے وجود میں آئے۔ پہلا نسلی عنصر دوسرے نسلی عنصر پر غالب نظر آتا ہے۔ یہ انگریز محققین کی تحقیق کے خلاصے تھے۔ جنکو تفصیل سے بیان کیا گیا۔ ان محققین کی آراء سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر محقق نے اپنے دستیاب شدہ حالات کے مطابق بلوچوں کی نسل کے بارے میں ایک رائے قائم کی ہے۔ اب ہم کو دیکھنا ہے۔ کہ مقامی مؤرخین اِس بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔

میر علی شیر قانع ٹھٹوی اپنی کتاب (تحفتہ الکرام) میں جو انہوں نے ۱۱۸۱ھ میں کلہوڑہ حکمرانی کے دور میں لکھی ہے۔ رائے دیتے ہیں کہ بلوچ۔ محمد بن ہارون

مکران کے عرب گورنر کے اولاد ہیں ۔ جو ۶۰۰؁ھ میں مکران کا گورنر مقرر ہوا ۔ وہ ہارون کے شجرہ کو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب سے ملاتا ہے ۔ جو حضرت محمد پیغمبر اسلام کے چچا تھے ۔ میر علی شیر ٹھٹھوی کی یہ رائے تاریخی لحاظ سے درست نہیں ۔ حضرت حمزہ کی اولاد کے بارے میں دو مستند تاریخی روایات ہیں ۔ پہلی روایت یہ ہے ۔ کہ حضرت حمزہ کی کوئی مرد اولاد نہ تھی ۔ انکی صرف دو لڑکیاں تھیں ۔ اُم الفضل اور امامہ ۔ دوسری روایت یہ ہے ۔ کہ اُنکے دو لڑکے پیدا ہوئے ۔ جنکا نام یا اعلیٰ ۔ اور عمارہ تھا ۔ مگر دونوں لاولد فوت ہوئے ۔ اُن کی نسل آگے نہیں چلی ۔ دونوں روایتیں ۔ تحفتہ الکرام کے مصنف کے بیان کی تردید کرتی ہیں ۔ اٹھارویں ۔ اور اُنیسویں صدی کے یورپی محققین کی آراء کے اظہار سے پتہ چلتا ہے ۔ کہ کسی ایک نے بھی تاریخ مردوخ کا مطالعہ نہیں کیا ہے ۔ یا اُن تاریخی مواد کا ۔ جنکا حوالہ تاریخ مردوخ کے مصنف شیخ محمد مردوخ دیتا ہے ۔ لہذا اگر وہ تاریخ مردوخ یا اُسکے ماخذ تاریخی مواد کا مطالعہ کرتے ۔ تو اُنکی رائے بلوچوں کی نسل کے بارے میں ۔ اُنکی موجودہ رائے سے بالکل مختلف ہوتی ۔ اب ہم اِس نظریہ پر آتے ہیں ۔ کہ (نفاق ڈالو اور حکومت کرو) ۔ چونکہ اُنیسویں صدی کی یورپی استعماری طاقتیں ۔ ایشیائی اور افریقی ملکوں پر بالادستی حاصل کرنے کیلئے ۔ ایک دوسرے کی رقیب تھیں ۔ مگر ایک

پالیسی پر سب اشتراک عمل سے کام کرتے تھے۔ کہ جہاں جاؤ۔ لوگوں میں پھوٹ ڈالکر۔ اُن پر قبضہ کرو۔ چنانچہ اِسی حربے کو انگریزوں نے بلوچستان میں بھی اِستعمال کیا۔ جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ مسٹر ہنری پوٹنجر پہلا انگریز تھا۔ جس نے ۱۸۱۰ء میں سرزمین بلوچستان پر قدم رکھا۔ اُس نے جب دیکھا۔ کہ ملک کے باشندے۔ اسلام کے ایک ہی مذہبی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا اس مسئلے پر کوئی نزاعی سوال کھڑا نہیں کیا جاسکتا ہے۔ خوش قسمتی سے اُسے زبان کا مسئلہ ہاتھ آیا۔ جو بلوچوں کے دو گروہ بولتے تھے۔ یعنی بلوچی اور براہوئی زبان۔ اُس نے اِن دو زبانوں کی آڑ لیکر۔ بلوچستان میں اپنی اِستعماری پالیسی کو آگے بڑھانے کے لئے بُنیاد قائم کی۔ اور وثوق سے اِعلان کیا۔ کہ بلوچ اور براہوئی دو جدا نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ دو جدا زبانوں میں تکلم کرتے ہیں۔ اِس بارے میں مسٹر پوٹنجر کی کتاب (ٹریولز آف مسٹر پوٹنجر اِن بلوچستان اینڈ سندھ) کے اِقتباسات بیان کئے جاتے ہیں۔

(۱) "بلوچ جو بڑی تعداد میں۔ یا صحیح طور پر کہنا چاہیئے۔ کہ تمام بلوچستان کی آبادی اِن سے تشکیل پاتی ہے۔ ایسے لوگ ہیں۔ جنکی نسلی حقیقت اِتنی مُبہم اور تاریک ہے۔ اور دیگر غیر متمدن قبائل کے طرح۔ اُنکی تاریخ عجیب وغریب۔ افسانوں اور حیران کن قصوں کا مرکب ہے۔ جنکو

قابل یقین حد تک بیان کرنے کو میں نے ازحد مشکل پایا "

(۲) " وہ دو بڑی جماعتوں میں منقسم ہیں۔ منفرداً بلوچ اور براہوئی کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ پھر یہ دونوں گروہ۔ لاتعداد طائفوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جنکا صحیح طور پر شمار کرنا ناممکن ہے۔"

(۳) " ان دو اعلیٰ طبقوں میں جو نمایاں فرق میں نے دیکھا۔ ان کی زبان اور شکل وشباہت ہے۔ مسلمہ طور پر یہ فرق بدرجہ اتم ان ایک جیسے رنگ والے لوگوں میں موجود ہے۔ جو ایک قوم کو تشکیل دیتے ہیں "

(۴) " ان دو طبقوں کے لوگوں کے خدوخال ایسے ہی مختلف ہیں۔ جیسا ان کی زبان۔ ان کے آپسمیں بکثرت رشتہ داریوں کی وجہ سے۔ جو ایک مخلوط نسل پیدا ہو رہی ہے۔ اور جسمیں دونوں کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جسکی وجہ سے بعض خاندانوں اور قبائل میں یہ فرق مٹ چکا ہے۔ ان ازدواجی رشتوں کی وجہ سے۔ جو اولاد پیدا ہو رہی ہے۔ وہ ایک تیسرے طبقہ کو جنم دے رہی ہے "

(۵) " مجموعی طور پر۔ تمام آبادی بلوچ کے نام سے مشہور ہے۔ جو ان دو طبقوں میں سے کسی ایک سے وابستہ ہے۔ چونکہ انکو جدا طور پر جاننا ضروری ہے۔ لہذا آئندہ میں ان دو طبقوں میں سے ایک کو دوسرے سے تمیز کرنے کے خاطر۔ بلوچ اور براہوئی کہوں گا "

یہ نفاق اور بے اتفاقی کے بیج کے نمونے تھے۔ جو مسٹر پوٹنجر اپنے بلوچستان کے دوران سفر میں۔ ملک کے کونے کونے میں بکھیرتے گئے۔ اُسکے بلوچستان کے سفر کے بعد۔ حکومت برطانیہ۔ بلوچستان میں بہت زیادہ دلچسپی لینے لگی۔ انگریزی پولیٹیکل آفسروں کی آمد کی بھرمار بلوچستان میں شروع ہوئی۔ جو کسی نہ کسی بہانے کے تحت بلوچستان کی سیاحت کیلئے آنے لگے۔ ۱۸۸۳ء میں ایک عجیب بین الاقوامی واقعہ رونما ہوا۔ کہ روسیوں نے مرکزی ایشیا کے ملک ترکانستان کے شہر مرؤ پر قبضہ کرلیا۔ اس واقعہ نے انگریزی سلطنت میں بھگدڑ مچادی۔ جسکی وجہ سے بلوچستان میں انگریزوں کی سیاسی سرگرمیاں اور تیز ہوگئیں۔ اور ان آنے والے انگریزوں نے بلوچ نسلی مسئلہ کو مزید پیچیدہ بنادیا۔ اور ان بلوچ نسلی فتاوی نے اسقدر شہرت حاصل کرلی۔ کہ بیسویں صدی کے اکثر وبیشتر محققین نے خواہ وہ ملکی ہوں۔ یا غیر ملکی انہی انگریزوں کے فیصلوں پر اپنی تحقیقات کی بُنیاد رکھی۔

باب چہارم

نسب نامہ اکراد براخوئی

جیسے کہ گذشتہ باب میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اٹھارویں اور اُنیسویں صدی کی استعماری طاقتوں نے۔ بلوچستان کو زیر کرنے کی نیت سے۔ براہوئی زبان کی آڑ لے کر۔ اُسکے باشندوں میں نفاق اور جدائی کا بیج بو دیا۔ تاکہ وہ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگیں۔ اور اِس مسئلہ زبان کو ایک معمہ بنا ڈالا اور پیش گوئی کی۔ کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اِسے حل نہیں کر سکیں گی۔ چنانچہ اِس ضمن میں کتاب (دی بلوچیز تھرُو سینچریز ہسٹری ورسس لیجنڈ) کا مصنف۔ بعد کے مؤرخین بشمول انگریزوں کے۔ اس تجاہل عارفانہ اور عمداً چشم پوشی کی مذمت کرتے ہوئے لکھتا ہے "کہ ابن حوقل پہلا عرب مؤرخ ہے۔ جس نے قبیلہ (بروجی) کا ذکر کرتے ہوئے۔ لکھا ہے۔ کہ یہ قبیلہ دسویں صدی عیسوی میں فارس کے گرد و نواح میں بلوچ کے قبائل کے ساتھ بود و باش رکھتا تھا۔ لہذا حوقل کا یہ تذکرہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ لیکن حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ یہ تاریخی حقیقت انگریز مؤرخین کی نظروں سے کیسے اوجھل رہی۔ جنہوں نے براہوئی قبیلہ اور

زبان کو الجھاکر ۔ نزاعی مسئلہ بنادیا ۔ حالانکہ ابن حوقل کے بیان سے براہوئی قبیلہ قدیم بلوچوں کا ایک فرقہ ہے ۔ براہوئی قبیلے کے معمہ کو مشہور اور مستند تواریخی تصانیف جو تاریخ مردوخ اور کورد گال نامہ کہلاتی ہیں ۔ حل کر دیا ہے ۔ دونوں کے مصنفوں نے براہوئی قبیلہ کے شجرہ کو وضاحت سے بیان کیا ہے ۔ ان تصانیف کے مطالعہ کے بعد ۔ معمہ حل ہوکر ۔ شبہات دور ہو جاتے ہیں ۔ اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے ۔ کہ استعماری دور کے عالم ۔ جو استعماری قوم سے تعلق رکھتے تھے ۔ اپنی تحقیقات میں تعصب ۔ بے توجہی ۔ بے اعتنائی غلط استدلال اور حقائق سے چشم پوشی کرتے ہوئے ۔ براہوئی قبیلہ کے نسلی مسئلہ کو الجھاکر ۔ معمہ بنادیا ۔ تاکہ بلوچ آپس میں لڑکر انگریزکی استعماری طاقت کے خلاف متحد نہ ہو سکیں ۔

انسان کے بارے میں عام رائے	عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے ۔ کہ تمام بنی نوع انسان ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں ۔ حام، سام ۔

یافث کی اولاد ہیں ۔ جو طوفان نوح سے زندہ بچ نکلے ۔ چنانچہ دنیا کے تین بڑے مذاہب ۔ یہودیت ۔ نصرانیت ۔ اور مسلمان اس نقطہ پر متفق ہیں ۔ اس طبقہ خیال کے علمائے انسانیت نے دُنیا میں رہنے والے انسانوں کو نسلوں میں تقسیم کرکے ۔ اُنکے نسب ناموں کو حضرت نوح کی ان تین اولادوں میں سے کسی ایک کے ساتھ منسلک کرکے ۔ انہیں حامی ۔ سامی ۔ یافثی کہا ہے ۔ یہاں ہمارا موضوع تذکرہ ۔ صرف کرد نسل ہے ۔ چونکہ تاریخ مردوخ اور کرد گال نامہ

براہوئیوں کو کرد نسل کا ایک قبیلہ قرار دیتے ہیں ۔ لہذا ان دونوں کتابوں کے مصنفین ۔ کردوں کو حضرت یافث کی اولاد ظاہر کرتے ہیں ۔ ۔

آرین نسل کے بارے میں تاریخ مردوخ کی رائے

پیشتر اسکے کہ کرد نسل کا شجرہ بیان کیاجائے دیکھنا یہ ہے ۔ کہ تاریخ مردوخ آرین نسل کے بارے میں کیا اظہار خیال کرتا ہے ۔ جب تاریخ کی دنیامیں ۔ ماہرین انساب نے ۔ آریائی نسل کے بارے میں تحقیق اور جُستجو شروع کی ۔ تو اس مسئلے پر نزاع برپا ہوا کہ آرین کون ہیں ۔ کیونکہ اس نسل کے لوگ حضرت نوح کے کسی ایک بیٹے کی اولاد ہونے کے دعویدار نہیں ہیں ۔ چنانچہ آرین نسل کے بارے میں اس غیر یقینی کیفیت نے مسئلہ کو مُبہم بنا کر ۔ الجھادیا ۔ مگر تاریخ مردوخ کا مصنف ۔ یقینی طور پر ۔ اس گُتھی کو سُلجھا کر ۔ آرین کو حضرت یافث کی اولاد تصور کرتا ہے ۔ اور اُسے ایک ما فوق الفطرت نسل نہیں مانتا ۔ اور کہتا ہے کہ آرین صفتی اسم ہے ۔ نا کہ نسلی نام ۔ اور آرین کے معنیٰ کی اسطرح تشریح کرتا ہے لفظ آرین ۔ دو لفظوں کا مرکب ہے (آر) اور (ین) ۔ لفظ (آر) کردی زبان میں (آگ) کو کہتے ہیں ۔ اس وقت بھی یہ لفظ اسی معنیٰ کے ساتھ ۔ کردی زبان میں مستعمل ہے ۔ یہ لفظ کردی اور فارسی زبان کے مختلف لہجوں میں ۔ مختلف تلفظ کے ساتھ یہ معنی (آگ) کے مستعمل رہا ہے ۔ جیسے ۔ آر ۔ آیار ۔ آور ۔ آحر ۔ آحیر ۔ آتار ۔ آگر ۔ اسی طرح قدیم فارسی

زبان کے لہجوں میں (آر) کے لفظ کو۔ آرا۔ آربد۔ آذربد۔ نوذر۔ نوآذر۔ آذر آباد۔ اگرداد۔ آتراب۔ آترو پاٹین۔ آترو پاتکیں۔ آترو با۔ اَخگر۔ اَیتھر۔ اَستار۔ آجور کے تلفظات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ ان تمام الفاظ کا درحقیقت مادہ (آر) ہے۔ آر سے (آری) بنا۔ جسکے معنٰی ہیں۔ آتشی۔ آگ سے سروکار رکھنے والا۔ یہ الفاظ دیگر آتش پرست۔ کیونکہ انسانوں کا یہ گروہ۔ آگ کی پرستش کرتا تھا۔ (آری) کا صیغہ جمع (آرین) ہے۔ لہذا انسانی نسل کا یہ گروہ (آرین) کے نام سے موسوم ہوا۔

بالکل اسی طرح جیسے حام کی اولاد بتوں کی پوجا کی وجہ سے بُت پرست۔ کہلانے لگی۔ اور سام کی اولاد ایک واحد ذات کی پرستش کی وجہ سے وحدانیت پرست یا خدا پرست کہلانے لگی۔

اس تشریح کے بعد۔ مصنف تاریخ مردوخ یہ نتیجہ نکالتا ہے۔ کہ (آریان یا آرین)۔ حضرت یافث کی اولاد ہیں۔ نسلی لحاظ سے وہ انسانوں کے اُسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جنکو حضرت نوح کے تین بیٹوں کی اولاد کہا جاتا ہے۔

شجرہ کرد ملت

اب ہم کرد نسل کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ وہ نسلی لحاظ سے ان تین نسلوں۔ حامی۔ سامی۔ یافثی میں سے کس نسل کی شاخ

Academy Quetta
LIBRARY

ہیں ۹ کرد نسل کی ابتداء یوں ہوتی ہے۔

① حضرت نوح سے خزر تک | نوح۔ یافث۔ کومہر۔ ترک۔
خزر سے مادادل تک | خزر۔ کارداک۔ بوغاز۔ قیان۔ آرین۔ یگور۔ رودین۔ سئور۔ دخو۔ بلگار۔ پشدر۔ ترعان۔ شود۔ گوران۔ مادادل۔

مادادل سے ماددیم تک | مادادل۔ چہرکش۔ راین۔ زنگان۔ دراج۔ ختار۔ خوشناؤ۔ زاران۔ ساسون۔ سنجار۔ شکاک۔ شوہان۔ گوزک۔ دان۔ میران۔ سوبار۔ پازو۔ کاد۔ گادر۔ منگور۔ تاگاز۔ جیگ۔ ماد۔ دوئم۔

ماد۔ دوئم کے سات بیٹے تھے۔ جنکے نام حسب ذیل ہیں۔

① ماژ ② پارتاسن ③ بوز ④ استروشات ⑤ آری زانت۔
⑥ دیلمان ⑦ بود۔

زمانے کے گزرنے کے ساتھ۔ ماددیم کے بیٹوں کے خاندان کی اولاد۔ اسقدر بڑھ گئی۔ اور افزایش نسل ہوئی۔ کہ ہر ایک خاندان نے قبیلہ کی صورت اختیار کر لی۔ اور ہر طائفہ اپنے جدِّ اعلیٰ کے نام سے موسوم ہو کر۔ ماژی۔ پارتاسنی۔ بوزی۔ استروشاتی۔ آری زانتی۔ دیلمی اور بودی موسوم ہوا۔ تاریخ مردوخ کے مطابق انہی سات طائفوں کے مجموعہ کو

قبیلہ ماد کہتے تھے ۔ مصنف ماد کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے ۔ کہ عہد قدیم کے مختلف اَدوار میں لفظ (ماد) کو بھی مختلف تلفظ سے تحریر کیا گیا ہے۔ جیسے ماد سے مادا ۔ مادائے ۔ اَمادا ۔ اَمادی ۔ مید ۔ میدی ۔ اور میدیا۔ جس سے مراد قبیلہ ماد ہے ۔ قارئین ماد کے مختلف تلفظ سے آشنا ہو کر۔ کسی غلطی میں نہ پڑ جائیں۔

شجرہ اکراد براخوئی اَب دوبارہ نسب نامہ براخوئی کی طرف رجوع کیا جاتا ہے جو بودی طائفہ ماد قبیلہ کی ایک ذیلی شاخ ہے ۔ کوردگال نامہ براخوئی اکراد کے شجرہ میں ذکر کرتا ہے ۔ کہ (بود) کے دو فرزند تھے ۔ براخم اور زنگان ۔ براخم ۔ براخوئی کردوں کا جدِ اعلیٰ ہے ۔ اور زنگان زنگنہ کردوں کا مورث اعلیٰ ہے ۔ یہاں سے براخوئی اکراد کا شجرہ کرد نسل کی اصلی جَڑ سے جدا ہوتا ہے ۔ جو بہ ترتیب ذیل ہے ۔

بود سے براخم دویم تک بود ۔ براخم اول ۔ جاگیں ۔ پوران ۔ ہوتان ۔ دوئنک ۔ آروک ۔ زدراک ۔ براخم دویم ۔

براخم اول ۔ براخوئی اکراد کا مورث اعلیٰ ہے ۔ آج بھی اِن کی نسل ۔ اُنکے معزز نام سے پہچانی جاتی ہے ۔ اور براخوئی کہلاتی ہے ۔ کوردگال نامہ کا مصنف لکھتا ہے ۔ کہ براخم کردی زبان میں ۔ عبرانی زبان کے لفظ (براہم) کا تلفظ ہے ۔ گوکہ موجودہ دور میں براخوئی اکراد اپنے کو

براہوئی کہتے ہیں۔ شاید کثرت استعمال سے (خ) کا ثقیل حرف (ح) کے نرم حرف میں تبدیل ہو گیا ہے۔ کوردگال نامہ کے مطابق براخم دویم کے آٹھ بیٹے پیدا ہوئے جنکے نام یہ تھے۔ ① کیکان ② گوران ③ سارون ④ غزُ ⑤ مِشک ⑥ ارمیل ⑦ بولان ⑧ گریشک۔

مرور زمانہ کے ساتھ۔ براخم دویم کی اولادوں میں اَفزائش نسل کی وجہ سے تعداد بڑھتی گئی۔ چنانچہ دور قدیم کے دستور اور رواج کے مطابق انہوں نے اپنے خاندان کو طائفوں میں منقسم کر دیا۔ اور ہر طائفہ اپنے جداعلیٰ کے نام کی مناسبت سے موسوم ہوکر۔ بعد میں کیکانی۔ گورانی۔ سارونی۔ غزداری۔ مِشکانی۔ ارمیلی۔ بولانی۔ گریشکانی طائفے کہلانے لگے۔

براخم دویم کے آٹھ بیٹوں کا شجرہ تا قیام سلطنت مادستان ـــــ جو ۸۵۳ ق۔م میں وقوع پذیر ہوا۔ اسطرح ہے۔

① کیکانی طائفہ = (براخم دویم)۔ کیکان۔ زوراک۔ سنگین۔
= آرین۔ پندران۔ داخُور۔ زیبار۔ اُمران۔
= سنگین۔ خمان۔ کیکان دویم۔

② گورانی طائفہ = (براخم دویم)۔ گوران۔ شیدان۔ بَشمان۔ دلوت
= زینل۔ تَکش۔ کاش۔ شادان۔ کوساد
= باشمان۔ گوران دویم۔

۳ سارونی طائفہ = (براخم دویم) سارون ۔ زیدگ ۔ باشوک ۔
= کورتی ۔ لاسین ۔ ماهش ۔ دوسک ۔ سائم ۔ باسیر ۔ داخور ۔
= زاخو ۔

۴ طائفہ غزداری = (براخم دویم) ۔ غُز ۔ اوران ۔ راسِن ۔ دوغان ۔
= کاتین ۔ گیور ۔ غُز دویم ۔ گوروس ۔ ماهک ۔
= روچاپ ۔ مهران ۔

۵ طائفہ مِشکانی = (براخم دویم) ۔ مِشکان ۔ آیلہ ۔ ادکی ۔ مشکان دویم
= آیلہ دویم ۔ باشار ۔ مرداس ۔ گیلک ۔ توراب
= کویان ۔ مشکان سویم ۔

۶ طائفہ اَرمیلی = (براخم دویم) ۔ اَرمیل ۔ مَرزک ۔ زروان ۔ کویان ۔
= منگور ۔ سابول ۔ مَرزُک دویم ۔ زروان دویم ۔ کاشی
= شاول ۔ اَرمیل دویم ۔

۷ طائفہ بولانی = (براخم دویم) بولان ۔ زرنل ۔ بُوزیک ۔ کازن ۔
= مَلیل ۔ کارچی ۔ شاگان ۔ شوبان ۔ کرماج ۔ بُوزیک دویم
= بولان دویم ۔

۸ طائفہ گریشکانی = (براخم دویم) گریشگ بروز ۔ باسیر ۔ گیشر ۔ بولاک ۔
= بروز دویم ۔ گریشگ دویم ۔ کرہ جک ۔ ماخان ۔ چرموک ۔ لرزین ۔

مندرجہ بالا شجرہ میں ۔ صرف براخوئی اکراد کے آٹھ طائفوں کے سربراہوں کے خاندان کا نسب نامہ بیان کیا گیا ہے ۔ کرد نسل کے تفصیلی شجرہ کو علحدہ ایک باب یا ضمیمہ میں بیان کیا جائیگا ۔

جب ۸۵۳ سال قبل از مسیح ۔ کیقباد ماد قبیلہ کے سردار نے سلطنت مادستان کی بُنیاد رکھی ۔ تو براخوئی اکراد کے آٹھ طائفوں کے اَمیر یہ تھے ۔ امیر کیکان (کیکانی) ۔ اَمیر گوران (گورانی طائفہ) ۔ اَمیر زاخُو (ساروئی طائفہ) اَمیر مہران (غزداری طائفہ) ۔ اَمیر مِشکان (مِشکانی طائفہ) ۔ اَمیر اَرمیل (اَرمیلی طائفہ) اَمیر بولان (بولانی طائفہ) ۔ اَمیر لرزین (گرشکانی طائفہ)

شجرہ اَمیران طوائف براخوئی اکراد لبعد از تشکیل سلطنت مادستان ۸۵۳ ق.م تا ۵۵۰ ق.م

جب سلطنت مادستان وجود میں آگئی ۔ تو اِس دور میں ۔ طوائف براخوئی اکراد کے اُمراء کا شجرہ اِس طرح تھا ۔

① طائفہ کیکانی ۔ کیکان اول ۔ زوراک اول ۔ وشتاب ۔ ذگرین ۔ زیبار ۔ براخم اول ۔ گوران ۔

② طائفہ گورانی ۔ گوران ۔ کرہ جک ۔ شادین ۔ کاشن ۔ داین ۔ بوغاز ۔ راسین ۔

④ طائفہ سارونی ۔ زاغو ۔ سلدوز ۔ شاگیں ۔ سابول ۔ سورچن ۔ مانی ۔ شوہان ۔

⑤ طائفہ عزداری ۔ مہران اول ۔ کیتون ۔ کاشک ۔ کیچان ۔ مانور ۔ ۴ در ۔ مہران دویم ۔

⑥ طائفہ ثیسکانی ۔ ثشکان ۔ مرداس ۔ کرہ جل ۔ کلباگ ۔ توراب ۔ مانور ۔ بیکر ۔

⑦ طائفہ ارمیلی ۔ ارمیل ۔ ثشکان ۔ خمان ۔ کلہ جک ۔ کرماج ۔ گوژن ۔ کوساد ۔

⑧ طائفہ بولانی ۔ بولان ۔ باجل ۔ پوران ۔ خمان ۔ کیتون ۔ ترمان ۔ کحگار ۔

⑨ طائفہ گرشکانی ۔ لہرزیں ۔ تادی ۔ زیدان ۔ بروشں ۔ پازو ۔ تاپیں ۔ خیزان ۔

جب سال ۵۵۰ قبل از مسیح ۔ مادستان کی عظیم سلطنت زوال پذیر ہوئی ۔ اور اُسکی جگہ ہخامنشی سلطنت نے لے لی ۔ مگر سلطنت میں ۔ اس تبدیلی خاندان کے باوجود ۔ براخوئی اکراد ۔ توران میں برسر اقتدار رہے ۔ ہخامنشی دور سلطنت کے اُمراء طوائف اکراد براخوئی ۔ کا شجرہ اس طرح ہے ۔

شجرہ اُمراء اکراد براخوئی
دوران سلطنت ہخامنشی
۵۵۰ ق.م تا ۳۳۰ ق.م

① طائفہ کیکانی ۔ امیر گوران سے آگے ۔ زرتشان ۔ زوراک دویم ۔
۔ اُدجان ۔ شاہوز ۔ براخم دویم ۔ سابول ۔ نورگان ۔
۔ کیانوش ۔ کیکان دویم ۔

② طائفہ گورانی ۔ امیر راسن سے آگے ۔ ناگان ۔ دوج ۔ چرموک ۔
۔ کمازان ۔ زینل ۔ گوران ۔ مہران ۔ گیشتار ۔ روشی ۔

③ طائفہ سارونی ۔ امیر شوہان سے آگے ۔ نرمان ۔ ہینار ۔ کابو ۔ مرداس
۔ ریگان ۔ کیتون ۔ باشوک ۔ ایناخ ۔ جاگیں ۔

④ طائفہ غزداری ۔ امیر مہران سے آگے ۔ شیشار ۔ کاشک ۔ دیلم ۔ خَرزان
۔ کوساد ۔ مِشکان ۔ بیغل ۔ کرہ جل ۔ شادیں ۔

⑤ طائفہ مِسکانی ۔ امیر بیکر سے آگے ۔ گُرگین ۔ بولور ۔ تُوتک ۔ دوگان
۔ کاتین ۔ زروان ۔ بُوزیک ۔ براخم ۔ راسن ۔

⑥ طائفہ ارمیلی ۔ امیر کوساد سے آگے ۔ باہور ۔ آماج ۔ کمیل ۔ باسیر
۔ بولاک ۔ اودام ۔ اوگی ۔ زرّیں ۔ نوگان

⑦ طائفہ بولانی ۔ امیر حکار سے آگے۔ بوغا۔ درزیل ۔ خیزان ۔ بنگان ۔ سیکران ۔ ساسون ۔ کل غل ۔ لاکور ۔ برروز ۔

⑧ طائفہ گریشانی ۔ امیر خیزان سے آگے۔ سمبان ۔ زیدک ۔ پیلار ۔ ماخان ۔ سارم ۔ داروں ۔ نوغئے ۔ بلباس ۔ آچاک ۔

ہخامنشی سلطنت کے المناک زوال کے بعد۔ جو ۳۳۰ سال قبل از مسیح یونانیوں کے ہاتھوں واقع ہوا۔ اور اُنکی جگہ پر ایران میں۔ یونانیوں کے برسر اقتدار آنے کے ساتھ ساتھ۔ براخوئی اکراد کو بلوچستان میں۔ جو اُس دور میں توران کے نام سے موسوم تھا۔ اپنے اقتدار اور حکمرانی سے ہاتھ دھونا پڑے۔ لہٰذا اکراد براخوئی کے بقیہ شجرہ کا تذکرہ اُس باب میں ہوگا۔ جسمیں کرد نسل کے تفصیلی شجرہ کا بیان کیا جائیگا۔ قارئین کی سہولت کی خاطر۔ مندرجہ بالا شجرہ براخوئی کو سمجھنے کے لئے نیچے دیا ہوا نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

نقشہ نسب نامہ اکراد براخوئی۔

شجرہ حضرت نوحؑ سے شروع ہوتا ہے

۱۔ نوح علیہ السلام	۲۔ یافث	۳۔ کومر
۴۔ ترک	۵۔ خزر	۶۔ کاردک

۷ ؍	بُوغاز	۸ ؍	رِیتان	۹ ؍	آرین
۱۰ ؍	گیوَر	۱۱ ؍	رودین	۱۲ ؍	سئور
۱۳ ؍	دخُو	۱۴ ؍	بُلگار	۱۵ ؍	پَشدَر
۱۶ ؍	ترحان	۱۷ ؍	شَود	۱۸ ؍	غوران
۱۹ ؍	مادبیر	۲۰ ؍	چرکش	۲۱ ؍	راسن
۲۲ ؍	زنگان	۲۳ ؍	درانج	۲۴ ؍	کَحّار
۲۵ ؍	خوشناؤ	۲۶ ؍	زاران	۲۷ ؍	ساسون
۲۸ ؍	سَنجار	۲۹ ؍	شَکّاک	۳۰ ؍	شُوھان
۳۱ ؍	گوزَک	۳۲ ؍	وان	۳۳ ؍	میران
۳۴ ؍	سوبار	۳۵ ؍	پازو	۳۶ ؍	کاد
۳۷ ؍	گاور	۳۸ ؍	منگور	۳۹ ؍	تاگاز
۴۰ ؍	جیگ	۴۱ ؍	مادضفیر		

باقی شجرہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو۔

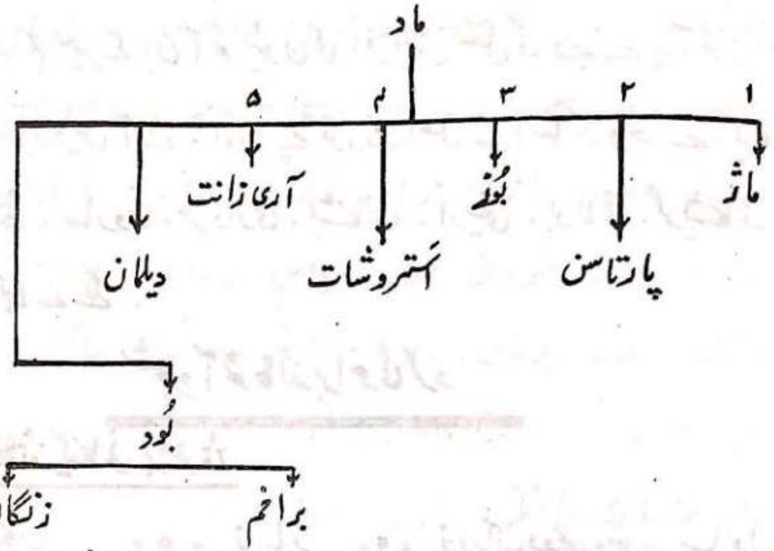

بود کے دو بیٹے ۔ براخم اور زنگان تولد ہوئے ۔ جسکے نتیجے میں دو بڑے کردی طائفے ۔ بنام براخوئی اور زنگنہ وجود میں آئے ۔ لہذا براخوئی اکراد کا جداعلیٰ یہی براخم ہے ۔ جسکی وجہ سے اُسکی اولاد براخوئی کہلائی۔

براخم اول سے براخم دویم تک کا شجرہ ۔

① براخم کبیر(اوّل) ② جاگیں ③ پُوران ④ ہوتان ⑤ دوسک .

⑥ آروک ⑦ زوراک ⑧ براخم صغیر (دویم)

براخم صغیر یا(دویم) کے آٹھ بیٹے پیدا ہوئے

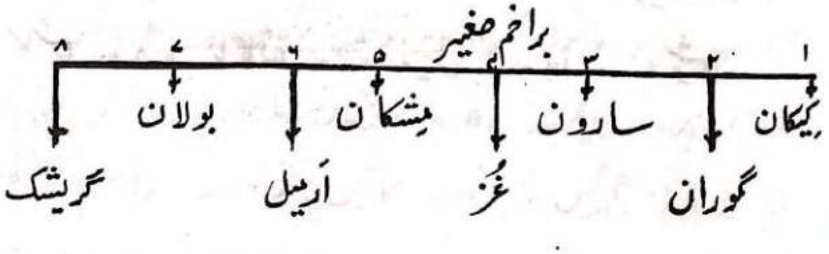

براخم صغیر کے اِن آٹھ بیٹوں کی اَفزائش نسل کی وجہ سے یہ آٹھ براخوئی طائفے وجود میں آئے ۔ اور اپنے مورث اعلیٰ کے اسما کی وجہ سے ۔ کیکانی ۔ گورانی ۔ سارونی ۔ غزداری ۔ مِشکانی ۔ اَریلی ۔ بولانی ۔ گرشکانی ۔ طائفہ کہلانے لگے ۔

شجرہ آٹھ طائفہ براخوئی کرد

① طائفہ کیکانی براخوئی

۱ کیکان	۵ زیبار	۹ زوراک دویم	۱۳ سابول
۲ زوراک اول	۶ براخم اول	۱۰ اَرجان	۱۴ نورگان
۳ دشتاب	۷ گوران	۱۱ شاموز	۱۵ کیانوش
۴ ذگرین	۸ زرشان	۱۲ براخم دویم	۱۶ کیکان دویم

② طائفہ گورانی براخوئی

۱ گوران	۵ رامین	۹ دوج	۱۳ گوران دویم
۲ کرہ جک	۶ بوُغاز	۱۰ چرموک	۱۴ مہران
۳ شادین	۷ راسن	۱۱ کازان	۱۵ ریگشتار
۴ کاشن	۸ ناگان	۱۲ زینل	۱۶ روشی

③ طائفہ سارونی براخوئی

۱	زاخو	۵	سورچن	۹	ہیناز	۱۳	کیتون
۲	سَلدوز	۶	مانی	۱۰	کابو	۱۴	باشوک
۳	شاگیں	۷	شوحان	۱۱	مرداس	۱۵	ایناخ
۴	سابول	۸	نِرمان	۱۲	دیگان	۱۶	جاگین

④ طائفہ غزداری براخوئی

۱	مہران	۵	مانور	۹	کاشک	۱۳	مِشکان
۲	کیتون	۶	گیوَر	۱۰	دیلم	۱۴	بیفل
۳	کاشک	۷	مہران	۱۱	خَرزان	۱۵	کرہ جل
۴	کیچان	۸	شیشار	۱۲	کوساد	۱۶	شادیں

⑤ طائفہ مِشکانی براخوئی

۱	نِشکان	۵	توراب	۹	بولور	۱۳	نزنوان
۲	مرداس	۶	مانور	۱۰	توتک	۱۴	بُوزِیک
۳	کرہ جل	۷	بَیکَر	۱۱	دوغان	۱۵	براخم
۴	گلباگ	۸	گرگیں	۱۲	کاتیں	۱۶	داسن

⑥ طائفہ اُرمیلی براخوئی

۱	اُرمیل	۵	کرماج	۹	آماچ	۱۳	اورام
۲	بِشکان	۶	گوَرَن	۱۰	بکمیل	۱۴	اوکی
۳	خُمان	۷	کوساد	۱۱	باسیر	۱۵	زَرّین
۴	کلاجک	۸	باہور	۱۲	بولاک	۱۶	نوزگان

⑦ طائفہ بولانی براخوئی

۱	بولان	۵	کیتون	۹	درنیل	۱۳	ساسون
۲	باجل	۶	ترمان	۱۰	خیزان	۱۴	کل غل
۳	پُوران	۷	خَکّار	۱۱	بِشکان	۱۵	لاکور
۴	خُمان	۸	بُوغا	۱۲	سیکران	۱۶	بَروز

⑧ طائفہ گریشکانی براخوئی

۱	لرزین	۵	پازد	۹	زیدک	۱۳	دارون
۲	تادی	۶	تامین	۱۰	پیلار	۱۴	نوغئے
۳	زیدان	۷	خیزان	۱۱	ماخان	۱۵	بلباس
۴	بردش	۸	سنبان	۱۲	سادم	۱۶	آچاک۔

باب پنجم

بلوچستان کی تاریخ میں سطح مرتفع قلات کی اہمیت

پیشتر اِسکے ۔ کہ براخوئی اکراد کے توران (بلوچستان) میں دورِ حکمرانی کے اہم واقعات بیان کئے جائیں ۔ یہ بہتر ہوگا ۔ کہ سطح مرتفع قلات ۔ جو زمانہ قدیم میں توران کہلاتا تھا ۔ اُسکی اہمیت کی تفصیلات بیان کی جائیں ۔ وہ کیا خصوصی عناصر تھے ۔ جسکی وجہ سے ۔ اِس خطے کو اِتنی سیاسی اور فوجی اہمیت حاصل رہی ۔ اور اِسی خطے نے بلوچستان کی سیاست کی ترتیب وتشکیل میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے ۔ لہذا وہ تمام عناصر جو اِسکی اہمیت کا باعث رہے ہیں ۔ اُنہیں تفصیل وار بیان کیا جائیگا ۔

سطح مرتفع قلات کی جغرافیائی ہیئت

بلوچستان مجموعی طور پر ایک پہاڑی علاقہ ہے ۔ مگر اِن پہاڑوں کے لمبے سلسلے اور اونچی چوٹیاں ۔ سب کے سب سطح مرتفع قلات میں واقع ہیں ۔ اس سطح مرتفع کے پہاڑ ۔ افغان پہاڑوں کا تسلسل ہے ۔ جو سراوان کی وادی شال (کوئٹہ) کے شمال سے شروع ہوتے ہیں ۔ اور بہ مقام مستونگ پہنچکر ۔ جنوب کی طرف

مُڑکر ۔ خطہ سراوان وجھالاوان سے گزرتے ہوئے ۔ علاقہ لسبیلہ میں داخل ہوکر بسمندر میں غرق آب ہو جاتے ہیں ۔ پہاڑوں کے یہ سلسلے ساحل سمندر کے قریب بمقام کیپ مونزے سمندر سے جاملتے ہیں ۔ وادی شال سے کیپ مونزے تک ۔ سطح مرتفع کی لمبائی تین سو چالیس میل ہے ۔ مگر اسکی چوڑائی مختلف مقامات پر مختلف ہے ۔ بعض مقامات پر چوڑائی وسیع ہے اور بعض جگہوں پر کم ۔ سطح مرتفع کا سب سے چوڑا حصہ ۔ مقام گنداوہ کے سرحدی پہاڑوں سے لیکر مغرب کی جانب نوشکی کی وادی تک ہے ۔ جسکی چوڑائی ایک سو پچاس میل ہے ۔ جوں جوں پہاڑوں کے سلسلے جنوب کی سمت میں بڑھتے ہوئے ۔ لسبیلہ کے ساحل تک پہنچتے ہیں ۔ سطح مرتفع کی چوڑائی بتدریج تنگ ہوتی چلی جاتی ہے ۔ اس وسیع وعریض پہاڑوں کے مجموعے کو تاریخی اذکار میں دو ناموں سے یاد کیا گیا ہے ۔ سطح مرتفع براہوئی اور سطح مرتفع قلات ۔ پہلا انگریز سیاح ۔ کپتان ہنری پوٹنجر جس نے ۱۸۱۰ء میں ۔ سطح مرتفع کی سیاحت کی ہے ۔ اُس نے ۔ اِسے براہوئیک سطح مرتفع کا نام دیا ہے ۔ مگر پوٹنجر کا دیا ہوا نام دیر تک علاقے کے ساتھ چسپاں نہ رہ سکا ۔ بعد کی تاریخی تحریرات میں ۔ اس پہاڑی سلسلے کو سطح مرتفع قلات کہا گیا ہے ۔ جو آج تک اسی نام سے موسوم ہے ۔

سطح مرتفع قلات کے اہم پہاڑی سِلسلے

سطح مرتفع قلات کے اہم پہاڑی سِلسلوں کی تفصیل اِس طرح ہے۔ جنکی شاخیں تمام سطح مرتفع کے اطراف واکناف میں بدن کی رگوں اور ریشوں کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔

① سلسلہ کوہ ٹاکاری۔ کھیرتر ۔ پَب ۔ یہ پہاڑی سلسلہ۔ پہاڑوں کی وہ لمبی قطار ہے۔ جو کچھی اور سندھ کے میدانی علاقوں کو بلوچستان کے پہاڑی خطہ سے جدا کرتی ہے۔ یہ سلسلہ کوہ۔ تین مختلف مقامات پر تین مختلف نام اِختیار کرتا ہے۔ پہاڑ کا وہ سلسلہ جو کچھی کے میدانوں کو سراوان کے پہاڑی علاقوں سے جدا کرتا ہے۔ ٹاکاری کہلاتا ہے۔ کچھی کے علاقہ میں۔ گنداوہ کے مقام سے آگے۔ جب یہ سلسلہ کوہ جنوب کی طرف رُخ کرکے۔ بلوچستان کے علاقہ جھالاوان کو سندھ سے علحدہ کرتا ہے۔ تو اِس سِلسلے کے درمیانی حصہ کو کھیرتر کہتے ہیں۔ جب اِسی سلسلہ کوہ کا تسلسل آگے نکل کر۔ بلوچستان کے خطہ لسبیلہ کو زیریں سندھ سے جدا کرتا ہے۔ تو اِس حصہ کو کوہ پَب کہتے ہیں۔ چنانچہ اِس سلسلہ کوہ کا شمالی حصہ ٹاکاری۔ درمیانی حصہ کھیرتر۔ جنوبی حصہ پَب کہلاتا ہے۔

کوھستان سراوان کے اہم پہاڑی سلسلے ۔

(۱) تکتو (۲) چلتن (۳) ٹاکاری (۴) ناگاہو ۔
(۵) بنگل زئی کرد پہاڑ (۶) ہربوئی (۷) سارون (۸) کوہ سیاہ (۹) بیلبی ۔
(۱۰) زبرا (۱۱) زہری گھٹ (۱۲) چھٹوک (۱۳) پیشن ہالٹ (۱۴) گر ۔
(۱۵) کوہ ماران ۔

کوھستان جھالاوان کے اہم سلسلے ۔

کوھستان جھالاوان کے پہاڑوں کے اہم سلسلے یہ ہیں ۔

(۱) سلسلہ کوہ جنوبی ہربوئی (۲) سلسلہ کوہ مولہ (۳) سلسلہ کوہ مغربی جھالاوان
(۴) سلسلہ کوہ وسطی جھالاوان (۵) سلسلہ کوہ کیرتھر (۶) سلسلہ کوہ پب ۔

(۱) سلسلہ کوہ جنوبی ہربوئی کی اہم شاخیں ۔

(۱) کوہ دراج (۲) کوہ ریشک (۳) کوہ ڈوک
(۴) کوہ دُرامونی (۵) کوہ پوتائی ۔

(۲) سلسلہ کوہ مولہ کی اہم شاخیں ۔

(۱) کوہ ناگان (۲) کوہ پالکی (۳) کوہ گجی ۔
(۴) کوہ شاموز (۵) کوہ بولور (۶) کوہ گینداری ۔
(۷) کوہ ہزار میشی (۸) کوہ دشت کلان (۹) کوہ ٹاکاری (۱۰) کوہ تلانگ ۔

(۱۱) کوہ نودگوار (۱۲) کوہ گدھائی (۱۳) کوہ خاکوئی (۱۴) کوہ کرانی .
(۱۵) کوہ چتوک (۱۶) کوہ کودارڈ (۱۷) کوہ میرگٹ .

(۴) سلسلہ کوہ مغربی جھالاوان کے اہم شاخیں .	(۱) کوہ گر (۲) کوہ گوندان (۳) کوہ زری . (۴) کوہ میکین (۵) کوہ نیام گر (۶) کوہ ڈونگ (۷) کوہ چرچری . (۸) کوہ منجو .
(۵) سلسلہ کوہ وسطی جھالاوان کے اہم شاخیں	(۱) کوہ دوزبان زل (۲) کوہ گارمی . (۳) کوہ شور . (۴) کوہ اشتر (۵) کوہ بنو (۶) کوہ ناغ (۷) کوہ تیغ (۸) کوہ دراخیل (۹) کوہ پنڈوختر (۱۰) کوہ چراپ (۱۱) کوہ سامبہ (۱۲) کوہ کن (۱۳) کوہ حلوائی (۱۴) کوہ شاشان (۱۵) کوہ گزی .
(۶) سلسلہ کوہ کیرتر کے اہم شاخیں .	(۱) کوہ کیرتر (۲) کوہ مول بیدور (۳) کوہ لباب (۴) کوہ تافوئی (۵) کوہ ویرادی (۶) کوہ زردک (۷) کوہ سیاہ (۸) کوہ اندراج (۹) کوہ بیدو (۱۰) کوہ ڈڑی .
(۷) سلسلہ کوہ پب کے اہم شاخیں	(۱) کوہ خودی (۲) کوہ مور (۳) کوہ حالا .

خطہ لسبیلہ کے اہم پہاڑی سلسلے	علاقہ لسبیلہ میں سلسلہ کوہ مور کے علاوہ ۔ دیگر اہم قابل ذکر سلسلہ کوہ نہیں ہے ۔سلسلہ کوہ مورخود پَب

پہاڑ کی ایک شاخ ہے ۔جب جنوب کے طرف گاودُم شکل اختیار کرکے سمندر سے جاملتا ہے ۔ تو یہاں اُسکی بلندی سطح سمندر سے ۴۶۷۱ فٹ سے کم ہوکر ۔۱۷۴۲ فٹ رہ جاتی ہے ۔ اور مغرب کی طرف سے مکران کے ساحلی سلسلہ کوہ کی شاخیں کوہ تولائی ۔ کوہ بٹ لسبیلہ میں داخل ہوتی ہیں۔

سطح مرتفع کا جغرافیائی خدوخال ۔	سطح مرتفع قلات کا کوھستانی علاقہ ۔سراوان ، جھالاوان ۔ اور لسبیلہ پر مشتمل ہے ۔ اُسکی بلندترین

وادی ۔ وادی قلات ہے ۔جو سطح سمندر سے ۶۷۰۰ فٹ بلند ہے ۔ قلات سے جو مرتفع کا مرکزی مقام ہے شمال کی طرف ۔پہاڑوں کے سلسلے بتدریج اونچائی میں گھٹتے جاتے ہیں۔ جہاں وادی مستونگ ۔ اور وادی شال واقع ہیں ۔جو علی الترتیب سطح سمندر سے ۵۶۰۰ فٹ اور ۵۵۰۰ فٹ بلند ہیں - قلات سے جانب جنوب پہاڑوں کے اِس سلسلہ کی بلندی کم ہوتے ہوتے : ساحل سمندر کے قریب وادی لسبیلہ میں پہنچکر ۔ چند سو فُٹ کے قریب رہ جاتی ہے ۔

دو قدرتی مشہور اور تواریخی اہمیت رکھنے والے درّے ۔جو بولان اور مولہ کے نام سے مشہور ہیں ۔ اسی سطح مرتفع میں واقع ہیں ۔

جو سطح مرتفع کے شمالی حصہ میں ۔ کوہ ٹاکاری کے سلسلہ کوہ میں واقع ہیں ۔ کوہ تکتو ۔ کوہ چلتن ۔ کوہ ماران سطح مرتفع کے بلند ترین سلسلہ ہائے کوہ ہیں ۔ تکتو کی بلندی سطح سمندر سے (۱۲،۰۰۰ فٹ) ۔ چلتن کی (۱۲،۵۰۰) اور کوہ ماران کی بلندی (۱۰،۷۳۰ فٹ) ہے ۔

سطح مرتفع قلات کے پہاڑی سلسلوں کی اہم چوٹیاں

سطح مرتفع قلات کے مختصر جغرافیائی خدوخال کے بیان کے بعد ۔ اسکے مختلف خطوں میں واقع پہاڑی سلسلوں کی ۔ اونچی چوٹیوں کے نام مع سطح سمندر سے بلندی ۔ فٹوں کے حساب سے ۔ نیچے دیئے ہوئے نقشے میں ملاحظہ ہوں ۔ جو عہد قدیم میں ۔ بڑی عظیم سلطنتوں کی افواج کے ناقابل تسخیر قلعوں کا کام دیتے تھے ۔

	نام خطہ	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے
	کوہستان سراوان	کوہ ناگاہو ۔	① چوٹی ناگاہو ۔ ۷،۹۲۰ فٹ ② چوٹی دُراخ ۔ ۷،۸۰۰ فٹ ③ چوٹی تیرکشی ۔ ۷،۰۰۰ فٹ ④ چوٹی باہور ۔ ۷،۲۲۰ فٹ

نام خطہ	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے
کوہستان سراوان	کوہ بنگل زئی وکرد	① چوٹی دلبند • ۸۷۷۰ فٹ
		② چوٹی اِسپید • ۸۲۱۹ فٹ
		③ چوٹی آڈسیرو • ۸۸۵۳ فٹ
		④ چوٹی پندرگھٹ • ۷۵۲۱ فٹ
		⑤ چوٹی سخت • ۷۳۴۵ فٹ
		⑥ چوٹی رشی • ۷۶۳۶ فٹ
		⑦ چوٹی تلانگ • ۸۱۱۰ فٹ
		⑧ چوٹی صِسابو • ۷۳۰۶ فٹ
		⑨ چوٹی تراکو • ۶۸۹۹ فٹ
		⑩ چوٹی کُلّی • ۷۳۴۱ فٹ
		⑪ چوٹی مَرزبان • ۷۵۳۶ فٹ
		⑫ چوٹی زرّیں • ۸۳۸۱ فٹ
		⑬ چوٹی ٹُنگ • ۱۰۳۰۰ فٹ
		⑭ چوٹی نودگوار • ۱۰۳۹۰ فٹ
		⑮ چوٹی سرمراد • ۸۱۵۰ فٹ
		⑯ چوٹی کُندشر • ۹۲۶۵ فٹ
		⑰ چوٹی کنداگر • ۷۷۸۰ فٹ

نام خط	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے
کوہستان سراوان	کوہ ہربوئی	① چوٹی ہمدو کُشتہ ۔ ۹۰۲۰ فٹ ② چوٹی زندانی ۔ ۹۴۲۷ فٹ ③ چوٹی کَسکو ۔ ۹۸۳۰ فٹ ④ چوٹی سرکاکوئی ۔ ۹۵۳۰ فٹ ⑤ چوٹی ہینار ۔ ۸۰۹۵ فٹ ⑥ چوٹی دینرا ۔ ۸۶۸۰ فٹ ⑦ چوٹی چب ۔ ۸۱۵۰ فٹ ⑧ چوٹی دمبوئی ۔ ۹۰۷۵ فٹ ⑨ چوٹی گیشنگ ۔ ۹۰۰۰ فٹ
	کوہ سیاہ	① چوٹی سیاہ ۔ ۱۰۲۱۰ فٹ ② چوٹی گرتو ۔ ۷۵۸۸ فٹ ③ چوٹی کپ ۔ ۷۲۹۵ فٹ
	کوہ ماران	① چوٹی ماران ۱۰۷۳۰ فٹ

نام خطہ	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے
کوہستان سراوان	کوہ میلبی	① چوٹی میلبی ، ۹۱۸۰ فٹ ② چوٹی جوغنو ، ۷۰۴۵ فٹ ③ چوٹی گردا ، ۷۱۹۸ فٹ ④ چوٹی زاوہ ، ۷۹۰۳ فٹ
،	کوہ سیاہ	① چوٹی سیاہ کوہ ، ۷۸۵۰ فٹ ② چوٹی شاہ مردان ، ۷۱۵۰ فٹ
،	کوہ زبرا	① چوٹی زبرا ، ۸۴۹۰ فٹ
،	کوہ چُٹوک	① چوٹی خلیفاتُ ، ۸۴۷۵ فٹ ② چوٹی چُٹوک ، ۷۹۶۷ فٹ
،	کوہ گرَ	① چوٹی مودینک ، ۵۹۹۰ فٹ ② چوٹی روغنی ، ۶۲۵۰ فٹ ③ چوٹی چُتو ، ۶۶۲۵ فٹ ④ چوٹی گرَ ، ۶۷۷۰ فٹ

نام خطہ	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے
کوہستان سراوان	کوہ زہری گھٹ	① چوٹی کمبیلا ″ ۸۷۰۱ فٹ
		② چوٹی آماچ ″ ۸۸۰۰ فٹ
		③ چوٹی زندان ″ ۸۱۰۰ فٹ
		④ چوٹی زہری گھٹ ″ ۸۸۱۰ فٹ
		⑤ چوٹی آب گل ″ ۹۲۲۰ فٹ
		⑥ چوٹی جُمّی ″ ۸۷۴۵ فٹ
		⑦ چوٹی مرغی ″ ۸۹۹۰ فٹ
″	کوہ پیہن ہالٹ	① چوٹی کلان بارک ″ ۵۸۹۹ فٹ
		② چوٹی اِستراک ″ ۹۰۹۹ فٹ
		③ چوٹی لُرا ″ ۸۱۸۱ فٹ
		④ چوٹی اُمرائی ″ ۷۸۳۴ فٹ
		⑤ چوٹی موریٹکو ″ ۸۱۹۷ فٹ
		⑥ چوٹی مار ″ ۷۹۳۵ فٹ
کوہستان جھالاوان	کوہ ہربوئی جنوبی	① چوٹی لوکرا ″ ۹۶۲۲ فٹ
		② چوٹی گولک ″ ۹۲۷۸ فٹ

نام خطہ	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے
کوہستان جالاوان	کوہ مولہ	① چوٹی پاکی ۷۸۳۰ فٹ
		② چوٹی مُخی ۷۷۹۶ فٹ
		③ چوٹی شاموز ۸۷۵۵ فٹ
		④ چوٹی بولود ۶۶۶۵ فٹ
		⑤ چوٹی گِنداری ۵۳۴۷ فٹ
		⑥ چوٹی ہزار ریشی ۶۱۳۶ فٹ
		⑦ چوٹی دشت کلاں ۷۷۳۶ فٹ
		⑧ چوٹی خاکوئی ۷۷۴۳ فٹ
		⑨ چوٹی کرانی ۸۰۸۱ فٹ
		⑩ چوٹی منیدیجو ۶۳۶۷ فٹ
		⑪ چوٹی بیراج ۴۱۲۴ فٹ
		⑫ چوٹی محاپخ ۲۷۶۳ فٹ
		⑬ چوٹی کودائو ۶۱۶۷ فٹ
״	کوہ وسطی جالاوان	① چوٹی دیدیل ۷۲۴۷ فٹ
		② چوٹی گاہی ۶۲۶۳ فٹ
		③ چوٹی ناغ ۶۰۴۹ فٹ

نام	نام سلسلہ کوہ	نام مشہور چوٹی مع بلندی سطح سمندر سے		
کوہستان جھالاوان	کوہ وسطی جھالاوان	(۴) چوٹی تیغ ،،	۵۵۰۵	فٹ
		(۵) چوٹی سمبان ،،	۶۶۰۵	فٹ
		(۶) چوٹی کُن ،،	۹۵۴۰	فٹ
		(۷) چوٹی حلوائی ،،	۷۰۸۰	فٹ
		(۸) چوٹی دہ افضل ،،	۸۱۴۱	فٹ
		(۹) چوٹی پنڈو حر ،،	۷۹۰۴	فٹ
،،	کوہ کھیرتر	(۱) چوٹی زردک ،،	۷۴۳۰	فٹ
		(۲) چوٹی سیاہ کوہ ،،	۶۸۸۱	فٹ
		(۳) چوٹی دِڑی ،،	۵۷۸۷	فٹ
		(۴) چوٹی کُچک ناکر ،،	۶۸۷۸	فٹ
		(۵) چوٹی اِندراج ،،	۶۴۹۱	فٹ
،،	کوہ پب	(۱) چوٹی پھاراس ،،	۷۷۵۹	فٹ

سطح مرتفع قلات کے متذکرہ بالا پہاڑوں کے سلسلے اور اُنکی بلند ترین چوٹیوں کے بیان کے بعد۔ خطہ کی فوجی اہمیت خود بخود واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ سطح مرتفع زمانہ قدیم میں۔ حربی نقطہ نگاہ سے کسقدر اہم ہوگی۔

جبکہ دنیا کی تمام اقوام کے روایتی ہتھیار بہت سیدھے سادے تھے۔ جو تیر، کمان، تلوار، نیزہ، بھالہ، گرز اور کلہاڑیوں پر مشتمل تھے۔ اور اُنکے ذرائع سواری، و نقل وحمل۔ لادو جانور ہوا کرتے تھے۔ قدرت نے سطح مرتفع قلات کو ایسی خوبیوں سے مُزیّن کیا ہے۔ جو اُس زمانے میں ایک قدرتی قلعہ تھا۔ اور اُس دور قدیم میں اُسکی سر بفلک چوٹیوں اور دُشوار گزار گھاٹیوں کا طے کرنا بہت مشکل ہوتا تھا۔ انہی وجوہ کے بنا پر۔ ہر قدیم سلطنت نے یہی کاوش کی ہے۔ کہ یہ سطح مرتفع اُسکی بالادستی کے تحت رہے۔ ایک بہت مشہور بلوچ شاعر۔ جنکا نام بالاچ گورگیج ہے۔ اپنے ایک شعر میں۔ بلوچستان کے پہاڑوں اور اُنکے مکینوں کے بارے میں اِسطرح اظہار خیال کرتا ہے۔ شعر مع اردو ترجمہ ملاحظہ ہو۔

شعر

① کوہ انت بلوچانی قلات ÷ ② اَنبارش بے رائیں گراَنت ÷

پہاڑ بلوچوں کے قلعے ہیں ÷ دشوار گزار گھاٹیاں اُنکے توشہ خانے ہیں ÷

② برزیں حَشّی اِش گوات گراَنت ÷ ② آپ اِش بہوکیں چَمگ اَنت ÷

اونچے چوٹیاں اُنکے بادگیر ہیں ÷ اُنکے ذرائع آب نوشی بہتے ہوئے چشمے ہیں ÷

③ کوڈی اِش پیشی ءِ کنڈگ اَنت ÷ ③ نِشتین جا اِس کرکاوگ اَنت ÷

کھجور کے پتے سے بنے ہوئے آب خورے اُنکے جام ہیں ÷ کمرکا وہ گھاس اُنکے قالین ہیں ÷

④ بوپ اِش ڈگاری تختک اَنت ⁂ ⑤ بوراِش اسپتیں چنبڑ اَنت

ہموار زمین اُنکے گدیلے ہیں ⁂ سفید پرُٹے کے پچل اُنکے گھوڑے ہیں ⁂

⑥ بہ اِش گپین ایں گونڈل اَنت ⁂ ⑦ زامات اش شلیں خنجر اَنت ⁂

بہترین تیر اُنکے بیٹے ہیں ⁂ نوکدار خنجر اُنکے داماد ہیں ⁂

⑧ برات اِش تلاریں اِسپر اَنت ⁂ ⑨ آریف اِش مزّن تاپیں لُڑ اَنت ⁂

سخت ڈھالیں اُنکے بھائی ہیں ⁂ چوڑی دھار والے تلوار اُنکے باپ ہیں ⁂

سطح مرتفع کی اقتصادی اہمیت

سطح مرتفع قلات کی اہمیت کا ایک اور عنصر اُسکی تجارتی اہمیت ہے۔ جسکی وجہ سے وہ پرانے زمانے میں بہت مشہور رہا ہے۔ اور اہم بین الاقوامی شاہرائیں اُسکے شمالی حصہ میں بمقام قلات آکر ملتی تھیں۔ مشرقی ایران کے تجارتی راستہ اور جنوبی افغانستان کے تجارتی راستہ کا اتصال بمقام قلات ہوتا تھا۔ تجارتی مال دساور کو۔ اور دساور کا مال ایران و افغانستان کو یہاں سے گزرتا تھا۔ ایرانی راستہ۔ زابل۔ نوشکی۔ قلات شاہراہ۔ اور افغانی راستہ۔ قندھار۔ شال۔ قلات شاہراہ کہلاتا تھا۔ قلات سے یہ راستے۔ جنوب کے سمت مڑکر۔ سطح مرتفع قلات کے جنوبی علاقہ لسبیلہ کی بندرگاہ سون میانی تک پہنچکر اختتام پذیر ہوتے تھے۔ پرانے اَدوار میں سون میانی کو بین الاقوامی بندرگاہ کی حیثیت حاصل تھی۔

اور یہ چند اہم شہر۔ سوراب۔ خضدار۔ وڈ۔ بیلہ اسی شاہراہ پر واقع ہونیکی وجہ سے۔ قافلوں کے پڑاؤ کی منازل ہوا کرتے تھے۔ اس تجارتی شاہراہ کی اہمیت اٹھارہویں صدی تک بحال رہی۔ جب تک کہ انگریزوں کی ایسٹ انڈیا کمپنی نے تمام برصغیر ہندوستان پر بالادستی حاصل نہیں کی۔ اس شاہراہ کے علاوہ۔ ایک اور تجارتی شاہراہ بھی۔ جو مشرق وسطیٰ اور ہندوستان کی بین الاقوامی شاہراہ کہلاتی تھی۔ بلوچستان کے جنوبی خطہ مکران اور سطح مرتفع قلات کے جنوبی علاقہ لسبیلہ سے گزر کر ہندوستان کو جاتی تھی۔ قدیم زمانہ کی تاریخی دستاویزات میں۔ اسی وجہ سے بلوچستان کے ان خطوں۔ مکران اور توران کا جتنا ذکر ہوا ہے اتنا تذکرہ اُسکے دیگر علاقوں کا نہیں ہوا ہے۔ جب اُنیسویں صدی کی ابتداء میں۔ انگریز ہندوستان کے مختارِ کل حاکم بن گئے۔ تو اُنہیں سستے اور سہل نقل و حمل کیلئے ریلوے نظام کے فوائد کا احساس ہوا۔ اُنہوں نے تجرباتی بنیاد پر صوبہ بمبئی میں ۱۸۵۷ء میں ایک چھوٹی سی ریلوے لائن بچھادی۔ اس تجربہ کی کامیابی کے بعد اُنہوں نے تمام برصغیر ہند میں ریلوے نظام کا جال بچھا دیا۔ جب انگریزوں نے ۱۸۴۳ء میں سندھ اُمراء تالپور سے فتح کیا۔ اور ۱۸۷۵ء میں شال (کوئٹہ) کا شہر۔ بلوچستان کے حکمران خان آف قلات سے اجارہ پر حاصل کیا۔ تب ۱۸۸۹ء میں۔ انگریزوں نے دریائے سندھ پر۔ بمقام سکھر۔ ایک ریلوے پُل تعمیر کیا۔ پُل کی تعمیر کے بعد۔ ریلوے لائن کو بلوچستان تک پھیلا کر۔ شال (کوئٹہ) کی شہر کو۔ سکھر کے ساتھ

بذریعہ ریل ملا دیا ۔

اِس انقلابی اِقدام نے سطح مرتفع قلات کی بین الاقوامی تجارتی شاہراہ کو بری طرح متاثر کیا ۔ اور اُسکی تجارتی اہمیت ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی قلات کے بجائے شال (کوئٹہ) کے شہر کو تجارتی اہمیت حاصل ہوگئی ۔ اور یہ بین الاقوامی منڈی کا مرکز بن گیا ۔ اِس تبدیلی سے قلات کی آبادی بھی متاثر ہوگئی ۔ تجارتی کاروبار کرنے والے سب شال (کوئٹہ) منتقل ہو گئے ۔ شال (کوئٹہ) نے ایک بڑے شہر کی صورت اختیار کرلی اور قلات قصبے میں تبدیل ہو گئی ۔ اور انگریزوں نے شال کا نام کوئٹہ رکھ دیا ۔

مندرجہ بالا عناصر ۔ توران (سطح مرتفع قلات) کی فوجی ، سیاسی اور تجارتی اہمیت کے عوامل تھے ۔ اِس اہم حیثیت کیوجہ سے ۔ بین الاقوامی لحاظ سے یہ ایک متنازعہ فیہ خطہ رہا ہے ۔ کیونکہ اِسکے حاصل کرنے کیلئے تمام تاریخی اَدوار میں بادشاہان سلطنت ۔ اور مقامی فرمانروا ۔ جتن کرتے ۔ اور ناکامی کی صورت میں آپسمیں لڑتے رہے ہیں ۔ جو فتح یاب ہوا ہے ۔ اُسی نے اُس پر حکمرانی کی ہے ۔۔

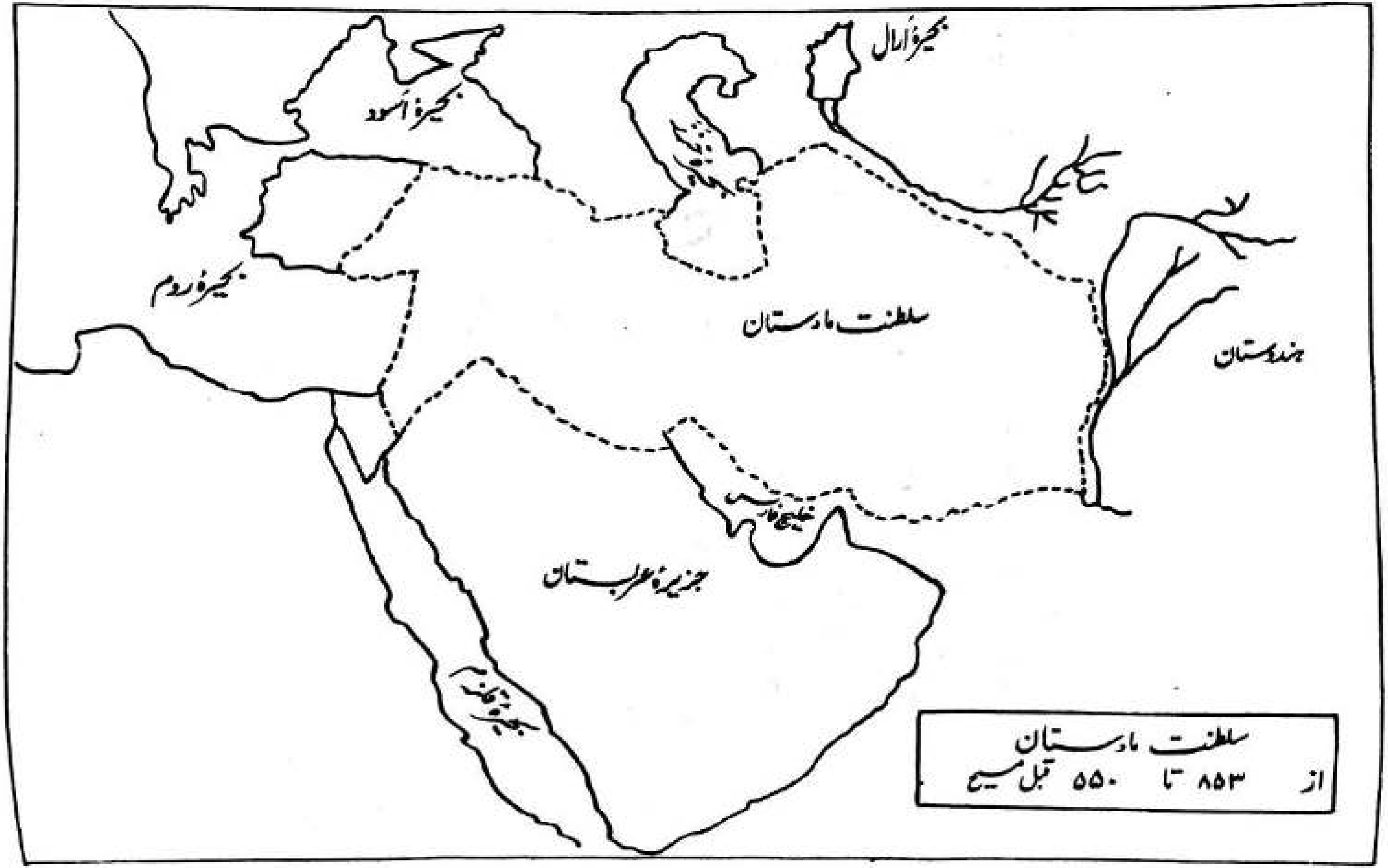
بحیرۂ ارال
بحیرۂ اسود
بحیرۂ روم
سلطنت مادستان
ہندوستان
خلیج فارس
جزیرۂ عربستان
سلطنت مادستان
از ۸۵۳ تا ۵۵۰ قبل مسیح

باب ششم

بدیسی شاہان سلطنت کی بالادستی بلوچستان پر

تاریخی دستاویزات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ مادکردوں کے مادستان اور فارس پر۔ برسر اقتدار آنے سے پہلے۔ بلوچستان کا خطہ توران کی سلطنت کا ایک حصہ تھا۔ اور تورانی حکومت کا گورنر یہاں حکمرانی کرتا تھا۔

بلوچستان پر۔ مادکرد بادشاہوں کا قبضہ

تاریخ مردوخ کے مطابق۔ سطح مرتفع زاگردس۔ یعنی موجودہ کردستان میں۔ جب مادکردوں کے سلطنت کا قیام ہوا۔ جو سال ۸۵۳ قبل از مسیح وجود میں آئی۔ یہ سلطنت۔ اپنے پہلے بادشاہ کیقباد کی سرپرستی میں ترقی کرکے۔ ایک وسیع اور طاقتور سلطنت بن گئی۔ توران کے بادشاہ افراسیاب نے بجائے دوستانہ تعلقات اُستوار کرنے کے۔ مادستان کی سلطنت کے ساتھ مخاصمانہ رویہ اختیار کیا۔ کیونکہ وہ اپنے آپکو اس سلطنت کا جائز وارث تصور کرتا تھا۔ جسکے نتیجے میں دونوں مملکتوں میں جنگ ہوئی۔ یہ جنگ افراسیاب کو مہنگی پڑی۔ اُسے شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ تخت سے محروم ہونے کے ساتھ ساتھ۔ اُسکی تورانی سلطنت کا

شیرازہ بھی بکھر گیا۔ تورانی سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں بٹ گئی یعنی سُندستان۔ کابلستان۔ زابلستان۔ توران اور مکران۔ جن پر ماد سلطنت نے قبضہ کیا۔ اسی دوران جنگ میں۔ اکراد۔ براخوئی۔ جو ماد سلطنت کی کرد افواج کا ایک حصہ تھے۔ بلوچستان پر۔ جو اُس زمانے میں توران کے نام سے موسوم تھا۔ قابض ہو گئے۔ اور سال ۸۵۴ قبل از مسیح میں۔ یہاں اپنی حکومت کی بنیاد ڈالی۔ ماد کردوں کے اس فتح کے بعد۔ خاندان ماد کے فرمانرواؤں نے۔ بلوچستان پر تقریباً کوئی تین سو سال تک حکمرانی کی یعنی۔ ۸۵۴ ق۔م سے ۵۵۰ ق۔م تک۔ اس عرصہ میں اکراد براخوئی بھی بلوچستان کی حکمرانی پر بحال رہے۔ کیونکہ مادستان کی سلطنت کی تشکیل کے بعد۔ بادشاہان ماد نے۔ تمام اہم کرد قبائل کو سلطنت کی دور دراز سرحدات پر سلطنت کی حفاظت کے غرض سے بسایا۔ اور ان علاقوں کی حکومت بھی اُنکے سپرد کردی۔ چنانچہ اسی سلسلے میں۔ اکراد براخوئی کو۔ توران کی ریاست کی حکمرانی سپرد کردی گئی۔ تاکہ وہ یہاں رہ کر۔ اس دور ترین شرقی سرحد کی حفاظت کا حقہٗ کرسکیں۔ مادستان کے کرد بادشاہوں کے نام۔ جنکی بالادستی بلوچستان پر رہی ہے۔ حسب ذیل ہیں۔

① کیقباد ماد کرد ۔ ۸۵۳ ق۔م ۔ تا ۔ ۷۵۹ ق۔م

② کیکاؤس ۔ ۔ ۷۵۹ ق۔م ۔ تا ۔ ۷۵۵ ق۔م

③	توس	ماد کرد	"	۷۱۵ ق.م - تا - ۶۵۵ ق.م
④	فریبرز	"	"	۶۵۵ ق.م - تا - ۶۲۵ ق.م
⑤	کواکسار	"	"	۶۲۵ ق.م - تا - ۵۸۴ ق.م
⑥	آزدیاک	"	"	۵۸۴ ق.م - تا - ۵۵۰ ق.م

ہنجامنشی خاندان
ماد و فارس

ماد کرد خاندان کا آخری بادشاہ۔ آزدیاک تھا۔ وہ بادشاہت کا اہل نہ تھا۔ تمام وقت عیش وطرب لہو ولعب میں گزارتا تھا۔ جسکی وجہ سے سلطنتی اُمور میں خلل واقع ہوا۔ اُس نے جبر و استبداد کو۔ اپنی روزمرہ زندگی کا جزو بنا رکھا تھا۔ جس سے رعایا میں بودلی پیدا ہوگئی۔ لوگ بیزار ہو گئے۔ سلطنت کے ان ناگفتہ بہ و ناخوشگوار حالات کو دیکھکر۔ کردِ ملت کے اُمراء و معتبرین کو سلطنت کے نیست و نابود ہو جانے کا خطرہ لاحق ہوا۔ چنانچہ وہ آزدیاک کو تخت سے اُتارنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ چونکہ آزدیاک کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ اسلیئے سوال یہ پیدا ہوا۔ کہ اُسکی جگہ تخت پر کس کو بٹھایا جائے۔ آخرکار فیصلہ یہ ہوا۔ کہ آزدیاک کے نواسہ کورش ہنجامنشی کو۔ جو فارس کا حکمران تھا۔ تخت پر بٹھایا جائے۔ جب اس فیصلہ کی اطلاع آزدیاک کو ملی۔ تو وہ برہم ہو کر صوبہ فارس پر حملہ آور ہوا۔ جسکا حاکم کورش تھا۔ فیصلہ کے مطابق کردِ ملت کے

اُمراء نے کورش کا ساتھ دیا ۔ جس کے نتیجے میں آزدیاک کو شکست ہوئی۔ اور اُسے گرفتار کر لیا گیا ۔ اس طرح ماد سلطنت کا خاتمہ ۵۵۰ سال قبل از مسیح میں ہوا ۔ اور ماد و فارس پر ھنجا منشی خاندان کی فرمانروائی کی ابتدا ہوئی ۔ اس خاندان نے کوئی دوسو سال تک ۔ ماد اور فارس پر حکمرانی کی ۔ یعنی کہ ۔ ۵۵۰ ق ۔ م سے ۳۳۰ ق ۔ م تک ۔ جبکہ اِس خانداں کے آخری بادشاہ ۔ دارا سویم کو یونان کی ریاست مقدونیہ کے بادشاہ سکندر نے ۳۳۰ سال قبل از مسیح میں شکست دے کر ۔ سلطنت ماد اور فارس اُس سے چھین لی ۔ دارا سویم نے راہ فرار اختیار کی ۔ سکندر نے اُس کا تعاقب کیا ۔ دوران تعاقب میں دارا کے مشیروں کے مشورہ سے باختر کے گورنر باسوس نے سکندر کے غضب سے بچنے کیلئے اُسے قتل کر دیا ۔ اسطرح سلطنت ماد اور فارس کلی طور پر یونانیوں کے قبضہ میں آ گئ ۔ ھنجا منشی خاندان کے فرمانروا ۔ جنکی بالادستی ۔ خط بلوچستان پر رہی ہے ۔ حسب ذیل ہیں ۔

① کورش ۵۵۰ ق ۔ م تا ۵۳۰ ق ۔ م
② کمبوجی ۵۳۰ ق ۔ م تا ۵۲۱ ق ۔ م
③ دارا اوّل ۵۲۱ ق ۔ م تا ۴۸۵ ق ۔ م
④ خشایاراشا ۴۸۵ ق ۔ م تا ۴۶۵ ق ۔ م
⑤ اردشیر ۴۶۵ ق ۔ م تا ۴۲۴ ق ۔ م
⑥ دارا دویم ۴۲۴ ق ۔ م تا ۴۰۴ ق ۔ م
⑦ اردشیر دویم ۴۰۴ ق ۔ م تا ۳۵۸ ق ۔ م
⑧ اردشیر سویم ۳۵۸ ق ۔ م تا ۳۳۸ ق ۔ م
⑨ دارا سویم ۳۳۸ ق ۔ م تا ۳۳۰ ق ۔ م

....

مختصر تاریخ خاندان ھخامنشی

ہیرو ڈوٹس یونانی مؤرخ لکھتا ہے۔ کہ پارساگرد مارانی۔ ماپسی۔ فارس کے اہم قبائل تھے۔ جن میں پارساگرد معزز ترین قبیلہ سمجھا جاتا تھا۔ ھخامنشی خاندان اسی قبیلہ پارساگرد کا سردار تھا۔ جو سلطنت مادستان کا باجگذار تھا۔ ھخامنش کیوجہ سے اُسکا خاندان ھخامنشی کہلانے لگا۔ ھخامنش کے بعد اُسکا لڑکا چشپش مسند حکمرانی پر بیٹھا۔ آشور کے بادشاہ (بنی پال) کے ہاتھوں ایلم کی مملکت کی تباہی کے بعد۔ موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے چشپش نے ایلم کے علاقہ (انشان) پر قبضہ کیا۔ اور اُسے فارس کے ساتھ ملاکر۔ انشان کے بادشاہ کالقب اختیار کیا۔ اُسکی وفات کے بعد اُسکا ایک لڑکا۔ آریامن فارس کا حاکم بنا۔ دوسرا لڑکا کورش انشان کی مسند حکمرانی پر بیٹھا۔ کورش کے بعد اُسکا لڑکا کمبوجی تخت نشین ہوا۔ مادستان کے آخری بادشاہ آزدیاک کے دور فرمانروائی میں۔ کمبوجی فارس اور انشان کا حکمران تھا۔ اور آزدیاک کا باجگذار تھا جسے آزدیاک نے اپنی بیٹی رشتہ ازدواج میں دی۔ جسکے بطن سے اُسکے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جس پر کورش کا نام رکھا گیا۔ جو آزدیاک ماد کردکے تخت سے معزولی کے بعد۔ ماد اور فارس کا بادشاہ بنا۔ اور خاندان ھخامنشی کے فرمانروائی کا بانی ہوا۔

اکراد براخوئی اور ضنجامنشی خاندان کے تعلقات

شاہی خاندانوں کی تبدیلی۔ بلوچستان میں براخوئی کردوں کی سیاسی حیثیت پر بالکل اثر انداز نہ ہوئی۔ کیونکہ براخوئی۔کرد ملت کا ایک طائفہ تھا۔ جو ضنجامنشی خاندان کی مادری یا ننھیالی قوم سے تعلق رکھتا تھا ضنجامنشی خاندان نے کردوں کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا۔ اور اُنکی ہر طرح سے مدد کی۔ اِس برادرانہ جذبہ کو اِستحکام بخشنے کیلئے۔ اُنہوں نے براخوئی کردوں کی حکمرانی کی توثیق کردی لہٰذا بلوچستان میں اکراد براخوئی بدستور اِقتدار اعلیٰ پر برقرار رہے۔کوئی دوسو سال یعنی ضنجامنشی خاندان کے زوال تک (۵۵۰ ق.م سے ۳۳۰ ق.م تک) توران (بلوچستان) پر حکمرانی کی۔ اور سلطنت ماد اور فارس پر سکندر یونانی کے قبضہ کے بعد۔ ۳۳۰ سال قبل مسیح میں۔ اکراد براخوئی اپنے اِقتدار اعلیٰ سے محروم ہو گئے۔

سکندر یونان کے بادشاہ مقدونیہ کا خروج

سکندر یونان میں مقدونیہ کا بادشاہ تھا۔ جو اپنے باپ فیلقوس کی وفات پر۔ سال ۳۳۶ قبل از مسیح میں تخت نشین ہوا۔ اُس کے باپ نے اپنے دور حکمرانی میں۔ ایشیا کی فتح کا منصوبہ بنایا تھا۔ مگر ملک الموت نے اُسے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہیں دیا۔ اور یہ شہرت اُسکے بیٹے سکندر کو نصیب ہوئی۔ جس نے باپ کی منصوبہ کی تکمیل کی۔ پہلے اپنے مخالفین کو مغرب میں

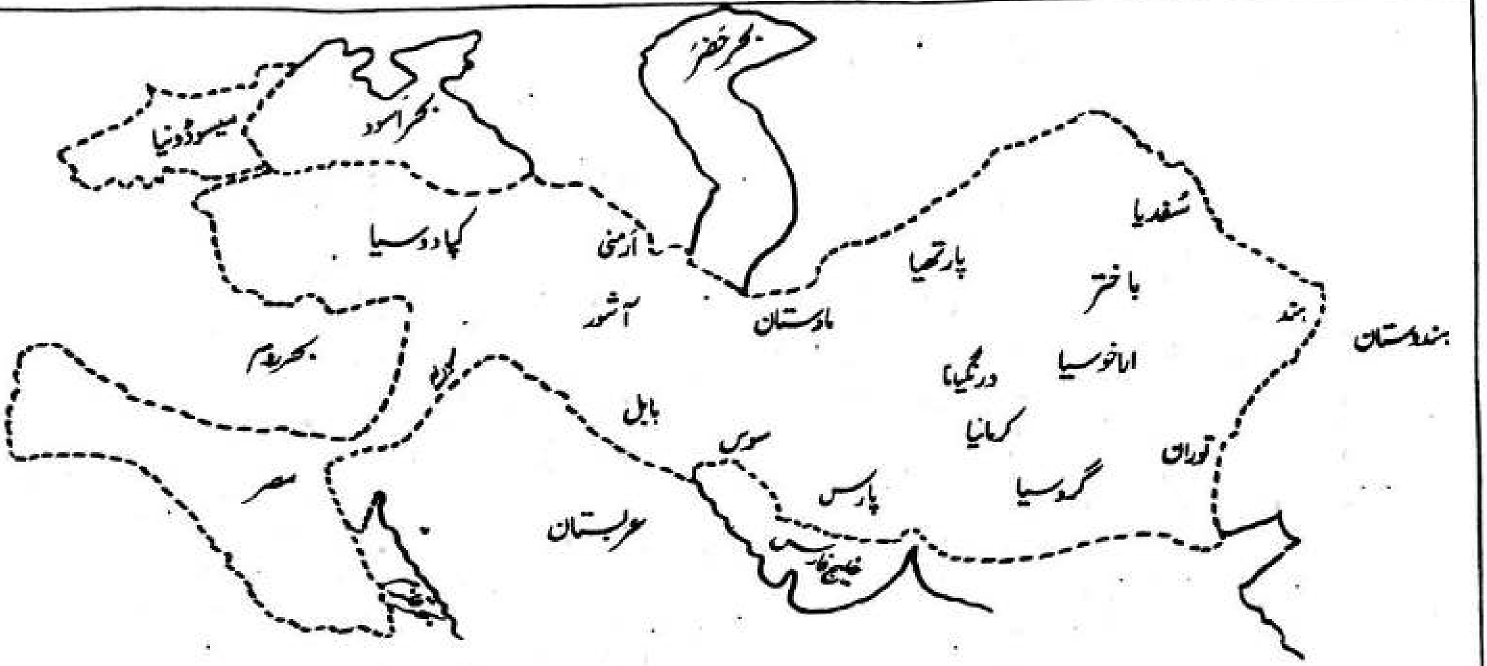

سلطنت سکندر مقدونی = ۳۲۳ ق۔م

زیر کرنے کے بعد سکندر نے مشرق کا رخ کیا۔ مشرق دنیا کے ایک بہت بڑے خطہ۔ شام سے ایران تک کا علاقہ فتح کیا۔ لیکن اِن فتوحات سے اُسکی ملک گیری کی پیاس نہیں بُجھی۔ ۳۲۷ ق۔م میں۔ اُس نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ پنجاب کے میدانی علاقوں کو فتح کیا۔ اور مزید مشرق کی طرف پیشقدمی کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اُسکی افواج نے آگے جانے سے انکار کردیا ناچار اُسے واپس ہونا پڑا۔ اور وہ سندھ کے علاقہ میں داخل ہو کر۔ پٹالہ (حیدر آباد) کے مقام پر پہنچا۔ یہاں اُس نے اپنی فوجوں کو۔ دو حصوں میں تقسیم کرکے۔ ایک حصہ کو نیارکوس کی زیر سرکردگی سندھ کے دھانہ سے سمندری راستے سے ایران بھیجا۔ دوسرے حصہ کو لیکر اپنی کمان کے تحت خشکی کے راستہ سے۔ جنوبی بلوچستان سے ہوتا ہوا بابل پہنچا۔ اس وسیع سلطنت نے اُسے پھر بھی قناعت پر مجبور نہیں کیا۔ بابل پہنچکر۔ اُس نے عربستان پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کی۔ اِسی دوران میں وہ عارضہ بخار میں مُبتلا ہو کر چند روز بعد۔ عین عالمِ شباب میں بتیس ۳۲ سال کی عمر میں ۳۲۳ سال قبل از مسیح میں فوت ہوا۔ اُسکی وسیع سلطنت۔ اُسکے جرنیلوں کے قبضہ میں آگئی۔ جسے اُنہوں نے آپس میں بانٹ لیا۔

① سکندر بادشاہ مقدونیہ ۳۳۰ ق۔م سے ۳۲۳ ق۔م تک

....

سیلوکوس یونانی سکندر کا جانشین	سکندر کی سلطنت کے بٹوارے پر ۔ اُسکے جرنیلوں کے درمیان مختصر سی لڑائی بھی ہوئی ۔ مگر آخرکار اُنہوں نے

اِس سلطنت کو آپس میں تقسیم کرلیا ۔ سیلوکوس کے حصہ میں ۔ سکندر کی سلطنت کا وسیع تر مشرقی حصہ آیا ۔ کیونکہ اُس نے اپنے تمام سیاسی رقیبوں کو شکست دی ۔ اور (نکاتور) کا لقب پایا ۔ جسکے معنٰی ہیں (فتحیاب) ۔ ایشیائے کوچک سے لیکر بلوچستان تک کے علاقے پر قابض ہوگیا ۔ لیکن اُسکی بالادستی بلوچستان پر مختصر مدت کیلئے رہی ۔ اُسکی وجہ یہ ہوئی ۔ کہ جب ۳۱۱ ق ۔م میں تقسیم کے بعد مشرقی سلطنت اُسکے حصہ میں آئی ۔ اُس نے اپنی کامیابیوں سے سرشار ہوکر ۔ بغیر سوچے سمجھے ۳۰۵ ق ۔م میں ایک جرار لشکر کے ساتھ سلطنت ہندوستان پر حملہ کردیا ۔ مگر ہندوستان کے بادشاہ چندرگپت موریا نے اُسے شکست فاش دی ۔ اور سیلوکوس کو اپنے مشرقی حصہ سلطنت کے کچھ حصے بشمول بلوچستان ۔ چندرگپت موریا کو بطور تاوان جنگ دینے پڑے ۔ اور اِس طرح سے اُسکی بالادستی بلوچستان پر سے ختم ہوگئی ــــ اور اُسکی بالادستی صرف چھ سال بلوچستان پر رہی ۔

جرنیلوں کی جنگیں ۔ ۳۲۳ ق ۔ م تا ۳۱۱ ق ۔ م تک ۔

(۱) سیلوکوس یونانی جرنیل ۔ ۳۱۱ ق ۔م سے ۳۰۵ ق ۔م تک

-- -- ------------ -- -- -- --

اکراد براخوئی اور یونانی اب دوبارہ براخوئی اکراد کے موضوع پر آتے ہیں۔ کہ ان پُر آشوب۔ ہنگامی۔ اور غیر یقینی حالات میں اُنکی کیا حالت رہی۔ اور کیسے زندگی بسر کرتے رہے۔ یونانیوں کے قبضہ کے بعد۔ اس تمام دور میں اکراد براخوئی اپنی بقا اور آزادی کیلئے جتن کرتے رہے۔ گوکہ براخوئی ھخامنشی سلطنت کے سقوط کے بعد اپنے ایک طاقتور معاون کی سرپرستی سے محروم ہوگئے تھے۔ مگر بلوچستان کے خطہ پر قابض تھے۔ لیکن جب سیلوکوس نے ۳۰۵ ق۔ م میں بلوچستان کا ملک تاوان جنگ میں۔ چندرگپت موریا کے حوالہ کردیا۔ تو اس حوالگی سے براخوئی اکراد کی صورت حال یک لخت بدل گئی۔ اُنہیں اپنی بقا کیلئے سر توڑ کوشش کرنی پڑی۔ کیونکہ اس تبدیلی کے ساتھ۔ سندھ کی طرف سے ہندی قبائل کا خروج شروع ہوا۔ مکران اور توران کے کردوں کیلئے۔ اس صورت حال کو سنبھالنا مشکل ہوگیا۔ سندھی قبائل تعداد میں اسقدر زیادہ تھے۔ کہ اکراد اُنکی پیشقدمی کو روک نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ وہ یہ حکمت عملی بروئے کار لائے۔ کہ ہر مقام پر دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے بعد۔ پسپائی اختیار کی جائے۔ چنانچہ اسکا یہ نتیجہ نکلا کہ سندھی قبائل باوجود لاتعداد ہونے کے۔ سارے بلوچستان پر قبضہ نہ کرسکے۔ ماسوائے مکران اور جنوب وسطی بلوچستان یعنی (توران) کے۔ بلوچستان کا شمالی خطہ پھر بھی اکراد کے قبضہ میں رہا۔ جسکی تفصیل مناسب موقع پر بیان

کی جائیگی۔

ہندوستان کا موریا خاندان۔	تاوان جنگ میں (بلوچستان) کی حوالگی کے بعد۔یہ علاقہ ہندوستان کی سلطنت کے سیاسی دائرہ اثر

میں آگیا۔ اور موریا خاندان کے زوال۔۲۳۲ ق۔م تک۔ اُسکی بالادستی کے تحت رہا۔ یہ بیجا نہ ہوگا۔ اگر موریا خاندان کی مختصر تاریخ بیان کردی جائے۔چندر گپت۔ مگدھ کے حکمران۔ نندا خاندان کا فرد تھا۔ اور ایک اعلیٰ فوجی منصب پر فائز تھا۔سکندر یونانی کے ہندوستان پر حملے کے دوران میں اُس نے مگدھ کی بادشاہت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام ہوا۔ ناکامی کے بعد وہ پنجاب میں سکندر کے کیمپ میں پہنچا۔ سکندر کی واپسی پر پنجاب میں ایک فوجی لشکر کو ترتیب دے کر۔ مگدھ مملکت پر حملہ آور ہوا۔ نندا خاندان کے آخری بادشاہ کو معزول کر کے۔خود تخت پر بیٹھا۔ اور خاندان موریا کی بنیاد ڈالی۔ اپنے خاندان کو اپنی ماں کے نام (مورا) سے منسوب کیا۔ جو کہ ایک باندی تھی۔ تخت پر قابض ہونے کے بعد۔ اُس نے پنجاب۔سندھ مالوا۔ اور ہندوستان کے شمالی خطے فتح کئے۔ وہ خود ۲۹۷ سال قبل از مسیح میں فوت ہوا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا (بندوسارا) تخت نشین ہوا۔ اُس نے پچیس سال حکمرانی کی (یعنی ۲۹۷ ق۔م تا ۲۷۳ ق۔م) بندوسارا کے بعد اُسکا بیٹا۔ آشوکا بادشاہ ہوا۔جو اِس خاندان کا ایک بڑا نامور بادشاہ تھا۔

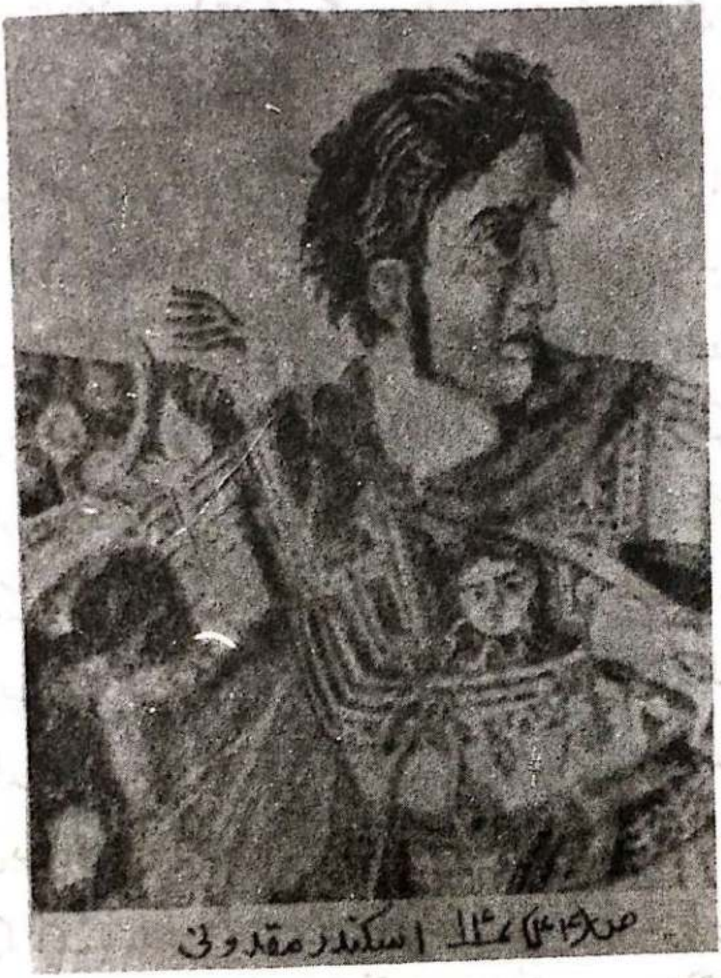

سکندر بادشاہ ریاست مقدونی۔یونان ۔

آشوکا کے مرنے کے بعد۔ موریا سلطنت روبہ زوال ہونے لگی۔ اُسکا جانشین (برھادرتا) بہت کمزور حکمران تھا۔ اُسکی افواج کے کمانڈر۔ اِن۔ چیف نے۔ اُسے قتل کرکے بُسنگا خاندان کی حکمرانی کی بُنیاد ڈالی۔ ہندوستان کے اِس ہنگامی دور میں۔ ایران میں ایک زبردست سیاسی تبدیلی واقع ہوئی۔ سیلوکوس کے خاندان کے آخری بادشاہ کو آشکانی خاندان کے اُمیر نے شکست دے کر ایران میں اپنی سلطنت قایم کرلی۔ آشکانی خاندان کا پہلا بادشاہ تیرداداول تھا۔ جو بڑا دانا اور معاملہ فہم تھا۔ اُس نے ہندوستان کے اِن غیر یقینی سیاسی حالات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایران کے کھوئے ہوئے تمام علاقے ۲۳۲ ق۔م میں دوبارہ حاصل کئے۔ خاندان موریا کے ذیل بادشاہوں کی بالادستی بلوچستان پر رہی ہے۔

① چندرگپت موریا	″	۳۰۵ ق۔م تا ۲۹۷ ق۔م
② بندوسارا	″	۲۹۷ ق۔م تا ۲۷۳ ق۔م
③ آشوکا		۲۷۳ ق۔م تا ۲۳۲ ق۔م

براخوئی اکراد کی حالت موریا کے دورحکومت میں

اب ہم دوبارہ براخوئی اکراد کے موضوع کی طرف آتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے بیان ہوچکا ہے۔ کہ سندھی قبائل موریا خاندان کے دورحکومت میں۔ بلوچستان کے علاقہ مکران۔ جنوب وسطی

توران (سطح مرتفع قلات) کی وادی سوراب تک کے علاقے پر قابض ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے ۔ توران کا شمالی حصہ جسے پرانے زمانے میں کیکانان اور موجودہ دور میں سراوان کہتے ہیں ۔ براہوئی اکراد کے قبضہ میں رہا ۔ سندھی قبائل کی مزید پیشقدمی کو روکنے کیلئے ۔ توران کی تمام اطراف سے کرد قبائل نیز مکران کے کرد ۔ اسی خطہ میں فیصلہ کن جنگ لڑنے کیلئے جمع ہو گئے۔ اسی اثنا میں زابلستان اور کرمان کے کرد بھی انکی کمک کیلئے پہنچ گئے ۔ چنانچہ وادی سوراب میں یہ فیصلہ کن جنگ سندھی قبائل کے ساتھ لڑی گئی ۔ جسمیں سندھیوں کو شکست ہوئی ۔ اور صلح کے بعد ۔ وادی سوراب کو سندھی اور کردی علاقہ کے درمیان حد فاصل قرار دیا گیا ۔ اس طرح سندھی قبائل کی پیشقدمی رُک گئی۔ اور اکراد براہوئی نے کیکانان (سراوان) کا الحاق خطہ زابلستان کے ساتھ کر دیا جو توران کی شمالی سرحد کے ساتھ متصل تھا ۔ اس طرح اپنی کرد برادری کے ساتھ رہنے لگے ۔

ایران کا آشکانی خاندان ۔

موریا خاندان کی بالادستی ۔ تقریباً ستر سال بلوچستان پر رہی ۔ اور اس عرصہ کے بعد ۔ پھر بلوچستان کی سیاسی صورت حال میں دوبارہ تبدیلی رونما ہوئی ۔ اور یہ تبدیلی اکراد براہوئی کیلئے ۔ نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوئی ۔ کیونکہ آشکانی بادشاہوں نے اُن تمام قبائل کی دلجوئی کی ۔ جنکو نسلی لحاظ سے وہ اپنے قریب سمجھتے تھے ۔

چونکہ اکراد ایک جنگجو اور قابل اعتماد قوم تھی۔ لہذا اُنہوں نے اِن تمام کرد قبائل کو بشمول براخوئی اپنی فوج میں بھرتی کیا۔ اور اُسکے اُمراء کو اعلیٰ فوجی عہدوں پر فائز کیا۔ اِس طرح اکراد براخوئی کو دوبارہ سیاسی اہمیت حاصل ہو گئی۔ اور آشکانی حکمرانوں نے اُنہیں آشکانی سلطنت کی جنوب مشرقی سرحدات کی پاسبانی کی ذمہ داری سونپ دی۔

ساکا قبائل کا شمال سے قہر وغضب کے صورت میں نزول۔

ساکا۔ مرکزی ایشیا کے میدانی علاقوں کا ایک جنگجو اور خونخوار خانہ بدوش قبیلہ تھا۔ سر دریا کے کنارے اِنکے مساکن تھے۔ مغربی چین کے یوچی قبیلہ نے اِنکے علاقہ پر یلغار کر کے اِنہیں نکال باہر کیا۔ ساکا۔ نئے مسکن کی تلاش میں جنوب کی طرف رُخ کیا۔ ایران کے علاقہ باختر میں داخل ہوگئے۔ یوچی قبیلہ کی طوفانی یلغار نے۔ اِن سخت جان خانہ بدوشوں کو۔ اپنے آبائی مسکن کو خیر باد کہہ کر۔ نئے مساکن کی تلاش میں رخ کر کے۔ دوسری مملکتوں میں داخل ہونے پر مجبور کیا۔ ساکاؤں کی سرگرم نقل وحرکت کا سلسلہ آشکانی بادشاہ فرھاد دویم (۱۳۸ ق۔م تا ۱۲۸ ق۔م) کے دوران حکمرانی میں شروع ہوا۔ ان سے سلطنت آشکانی کو خطرہ لاحق ہوگیا۔ چنانچہ سلطنت کو بچانے کی خاطر۔ فرھاد دویم۔ ساکا یلغار کا قلع قمع کرنے کا پختہ اِرادہ کر کے۔

اِس مسئلہ کے طرف متوجہ ہوا۔ اور یہ مہم چند سالوں تک جاری رہا۔ مگر ۱۲۸ سال قبل از مسیح آشکانی فوج کو ساکاؤں نے شکست دی۔ اور فرحاد خود جنگ میں مارا گیا۔ ساکاؤں کے حوصلے بلند ہو گئے۔ اور اُنکا خروج زور پکڑ گیا۔ فرحاد کے بعد اَردوان دویم تخت نشین ہوا۔ اُس نے بھی ساکاؤں کی یلغاروں کا تدارک کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ مگر اُسے بھی کامیابی نہ ہوئی۔ ایک لڑائی میں سال ۱۲۴ قبل از مسیح میں۔ اَردوان بھی ساکاؤں کے ہاتھوں مارا گیا۔ اَردوان کے بعد۔ مہرداد دویم تخت پر جلوس کیا۔ جو مدبر اور آزمودہ کار جنرل تھا۔ اُسکی فوجی کاروائی نے۔ ساکاؤں کے خلاف تمام صورت حال کو تبدیل کر دیا۔ اور اُنکو ایسا سخت سبق دیا۔ کہ اُنکی یلغار۔ ایران کی طرف یک قلم بند ہو گئی۔ اب ساکاؤں نے ان دوسرے ممالک کی طرف رُخ کیا۔ جہاں مزاحمت کم تھی۔ چنانچہ وہ افغانستان میں سیلاب کے طرح داخل ہو گئے۔ اور اپنی نوآبادیاں قائم کر لیں۔ چنانچہ ایک نوآبادی جو افغانستان اور بلوچستان کے مغرب میں واقع ہے۔ اِنکی قومی عُرفیت کی مناسبت سے سَکستان کے نام سے موسوم ہوئی۔ جسے آگے چل کر۔ اسلامی دور میں عربوں نے سجستان کہا۔ اور موجودہ دور میں یہ علاقہ سیستان کہلاتا ہے۔ اِسی دوران میں براخوئی اکراد کا ساکاؤں سے زابلستان یعنی سیستان میں میں سابقہ پڑا۔ یہاں سے کچھ ساکا قبائل آگے نکل کر بلوچستان میں داخل ہو گئے۔ بعض مؤرخین کے رائے ہے۔ کہ اکراد براخوئی کا ساجدی قبیلہ

جو تمیل خضدار کی وادی گریشہ میں رہتا ہے۔ ساکا قبیلہ ہے۔ جو بعد میں اکراد براخوئی سے گل مل کر۔ براخوئی بن گیا۔ کیونکہ مؤرخین اِس بارے میں متفق ہیں۔ کہ ساکاؤں کی نو آبادیاں مقامی لوگوں سے ایسے گل مل گئے۔ کہ بعد میں ان کی شناخت ختم ہوگئی اور انکے درمیاں یہ تمیز کرنا مشکل ہوگیا۔ کہ کون ساکا ہے۔ اور کون مقامی قبائل تھے۔ خاندان آشکانی کے حکمرانوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں صرف اُن حکمرانوں کے نام بیان کئے جائیں گے۔ جنہوں نے بلوچستان میں اپنی بالادستی کو قائم رکھا ہے۔

① تیرداد اول ۲۴۸ ق.م تا ۲۱۱ ق.م ⑪ سَناتُرک ۷۵ ق.م تا ۶۹ ق.م

② اردوان اول ۲۱۱ ق.م تا ۱۹۱ ق.م ⑫ فرہاد سوئم ۶۹ ق.م تا ۵۸ ق.م

③ پرپاتیوس ۱۹۱ ق.م تا ۱۷۶ ق.م ⑬ مہرداد سوئم ۵۸ ق.م تا ۵۵ ق.م

④ فرہاد اول ۱۷۶ ق.م تا ۱۷۱ ق.م ⑭ اورود دوئم ۵۵ ق.م تا ۳۶ ق.م

⑤ مہرداد اول ۱۷۱ ق.م تا ۱۳۸ ق.م ⑮ فیروز اول ۳۶ ق.م۔ اُسی سال فوت ہوا

⑥ فرہاد دوئم ۱۳۸ ق.م تا ۱۲۸ ق.م ⑯ فرہاد چہارم ۳۶ ق.م تا ۲۵ ق.م

⑦ اردوان دوئم ۱۲۸ ق.م تا ۱۲۴ ق.م ⑰ تیرداد دوئم ۲۵ ق.م تا ۲ ق.م

⑧ مہرداد دوئم ۱۲۴ ق.م تا ۸۸ ق.م ⑱ فرہاد پنجم ۲ ق.م تا ۱ ق.م سنہ ۱ء تا سنہ ۲ء

⑨ گودرز اول ۸۸ ق.م تا ۸۱ ق.م ⑲ اورود سوئم سنہ ء تا سنہ ء

⑩ اورود اول ۸۱ ق.م تا ۷۵ ق.م ⑳ اَنوش سنہ ء تا سنہ ۳ء

۲۱ اردوان سوئم سنہ ۱۲ء تا سنہ ۳۸ء ۲۳ گودرز دوئم سنہ ۳۸ء تا سنہ ۴۸ء

۲۲ تیرداد سوئم سنہ ۳۸ء فوت ہوا ۲۴ واردان اول سنہ ۴۸ء تا سنہ ۵۱ء

مرکزی ایشیا کے کوشانی قبیلہ کا ظہور :-

واردان ۔ آشکانی خاندان کے چوبیسویں بادشاہ کے دور تک ۔ بلوچستان کا خطہ ۔ سلطنت آشکانی کی بالادستی کے تحت رہا ۔ کیونکہ واردان کے دور حکمرانی میں ۔ وسطی ایشیا سے ۔ یوچی قبیلہ کی شاخ ۔ کوشانی طائفہ نے بطرف جنوب نقل مکانی کرکے وسطی ایشیا کے خطے ۔ خُتن ۔ یارقند ۔ سمرقند ۔ تاشقند پر قبضہ کیا ۔ اُنکے سردار کجولا کدفیزا اول نے ۔ اِن علاقوں میں اپنی حکومت کو مضبوط کرنے کے بعد ۔ کوہ ہندوکُش کو عبور کرکے ۔ افغانستان کا علاقہ فتح کیا ۔ پھر جنوب کی طرف پیشقدمی کرکے ۔ بلوچستان پر قابض ہوا ۔ بلوچستان کے بعد ۔ ہندوستان پر حملہ کرکے ۔ ہندوستان کے شمالی حصہ کشمیر اور پنجاب کو اپنی عمل داری میں شامل کرلیا ۔ اِس خاندان نے کوشانی سلطنت پر (سنہ ۴۸ء سے سنہ ۲۲۷ء) تک حکمرانی کی ۔ کجولا کدفیزا اوّل کے بعد اُسکا بیٹا ۔ ویما کدفیزا دوئم تخت نشین ہوا ۔ اُسکے بعد کنشکا نے تخت سلطنت پر جلوس کیا ۔ جو اِس خاندان کا تیسرا اور سب سے زیادہ شہرت یافتہ بادشاہ تھا ۔ کنشکا سنہ ۱۶۲ء میں فوت ہوا اور اُسکا بیٹا ہوِشکا بادشاہ بنا ۔ ہوِشکا کے مرنے کے بعد واسودیوا ۔ اُسکا

بیٹا ۱۸۲ء میں مسند حکمرانی پر بیٹھا۔ اس کے دور میں۔ زوال کے اثرات سلطنت کوشانی میں نمودار ہونے لگے۔ اور مملکت ایران میں ساسانی خاندان کے ہاتھوں۔ آشکانی خاندان کے خاتمہ نے۔ کوشانی سلطنت کے بنیادیں مزید ہلا کر رکھ دیں۔ جو اس سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے پر منتج ہوا۔ جن کوشانی فرمانرواؤں نے بلوچستان پر حکمرانی کی ہے۔ انکے نام یہ ہیں۔

① کجولا کدفیزا اول ۔ سنہ ۴۸ء تا سنہ ۷۸ء

② ویماکدفیزا دوئم ۔ سنہ ۷۸ء تا سنہ ۱۲۸ء

③ کنشکا ۔ سنہ ۱۲۸ء تا سنہ ۱۶۲ء

④ ہوویشکا ۔ سنہ ۱۶۲ء تا سنہ ۱۸۲ء

⑤ واسودیوا ۔ سنہ ۱۸۲ء تا سنہ ۲۲۶ء

ایران کا ساسانی خاندان

۔ جب ساسانیوں نے آشکانی خاندان کا ۲۲۶ء میں خاتمہ کیا۔ اور سلطنت ایران انکے قبضہ میں آگئی۔ اس خاندان کا پہلا بادشاہ اردشیر تھا۔ اس نے کوشانی سلطنت کے مضطرب حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے۔ اسکے مغربی علاقوں۔ افغانستان اور بلوچستان پر قبضہ کر لیا۔ گویا کوشانی سلطنت کی شکست وریخت کا سبب بنا۔ جسکی وجہ

سے کوشانیوں کی حکومت صرف ہندوستان میں رہ گئی ۔ اس خاندان کی مختصر تاریخ اسطرح ہے ۔ اردشیر ولد پاپک ۔ آشکانی شہنشاہ کا باجگزار حکمران تھا ۔ جس نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کی ۔ اور آہواز کی فیصلہ کن جنگ میں اُسے ۲۲۶ء میں شکست دی ۔ آشکانی خاندان کے آخری بادشاہ اردوان پنجم کی اِس شکست کے بعد ۔ اُردشیر نے سلطنت ایران کے تخت پر جلوس کیا ۔ اور اِس طرح ساسانی خاندان کی بنیاد رکھی ۔ اِس خاندان نے اپنے جدِ اعلیٰ ساسان کا نام اختیار کیا ۔ جو اپنے آپکو ہخامنش کی اولاد کہتے تھے ۔ ساسانیوں کی بالادستی بلوچستان پر خسرو پرویز کے دورِ حکمرانی تک رہا ۔ جو خاندان ساسانی کا چوبیسواں بادشاہ تھا ۔ خسرو پرویز کے دورِ حکمرانی میں ۔ خاندانِ ساسانی کے افراد کے درمیان رقابتوں کا سلسلہ اپنے عروج پر تھا ۔ جس نے سلطنت ساسانی کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ۔ اور طوائف الملوکی کو رواج دیا ۔ ایران میں اِسی بدنظمی کے دور میں ۔ ملک سندھ کے حکمران (رائے سہارس) اِس افراتفری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بلوچستان کے دونوں خطوں ۔ توران اور مکران پر قابض ہوگیا ۔ اور انہیں اپنی قلمرو میں شامل کرلیا ۔ اس طرح بلوچستان دوبارہ ہندوستان کی ایک مملکت کا حصہ بنا ۔

ساسانی خاندان کے حکمران ۔ جنکی بالادستی بلوچستان پر رہی ہے ۔ اُنکے اسما کی تفصیل اِسطرح ہے ۔

①	اردشیر اول سنہ ۲۲۶ء تا سنہ ۲۴۰ء	⑬	بہرام چہارم سنہ ۳۸۸ء تا سنہ ۳۹۹ء
②	شاہ پور سنہ ۲۴۰ء تا سنہ ۲۷۱ء	⑭	یزدگرد اول سنہ ۳۹۹ء تا سنہ ۴۲۰ء
③	ہرمز اول سنہ ۲۷۱ء تا سنہ ۲۷۲ء	⑮	بہرام پنجم سنہ ۴۲۰ء تا سنہ ۴۴۰ء
④	بہرام اول سنہ ۲۷۲ء تا سنہ ۲۷۵ء	⑯	یزدگرد دوئم سنہ ۴۴۰ء تا سنہ ۴۵۷ء
⑤	بہرام دوئم سنہ ۲۷۵ء تا سنہ ۲۸۲ء	⑰	فیروز سنہ ۴۵۷ء تا سنہ ۴۸۳ء
⑥	بہرام سوئم سنہ ۲۸۲ء	⑱	بلاس سنہ ۴۸۳ء تا سنہ ۴۸۶ء
⑦	ہرمز دوئم سنہ ۲۸۲ء تا سنہ ۲۹۳ء	⑲	قباد اول سنہ ۴۸۶ء تا سنہ ۴۹۶ء ۔ بار اول
⑧	نارسی سنہ ۲۹۳ء تا سنہ ۳۰۱ء	⑳	جاماسپ سنہ ۴۹۸ء تا سنہ ۵۰۱ء ۔
⑨	ہرمز سوئم سنہ ۳۰۱ء تا سنہ ۳۰۹ء	㉑	قباد اول سنہ ۵۰۱ء تا سنہ ۵۳۱ء ۔ بار دوئم
⑩	شاہ پور دوئم سنہ ۳۰۹ء تا سنہ ۳۷۹ء	㉒	نوشیروان سنہ ۵۳۱ء تا سنہ ۵۷۹ء ۔
⑪	اردشیر دوئم سنہ ۳۷۹ء تا سنہ ۳۸۳ء	㉓	ہرمز چہارم سنہ ۵۷۹ء تا سنہ ۵۹۰ء ۔
⑫	شاہ پور سوئم سنہ ۳۸۳ء تا سنہ ۳۸۸ء	㉔	خسرو پرویز سنہ ۵۹۰ء تا سنہ ۶۲۸ء ۔

سندھ کا رائے خاندان

جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ رائے ساھیرس نے ایران کی ساسانی سلطنت کے کمزور سیاسی حالات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔ بلوچستان پر سنہ ۵۸۰ء میں قبضہ کیا۔ مکران اور توران کے علاقوں کو اپنی مملکت میں شامل کر لیا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا رائے ساھسی بادشاہ بنا۔ جب رائے ساھسی لاولد فوت ہوا۔

اُسکا وزیراعظم راجہ چچ۔ رانی کی معاونت سے ۶۳۲ء میں سندھ کا حکمران بنا۔ چچ نامہ کے مطابق۔ چچ کے دورِ حکمرانی میں۔ ایران کی سلطنت کی باگ ڈور۔ کسرا بن ہُرمُز کی وفات کے بعد۔ ایک عورت کے ہاتھ آگئی۔ چونکہ ایران میں صورت حال پریشان کُن تھی۔ اسلئے راجہ چچ نے مکران جانیکا فیصلہ کرلیا۔ تاکہ اپنی مغربی سرحد کا کرمان کے ساتھ تعین کرے۔ رائے چچ مکران روانہ ہوکر۔ اُسکے دارالخلافہ قنزبور (پنجگور) پہنچا۔ اُس نے چند دن یہاں قیام کرکے۔ قلعہ کی مرمت کی۔ یہاں سے وہ کرمان کی طرف روانہ ہوا۔ اور ایک ندی کے کنارے ٹھہرا۔ جو کرمان اور مکران کے درمیان سے گزرتی تھی۔ یہاں اُس نے ندی کے کنارے بہت سے کھجور کے درخت لگاکر سرحد کی حدبندی کی۔ اُس نے یہاں ایک کتبہ گاڑ دیا۔ جس پر لکھا تھا۔ کہ ہند کی یہ سرحد ہے۔ چچ بن سیلائج۔ بن بیسابن کے دور میں۔ اب یہ حد ہمارے قبضہ میں آگئی ہے؛

چچ کی وفات کے بعد۔ اُسکا بھائی ۶۶۲ء میں تخت پر بیٹھا۔ اِس دوران میں حضرت عمرؓ کے ہاتھوں ایران کی فتح مکمل ہوچکی تھی۔ جو اسلامی مملکت کا دوسرے خلیفہ تھے۔ (۶۳۴ء تا ۶۴۴ء) حضرت عمرؓ کی رحلت کے بعد۔ حضرت عثمانؓ ۶۴۴ء میں تختِ خلافت پر بیٹھے۔ اِنکے دورِ خلافت میں۔ اِسلامی افواج نے بلوچستان کا مکرانی حصہ فتح کرلیا تھا۔ حضرت عثمانؓ نے ۶۴۴ء سے ۶۵۶ء تک حکومت کی۔ اُنکے بعد حضرت علیؓ ۶۵۶ء میں خلیفہ بنے۔ اسلامی لشکر نے بلوچستان کے

دوسرے علاقوں کو فتح کرنے کی کوشش کی۔ یعنی توران کا علاقہ۔ مگر انکو کامیابی نہیں ہوئی۔ حضرت علیؓ کی شہادت (۶۶۰ء) کے بعد۔ امیر معاویہ اسلامی سلطنت کے خلیفہ بنے۔ اُن کے دورِ خلافت (۶۶۰ء تا ۶۸۰ء) میں بلوچستان کا تورانی حصہ فتح ہوا۔ اس فتح کے بعد۔ تمام بلوچستان اسلامی سلطنت کے زیرِ نگین آگیا۔ اسلامی حکومت نے۔ بلوچستان کو۔ اپنی مشرقی مہمات کیلئے۔ ایک فوجی اڈہ بنالیا۔ چچ کے بھائی راجہ چندر کیلئے۔ جو اُس وقت سندھ کا حکمران تھا۔ بلوچستان کے خطہ کا ہاتھوں سے نکل جانا ایک بڑا صدمہ تھا۔ چونکہ اُس میں اسلامی قوت کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہ تھی۔ لہذا اُسکو اپنے بقایا خطوں پر قناعت کرنا پڑی۔ جو اُسکی حکومت میں شامل تھی۔ اسی ناامیدی اور یاس کے عالم میں وہ فوت ہوا۔ اور اُسکے تخت پر اُسکا بھتیجا راجہ داہر بیٹھا۔ رائے خاندان کے حکمرانوں کے نام جنہوں نے بلوچستان پر حکومت کی ہے۔

① رائے ساہیرس۔ ۵۸۵ء تا ۶۰۰ء۔ ② رائے ساہسی ۶۰۰ء تا ۶۲۳ء۔
③ رائے چچ ۶۲۳ء تا ۶۷۲ء۔ ④ رائے چندر ۶۷۲ء تا ۶۸۰ء۔

طلوعِ اسلام

اسلام عربستان کے شہر مکہ معظمہ میں طلوع ہوا۔ مکہ کے متولی عبدالمطلب ہاشمی قریش قبیلہ کے گھرانے میں ۵۷۰ء میں ایک لڑکا تولد ہوا۔ جسکا نام محمدؐ رکھا گیا۔ چالیس سال کی عمر میں۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے بشارت ملی کہ پیغمبر بننے والے ہیں۔ تین سال بعد ۶۱۳ء میں۔ اُنہیں خدا کی طرف سے حکم ملا۔ کہ وہ خدا کی وحدانیت کی تبلیغ کریں۔ اُنکے پرچار سے پُرانے عقائد میں خَلَل پڑا۔ طاقتور اور دولتمند لوگ ناراض ہوئے۔ وہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے پیروؤں کو ایذا دینے لگے۔ یثرب (مدینہ) کے باشندے۔ اُنکے تبلیغ سے متاثر ہو چکے تھے۔ اُنکی دعوت پر سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ ۶۲۲ء میں یثرب ہجرت کر گئے۔ اُس وقت آپؐ کا سن مبارک باون سال تھا۔ اِسی سال سے اسلامی سن۔ جسے ہجری کہتے ہیں۔ شروع ہوتا ہے۔ اپنے یثرب کے اِس دس سالہ دورِ زندگی میں آپؐ دن رات تبلیغ کرتے۔ اور مُسلمانوں کو ایک متحد جماعت بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ اِس فتحیابی کے بعد۔ ہزاروں کے تعداد میں عرب اس جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور جزیرہ نما عربستان ایک اسلامی مملکت بن گئی۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ۶۳۲ء میں وصال ہوا۔ اور

حضرت ابوبکرؓ اُنکے پہلے جانشین مقرر ہوئے۔ جو اسلامی مملکت کا پہلا خلیفہ تھے۔ جنہوں نے آنحضرت کی۔ رسالت کا پیغام ہر جگہ پہنچایا

① تولد حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم	۵۷۰ء	④ فتح مکہ	۶۳۰ء
② اعلان نبوت	۶۱۰ء	⑤ وصال	۶۳۲ء
③ ہجرت یثرب	۶۲۲ء		

مسلمان عربوں کی فتوحات

جیسے کہ بیان ہو چکا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد۔ حضرت ابوبکرؓ اُنکے جانشین بنے۔ وہ اِس عہدہ پر قلیل عرصہ کیلئے فائز رہے۔ یعنی دو سال اور چند ماہ۔ اور ۶۳۴ء میں رحلت فرماگئے۔ اپنے اِس قلیل عرصہ حکومت میں۔ اُنہوں نے نوزائیدہ اسلامی مملکت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کر دیا۔ اُنکے بعد حضرت عمرؓ اُنکے جانشین مقرر ہوئے۔ جو دس سال مسند خلافت پر متمکن رہے۔ یعنی ۶۳۴ء سے ۶۴۴ء تک۔ اِس عرصہ میں وہ کئی ایک ملکوں کو اِسلامی سلطنت کے بیرق تلے لائے۔ ایران کی فتح کے بعد۔ عرب بلوچستان میں نمودار ہوئے۔ جبکہ ہندو رائے خاندان کی حکومت رو بہ زوال تھی۔ بلوچستان کا نصف علاقہ حضرت عمرؓ ہی کے دور میں فتح ہو چکا تھا۔ بقایا علاقے بدستور رائے خاندان کے قبضہ میں تھے۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت عمرؓ کے جانشین بنے۔ تو اُنہوں نے

بلوچستان کے مکرانی حصہ کو ۔ مشرق کی طرف مزید مہمات کیلئے ایک فوجی کیمپ بنایا ۔ جب ۶۵۶ء میں حضرت علیؓ حضرت عثمانؓ کی جگہ مسند خلافت پر متمکن ہوئے ۔ تو انہوں نے بلوچستان کے غیر مفتوحہ علاقہ ۔ توران کے علاقوں ، کیکانان، ارمابیل ، بدھا کے حالات معلوم کرنے کیلئے ۔ فوجی قراولی دستے بھیجے ۔ تاکہ وہاں کے حالات کا جائزہ لیکر ۔ معلومات جمع کریں ۔ اور اگر ممکن ہو ۔ تو ان پر قبضہ کریں ۔ مگر یہ دستے اپنے کام میں بوجہ شہادت حضرت علیؓ کامیاب نہ ہوسکے جو ۶۶۰ء میں وقوع پزیر ہوئی ۔ حضرت علیؓ کے بعد امیر معاویہؓ برسر اقتدار آئے اور حضرت علیؓ کے جانشین بنے ۔ جنہوں نے ۶۶۰ء سے ۶۸۰ء تک حکمرانی کی ۔ اِنکے دور میں بلوچستان کے غیر مفتوحہ علاقوں پر حملہ ہوا ۔ اور انہیں فتح کیا گیا ۔ اسی طرح سارے بلوچستان کا خطہ اسلامی سلطنت کے قبضہ میں آکر اُسکا ایک جزو بن گیا ۔

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ۔ خلفائے راشدین کا سلسلہ خلافت ختم ہوا ۔ اور انکی جگہ بنی اُمیہ کی خاندانی ملوکیت کی ابتداء ہوئی ۔ جو قریش قبیلہ کا ایک طائفہ تھا ۔ اور اس خاندان کا پہلا خلیفہ امیر معاویہ تھا ۔

خلفائے راشدین کے اسما جنہوں نے اپنے دور خلافت میں بلوچستان کے کچھ حصوں پر حکمرانی کی ہے

① حضرت عمرؓ ۶۳۴ء تا ۶۴۴ء ② حضرت عثمانؓ ۶۴۴ء تا ۶۵۶ء

③ حضرت علیؓ ۶۵۶ء تا ۶۶۰ء ۔

جب بلوچستان اسلامی سلطنت کا حصہ بنا.	اسلامی دور خاندان بنو اُمیہ

تو اُمیر معاویہؓ نے جو ایک اچھے منتظم تھے۔ اس خطہ کے انتظامی مسائل پر خاص توجہ دی۔ اُس نے بلوچستان میں قابل آفیسروں کو مقرر کر کے۔ اُنہیں کافی اختیارات دیئے۔ بلوچستان کے مخصوص محل وقوع اور قدرتی جغرافیائی ساخت کو مد نظر رکھتے ہوئے۔ اُس نے مشرق کی طرف مزید مہمات کیلئے۔ خطہ بلوچستان کا انتخاب بطور فوجی کیمپ اور رسدگاہ کے کیا۔ اور انتظامی لحاظ سے اُسکے قدیم دونوں خطوں کی علاقائی اِنتظامیہ یعنی مکران اور توران کو بحال رکھا۔ بنی اُمیہ کے خلفا کے نام جنہوں نے بلوچستان پر حکمرانی کی ہے۔

(١) اُمیر معاویہ سنہ ٦٦٠ء تا سنہ ٦٨٠ء
(٢) یزید اوّل سنہ ٦٨٠ء تا سنہ ٦٨٣ء
(٣) معاویہ دوئم سنہ ٦٨٣ء
(٤) مروان اول سنہ ٦٨٣ء تا سنہ ٦٨٥ء
(٥) عبدالملک سنہ ٦٨٥ء تا سنہ ٧٠٥ء
(٦) ولید اول سنہ ٧٠٥ء تا سنہ ٧١٥ء
(٧) سلیمان سنہ ٧١٥ء تا سنہ ٧١٧ء
(٨) عمر بن عبدالعزیز سنہ ٧١٧ء تا سنہ ٧٢٠ء
(٩) یزید دوئم سنہ ٧٢٠ء تا سنہ ٧٢٤ء
(١٠) ھُشام سنہ ٧٢٤ء تا سنہ ٧٤٣ء
(١١) ولید دوئم سنہ ٧٤٣ء تا سنہ ٧٤٤ء
(١٢) یزید سوئم سنہ ٧٤٤ء
(١٣) مروان دوئم سنہ ٧٤٤ء تا سنہ ٧٥٠ء

بنی امیہ اور بنی عباس چچازاد خاندان تھے	اسلامی دور خاندان بنی عباس

دونوں منصب خلافت کے دعویدار تھے۔ حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد ۶۶۱ء میں جب امیر معاویہؓ مسند خلافت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ تو اس واقع سے بنی عباس کو سخت صدمہ ہوا۔ وہ سیاسی طور سے کمزور تھے۔ لہٰذا اُنکے نقیب روپوش ہوگئے۔ مگر بنی عباس کے حامیوں کا جذبہ طرفداری ختم نہیں ہوا۔ بلکہ خوابیدہ رہ کر ان کے دلوں میں سُلگتا رہا۔ یزید دوئم (۷۲۰ - ۷۲۴) کے دور حکمرانی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس کا پڑپوتا۔ جسکا نام بھی محمد تھا۔ ہاشمی خاندان قریش کے حق وراثت کا برملا۔ پرچار کرنے لگا۔ کہ وہ حضرت محمدؐ پیغمبر اسلام کی جانشینی کے جائز وارث ہیں۔ چنانچہ محمد اور اُسکے طرفداروں کو جو اِس دعویٰ کے علمبردار تھے۔ یزید دوئم نے قتل کرادیا۔ مگر ایران اور عراق میں اس دعویٰ کے بے شمار طرفدار پیدا ہو گئے تھے۔ ولید دوئم (۷۴۳ء تا ۷۴۴ء) اور یزید سوئم (۷۴۴ء) یکے بعد دیگرے مسند خلافت پر آئے۔ اِن حکمرانوں کی بے اعتدالیوں اور عیاشیوں کے نتیجے میں۔ بنی عباس کے دعویٰ نے مقبولیت حاصل کی۔ جب یزید سوئم کے بعد مروان دوئم تخت نشین ہوا۔ جو بنی اُمیہ کا آخری خلیفہ تھا۔ اِسکے دور خلافت میں۔ بنی عباس کا دعویٰ اسقدر زور پکڑ گیا۔ کہ تمام اسلامی سلطنت میں۔ اضطراب و بیقراری کی لہریں دوڑتی ہوئی محسوس کی جانے لگیں۔ اِس صورت حال کو قابو میں رکھنے

کیلئے مروان نے طاقت کے ذریعے اِسے کچلنے کا فیصلہ کیا ۔ چنانچہ اُس نے ایک جرار لشکر کے ساتھ ۔ بنی عباس کے قلعہ پر ۔ جو دریا زاب کے کنارہ واقع تھا ۔ حملہ کیا ۔ جم کر لڑائی کرنے کے بعد ۔ حملہ آور مروان نے شکست کھائی ۔ مخالفین نے اُسکا تعاقب کیا ۔ اُسے اور اُسکے خاندان و اُمراء کو تہہ تیغ کر دیا ۔ ابوالعباس کا بحیثیت خلیفہ کے اِعلان کر دیا گیا ۔ جو بنی عباس کا پہلا خلیفہ تھا ۔ اُس نے السفاح (بدلہ لینے والا) کا لقب اختیار کر کے ۔ مسند خلافت پر جلوس کیا ۔ اس خاندانی تبدیلی کی وجہ سے ۔ بلوچستان پر بالادستی بھی تبدیل ہو گئی ۔ مگر بلوچستان کے نظام حکومت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں کی گئی ۔ ماسوائے بنی اُمیہ کے حاکموں کی معزولی کے ۔ عباسی خلیفہ متوکل (۸۴۷ء تا ۸۶۱ء) کے دور میں ۔ سلطنت عباسیہ کے اندر ۔ نیم خود مختار ریاستوں کے قیام کا رُجحان شروع ہو گیا ۔ اِس قسم کی کئی ریاستیں وجود میں آئیں جیسے طاہری (۸۲۰ء تا ۸۷۲ء) اور سامانی (۸۷۴ء تا ۹۹۹ء) ریاستیں خراسان میں ۔ جسکا اِتباع کرتے ہوئے ۔ بواحد (۹۳۲ء تا ۱۰۵۵ء) غزنوی (۹۶۲ء تا ۱۱۸۶ء) اور سلجوق (۱۰۳۵ء تا ۱۱۵۷ء) ریاستیں وجود میں آئیں ۔ اور یہی چھوٹی چھوٹی حکومتیں ۔ سلطنت عباسیہ کے زوال کا سبب ثابت ہوئیں ۔ پچیسویں عباسی خلیفہ قادر باللہ کے عہد میں جس نے (۹۹۱ء سے ۱۰۳۱ء) تک حکمرانی کی ۔ بلوچستان کی انتظامیہ براہ راست ۔ خلافت کی مرکزی حکومت کے ماتحت تھی ۔ جب سُبکتگین نے غزنی میں اپنی حکومت قائم کی ۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا ۔ محمود اُسکا

جانشین بنا۔ تو ۹۹۶ء میں اُس نے بلوچستان سے عباسی خلیفہ کے آفیسروں کو معزول کر کے۔ بلوچستان کو اپنے قلمرو میں شامل کر لیا۔ خُلفائے عباسیہ۔ جو براہ راست بلوچستان کے خطہ پر حکمرانی کرتے رہے ہیں۔ اُنکے اسماکی تفصیل اسطرح ہے۔

①	ابو العباس السفاح	سنہ ۷۵۰ء تا سنہ ۷۵۴ء	⑭	مہتدی باللہ	سنہ ۸۶۹ء تا سنہ ۸۷۰ء
②	منصور	سنہ ۷۵۴ء تا سنہ ۷۷۵ء	⑮	مُعتمد باللہ	سنہ ۸۷۰ء تا سنہ ۸۹۲ء
③	مہدی	سنہ ۷۷۵ء تا سنہ ۷۸۵ء	⑯	مُعتضد باللہ	سنہ ۸۹۲ء تا سنہ ۹۰۲ء
④	ھادی	سنہ ۷۸۵ء	⑰	مُکتفی باللہ	سنہ ۹۰۲ء تا سنہ ۹۰۸ء
⑤	ہارون	سنہ ۷۸۶ء تا سنہ ۸۰۹ء	⑱	مُقتدر باللہ	سنہ ۹۰۸ء تا سنہ ۹۳۲ء
⑥	اَمین	سنہ ۸۰۹ء تا سنہ ۸۱۳ء	⑲	قاہر باللہ	سنہ ۹۳۲ء تا سنہ ۹۳۴ء
⑦	مامون	سنہ ۸۱۳ء تا سنہ ۸۳۳ء	⑳	راضی باللہ	سنہ ۹۳۴ء تا سنہ ۹۴۰ء
⑧	معتصم باللہ	سنہ ۸۳۳ء تا سنہ ۸۴۲ء	㉑	متقی باللہ	سنہ ۹۴۰ء تا سنہ ۹۴۴ء
⑨	واثق باللہ	سنہ ۸۴۲ء تا سنہ ۸۴۷ء	㉒	مستکفی باللہ	سنہ ۹۴۴ء تا سنہ ۹۴۶ء
⑩	متوکل علی اللہ	سنہ ۸۴۷ء تا سنہ ۸۶۱ء	㉓	مطیع اللہ	سنہ ۹۴۶ء تا سنہ ۹۷۴ء
⑪	مُنتصر باللہ	سنہ ۸۶۱ء تا سنہ ۸۶۲ء	㉔	طائع اللہ	سنہ ۹۷۴ء تا سنہ ۹۹۱ء
⑫	مُستعین باللہ	سنہ ۸۶۲ء تا سنہ ۸۶۶ء	㉕	قادر باللہ	سنہ ۹۹۱ء تا سنہ ۱۰۳۱ء
⑬	مُعتز باللہ	سنہ ۸۶۶ء تا سنہ ۸۶۹ء			

غزنوی خاندان بلوچستان پر غزنوی بادشاہوں کی بالادستی ۔ غوری خاندان میں اسوقت منتقل ہوئی ۔ جب معزالدین محمد غوری نے ۱۱۸۶ء میں ۔ غزنوی مملکت کا خاتمہ کرکے ۔ خود اُس پر قبضہ کیا ۔ غزنوی بادشاہوں کے نام جنہوں نے بلوچستان کے خطہ پر اپنی بالادستی قائم رکھا ہے ۔

① محمود غزنوی ۔ سنہ ۹۹۷ء تا سنہ ۱۰۳۰ء ② مسعود غزنوی ۔ سنہ ۱۰۳۰ء تا سنہ ۱۰۴۰ء

③ معدود غزنوی ۔ سنہ ۱۰۴۰ء تا سنہ ۱۰۴۹ء ۔

سلجوق خاندان ۔ تاریخی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ محمد غوری کی وفات کے بعد ۔ اُسکے جانشین ۔ قطب الدین ایبک نے اپنا پایۂ تخت (غور) سے (دہلی) منتقل کردیا ۔ جہاں اُس نے ہندوستان میں پہلی اسلامی مملکت کی بُنیاد رکھی ۔ وہ اور اُسکے جانشین ۔ اِس نئی قائم شدہ سلطنت کے اُمور میں اِس قدر مصروف ہوگئے کہ اُنکے پاس اِتنا وقت بھی نہ رہا ۔ کہ وہ اُسے بلوچستان کے معاملات کی نگرانی کیلئے صرف کرتے ۔ اِسلئے اِس خلا کو سلجوق حکمرانوں نے پُر کیا ۔ جو بہت پہلے خراسان میں سنہ ۱۰۳۷ء میں ۔ اپنی حکومت کی تشکیل کرچکے تھے ۔ سلجوق بانی خاندان سلجوق ۔ غزّ قبیلہ کا سردار تھا ۔ اُس نے سنہ ۹۵۶ء میں بخارا پر قبضہ کیا ۔ اس فتح کے بعد غزّ ترکوں نے مذہب اسلام اِختیار کیا ۔ سنہ ۱۰۳۶ء میں سلجوق کے پوتے طغرل بیگ نے سارے خراسان کا علاقہ ۔ غزنویوں سے فتح کیا ۔

خراسان کی فتح کے بعد ۔ اُس نے خطہ سیستان اور بلوچستان پر قبضہ کرکے ۔ اُسے اپنی مملکت میں شامل کرلیا ۔ مگر اُنکی حکومت دیر تک قائم نہ رہ سکی ۔ سلطان سنجر سلجوق خاندان کے آخری بادشاہ کو غز ترکوں نے قید کرکے سلجوق سلطنت کو صفحہ ہستی سے مٹادیا ۔ حسب ذیل سلجوق بادشاہوں نے بلوچستان پر حکومت کی ہے ۔

① طُغرل بیگ سنہ ۱۰۳۷ء تا سنہ ۱۰۶۳ء	⑤ برق یارک سنہ ۱۰۹۳ء تا سنہ ۱۱۰۴ء
② اَلپ ارسلان سنہ ۱۰۶۳ء تا سنہ ۱۰۷۲ء	⑥ محمد سنہ ۱۱۰۴ء تا سنہ ۱۱۱۷ء
③ ملک شاہ سنہ ۱۰۷۲ء تا سنہ ۱۰۹۲ء	⑦ سنجر سنہ ۱۱۱۷ء تا سنہ ۱۱۵۷ء
④ محمود سنہ ۱۰۹۲ء تا سنہ ۱۰۹۳ء	

غُز ترک

سلطان سنجر کی مملکت کی تباہی کے بعد ۔ خراسان، غزنی کی مملکت اور اُسکے ماتحت علاقے بشمول سیستان اور بلوچستان کے ۔ غُز ۔ غارت گروں کے قبضہ میں آگئے ۔ یہ علاقے سنہ ۱۱۹۶ء تک ۔ اُنکے قبضہ میں رہے ۔ جبکہ اِسی سن میں شیبانی تاجکوں نے حملہ کرکے خراسان اور غزنی کا علاقہ غزوں سے چھین لیا ۔ جسکی بنا پر ۔ غُز خاندان کے ہزاروں لوگ اپنے سردار ملک دینار کی سرکردگی میں نقل مکانی کرکے ۔ کرمان میں آباد ہوگئے ۔ کرمان کی حکومت

حاصل کرنے کے بعد اُس نے بلوچستان کے خطہ مکران پر دوبارہ قبضہ کیا۔ چنانچہ ملک دینار کے بعد ۔ اُسکے دو جانشین ایک لمبے عرصہ تک انہی علاقوں پر حکومت کرتے رہے۔ جبکہ ۱۱۹۹ء میں اِنکا خاتمہ کردیا گیا۔

غُز تُرک ۱۱۵۷ء تا ۱۱۹۹ء ۔

خوارزم شاہی خاندان

فارس کے اُتابک خاندان نے غز ترکوں کو شکست دی۔ اُسکے بعد خوارزم شاہی خاندان ۔ خراسان اور اُسکے ملحقہ علاقوں میں برسرِ اقتدار آگیا۔ امیر آتنرز۔ اس خاندان کا بانی تھا۔ تکش اُسکا بیٹا۔ ۱۱۷۲ء میں اُسکا جانشین بنا۔ ۱۲۰۰ء میں تکش فوت ہوا۔ اُسکا بیٹا۔ علاؤالدین محمد تخت نشین ہوا۔ اُس نے ہر طرف اپنی سلطنت کو وسعت دی۔ چند سالوں میں اُسکی سلطنت اِسقدر وسیع ہوگئی۔ کہ شمال میں بلخ سے لیکر مشرق میں افغانستان اور بلوچستان اور جنوب میں کرمان تک ۔ اُسکی حکمرانی کا ڈنکا بجنے لگا۔ مگر اُسکے ایک گورنر کی حماقت اور اُسکی اپنی کوتاہ اندیشی نے ۔ نہ صرف اُسکی سلطنت پر۔ بلکہ تمام عالم اسلام پر منگولوں کا غضب نازل کردیا۔ واقع یوں ہے۔ کہ ۱۲۱۸ء میں۔ منگول تاجروں کی ایک ٹولی کو۔ خوارزم کے علاقہ (اُترار) کے گورنر نے قتل کردیا۔ جب منگولوں کے خاقان چنگیز خان نے اپنے سفیر کو بھیجکر۔ گورنر کو سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ تو علاؤالدین نے بجائے جواب دینے کے۔ منگول سفیر کو قتل کردیا۔

اِس واقعہ کے بعد۔ چنگیز خان خوارزم مملکت پر۔ ایٹم بم۔ کے طرح پھٹ پڑا۔ بجائے اِسکے کہ علاؤالدین اُسکا مقابلہ کرتا۔ وہ منگول حملہ آوروں کے آگے آگے بھاگتا رہا۔ آخر کار ۱۲۲۰ء میں بحیرہ کیسپین کے۔ ایک جزیرہ میں مفروری کی حالت میں مرگیا۔ اُسکا بیٹا جلال الدین اُسکا جانشین ہوا۔ وہ مردانہ وار منگول حملہ آوروں کا مقابلہ کرتا رہا۔ اور ۱۲۳۱ء میں۔ ایک کرد کے ہاتھوں مارا گیا جسکی علاؤالدین نے دادرسی نہیں کی تھی۔ اور وہ اُس سے ناراض تھا۔ مگر منگول قتل عام اور دہشت کا سیلاب بہتا رہا۔ اِنکے حملوں نے اسلامی تہذیب و تمدن پر۔ ایسی کاری ضرب لگائی۔ جسکی تلافی آج تک نہ ہو سکی۔ نہ صرف یہ کہ آبادیوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ بلکہ اِس قتل و غارت گری کا۔ اِختتام ۱۲۵۸ء میں۔ بغداد کی تاخت و تاراج اور خلیفہ کے قتل کے ساتھ ہوا۔ جسکے بعد خلافت بغداد کی روحانی حیثیت۔ ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی۔ خوارزم شاہی خاندان کے اِن دو بادشاہوں نے بلوچستان پر حکومت کی ہے۔

① علاؤالدین محمد ۔ ۱۱۹۹ء تا ۱۲۲۰ء

② جلال الدین منکبرس ۔ ۱۲۲۰ء تا ۱۲۳۱ء

منگول تخویف ۔ منگول تباہی کا سیلاب دو لہروں میں آیا۔ پہلی ۱۲۱۸ء سے ۱۲۲۷ء میں۔ چنگیز خان کے تحت۔ دوسری اُسکے پوتے ہلاکو خان کے تحت۔

۱۲۲۰ء سے ۱۲۲۵ء میں۔ تاریخی دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چنگیز خان نے خوارزم شاہی خاندان کو نیست و نابود کر کے۔ اُنکو سزا دی۔ اور اُسکے ساتھ تمام عالمِ اسلام کو بھی۔ خوارزمیوں کی وجہ سے سزا بھگتنا پڑی۔ جسکی وجہ سے شہروں کے شہر اور اُنکی اِنسانی آبادیاں۔ بلا تمیز نیست و نابود کر دی گیئں۔ اِس طرح منگول قہر و غضب کا پہلا سیلاب اُس وقت تھا۔ جب چنگیز خان اَزمنہ وسطی کے اسلامی ملکوں۔ ماوراالنہر۔ خراسان اور ایران کو تباہ و برباد کرکے۔ خون اور دھوئیں۔ اور انسانی تہذیب و تمدن کے عظیم الشان شہروں کو۔ تباہ شدہ۔ ملبے کے ڈھیروں میں تبدیل کر کے چلا گیا۔

چنگیز خان جسے تاریخ کے صفحات میں قہرِ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ۱۲۲۷ء میں مرگیا۔ اُسکے بعد اُسکا بیٹا (اوگتے) منگولوں کا بادشاہ ہوا۔ جب (اوگتے) ۱۲۴۱ء میں فوت ہوا۔ اُسکا بھتیجا (منگو) اُسکا جانشین بنا۔ اُس نے جنوبی چین اور خلافت عباسیہ کو فتح کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ منگو کے اِس خبط نے۔ منگول کے دوسرے طوفان کو جنم دیا۔ اُس نے عباسی خلافت کے فتح کرنے کا کام۔ اپنے چھوٹے بھائی ہلاکو خان کو سپرد کیا۔ منگول حملہ کا دوسرا طوفان دل دوز کشت و خون اور آخری خلیفہ مستعصم باللہ۔ اُسکے خاندان اور تمام اسلامی اُمراء کے قتل عام کے بعد۔ ۱۲۵۸ء میں فرو ہوا۔ اس کامرانی کے بعد۔ ہلاکو خان تمام ایران کا واحد مالک بنا۔ اور ال خاندان کی بنیاد رکھی۔ خطہ بلوچستان

بھی اُسکی ماتحتی میں آگیا ۔ اِل خان خاندان کے اِن حکمرانوں کی بالادستی

بلوچستان پر رہی ۔

① ہلاکو خان ۔ سنہ ۱۲۵۶ء تا سنہ ۱۲۶۵ء
② آباقا خان ۔ سنہ ۱۲۶۵ء تا سنہ ۱۲۸۱ء
③ احمد ۔ سنہ ۱۲۸۱ء تا سنہ ۱۲۸۴ء
④ ارغون خان ۔ سنہ ۱۲۸۴ء تا سنہ ۱۲۹۱ء
⑤ گیختو ۔ سنہ ۱۲۹۱ء تا سنہ ۱۲۹۵ء
⑥ بیدو سنہ ۱۲۹۵ء
⑦ غزن خان سنہ ۱۲۹۵ء تا سنہ ۱۳۰۴ء
⑧ الجیتو سنہ ۱۳۰۴ء تا سنہ ۱۳۱۶ء
⑨ ابوسعید سنہ ۱۳۱۶ء تا سنہ ۱۳۳۵ء

باب ہفتم

براخوئی شجرہ اور بلوچستان کے بعض مقامات کے اسما کا مماثلت

باب چہارم میں اکراد براخوئی کے شجرہ نسب کا تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے ۔ جسکے بیان سے ایک اہم حقیقت واضح ہو چکی ہے ۔ کہ موجودہ بلوچستان کے کئی مقامات ۔ پہاڑی سلسلے ، ندیاں ، وادیاں ، خاصکر سطح مرتفع قلات کا خطہ ۔ ایسے ناموں سے موسوم ہیں ۔ جو اکراد براخوئی کے شجرہ کے بعض اسماء سے مماثلت اور مشابہت رکھتے ہیں ۔ کوردگال نامہ کے براخوئی شجرہ کے اِنکشاف سے پہلے ۔

یہ اسما ہمارے لئے ۔ ایک معمہ کی حیثیت رکھتے تھے ۔ ہمیں یہ نام عجیب اور بے معنی نظر آتے تھے ۔ مگر اِس کتاب کے مطالعہ کے بعد ۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں ۔ کہ یہ ایک معزز نسل کے مشہور و معروف رہنماؤں اور اہم شخصیتوں کے نام ہیں ۔ جنہوں نے ایک مُدت مدید تک حکمرانی کرنے کے بعد جو تقریباً پانچ سو سال کے عرصہ پر محیط ہے ۔ بلوچستان کے مختلف مقامات پر اپنے نام بطور یادگار اپنی آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے ورثہ میں چھوڑے ہیں ۔

براخوئی شجرہ کے دقیق مطالعہ سے ایک اور حقیقت پر روشنی پڑتی ہے ۔ کہ بعض مقامات جو براخوئی زعماء کے نام سے خلافت عباسیہ کے دور تک موسوم تھے ۔ بعد میں آنے والی نسلوں نے اِنہیں ترک کر کے اِن مقامات کو نئے ناموں سے متعارف کرایا ۔ جنکی تعداد بہت کم ہے ۔ اِس باب کے آخیر میں ۔ اِن اسما کی تفصیل چارٹوں کے ذریعہ بیان کی جائیگی ۔ قدیم نام دو قسم کے ہیں ـــ بحال نام ۔ اور متروک نام ۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ یہ مقامات، وادیاں پہاڑی سلسلے ۔ کب اور کیوں ۔ اِن اکراد براخوئی کے برگزیدہ رہنماؤں کے نام سے موسوم ہوئے ۔ اس سوال کو حل کرنے کیلئے ۔ ہمیں قدیم تاریخی تحریروں کی طرف رجوع کرنا پڑیگا ۔ مگر ان تحریرات میں اسقدر دقیق تفصیلات نظر نہیں آتی ہیں ۔ جن سے یہ مسئلہ حل ہو سکے ۔ اِس صورت حال میں ہمیں اپنی عقل سلیم سے کام لینا پڑیگا ۔ اِس اِعتبار سے ہم یقینی طور پر یہ کہہ سکتے

ہیں۔ کہ کسی اہم واقعہ کا۔ کسی خاص مقام پر وقوع پذیر ہونے۔ اور براھوئی رہنما کی کامیابی کے بعد۔ علاقہ کو اُسکی کامرانی کی یاد میں اُسکے نام سے موسوم کیا گیا ہوگا۔ جیسے کہ آج بھی یہی طریقہ رائج ہے۔ کہ عمارات۔ شاہراہیں۔ اداروں مقامات۔ شخصیتوں کے۔ جنگی، مذہبی، سیاسی، ادبی۔ کارہائے نمایاں کی وجہ سے۔ اُنکے ناموں سے منسوب ہو کر۔ موسوم ہو جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ دستور زمانہ قدیم سے مروجہ رہا ہے۔

بحوالہ کردگال نامہ۔ تورانی سلطنت پر۔ مادکرد بادشاہ۔ کی فتح کے بعد۔ اکراد براھوئی سال ۸۵۴ قبل از مسیح میں۔ خطہ بلوچستان میں بحیثیت حکمران وارد ہوکر۔ قابض ہو گئے۔ اور یہاں مستقلاً آباد ہوکر۔ زندگی گزارنے لگے۔ اور سلطنت مادستان اور ھنجامنشی کے اَدوار میں۔ اُنکی حکمرانی بلوچستان پر قائم رہی۔ قدرتاً اتنے لمبے عرصہ میں۔ کئی لڑائیاں و دیگر کارہائے نمایاں۔ اِن براھوئی کردوں نے یہاں انجام دئے ہونگے۔ جنکی وجہ سے یہ مقامات۔ پہاڑی سلسلے، وادیاں، ندیاں، اِنہی زعماء کی کامرانی کی یاد میں اِنہی کے ناموں سے موسوم ہوکر۔ آج تک مشہور ہیں۔ تاکہ اِنکے مجاھدانہ کردار کے یادیں آئندہ نسلوں کے دلوں سے محو نہ ہو جائیں۔ چونکہ یہ قانون قدرت ہے۔ کہ ہر کمال کے بعد زوال آتا ہے۔ لہٰذا دنیا کی۔ دیگر اقوام کی طرح۔ اِس عرصہ دراز میں۔ ھنجامنشی سلطنت کے زوال۔ اور سکندر بادشاہ یونان کے

برسرِاقتدار آنے کے بعد ۔ اکراد براخوئی کو اس ہنگامی دور میں بلوچستان کی حکومت سے ہاتھ دھونا ۔ اور گوناگون ۔ نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑا ۔ چنانچہ سیاسی حالات کی یہی شکست وریخت ۔ براخوئی اکراد اور انکی موجودہ نسل کے درمیان ۔ یادوں کی کڑیوں کی قطع دبرید کی ذمہ دار ہے جسکی وجہ سے اُنکے گذشتہ ادوار کے نمایاں کردار کی یادیں ۔ اُنکی موجودہ نسل کے ذہنوں سے ہمیشہ کیلئے مٹ گئیں ۔ موجودہ دور میں عوام کا رجحان ۔ کچھ ایسا ہے کہ نسب نامہ کے متعلق نہ وہ دلچسپی لیتے ہیں ۔ نہ اُسکے جاننے کیلئے اتنی دردسری کرتے ہیں ۔ لوگوں کی اکثریت اپنے نسب کی تین پُشتوں کے بعد ۔ اجداد کے نام تک نہیں جانتی ۔ جیسے کہ بیان ہو چکا ہے ۔ بلوچستان کے مقامات کے اُن اسماء کے نقشے دیئے جائینگے ۔ جو اکراد براخوئی کے اُمراء کے ناموں سے مطابقت اور مشابہت رکھتے ہیں ۔ پہلے اُن مقامات کے اسما کا نقشہ ہوگا ۔ جن کے قدیم نام اب متروک ہو کر ۔ نئے ناموں سے موسوم ہوگئے ہیں ۔

نقشہ اسمائے مقامات جنکے قدیم نام متروک ہو چکے ہیں۔

قدیم نام	جس براخوئی کرد امیر یا قبیلے کے نام سے موسوم ہوا۔	فتح اکراد کے بعد کا نام	موجودہ نام
بنجیران	پہلے براخوئی کرد امیر کیکان کے نام سے ۴۸۵ ۔ ق ۔ م ۔ میں موسوم ہوا۔	کیکانان	خطہ سراوان
کویار	براخوئی کرد ـــــ طائفہ غزداری کے نام سے جس نے علاقہ کو ۴۸۵ ق.م میں فتح کیا موسوم ہوا۔	غزدار	خضدار وادی
سناربیل	براخوئی کرد طائفہ آرمیلی کے امیر آرمیل کے نام سے ۴۸۵ ق.م میں موسوم ہوا۔	آرمابیل	خطہ لسبیلہ
بنجیر	پہلے براخوئی کرد ۔ حکمران کیکان کے نام سے ۴۸۵ ق.م میں موسوم ہوا۔	شہر کیکان	قلات
کویار	براخوئی کرد طائفہ غزداری کے نام سے ۴۸۵ ق.م میں موسوم ہوا۔	شہر غزدار	خضدار

نقشہ مقامات . جو اب تک اکراد براخوئی کے زُعماء کے نام سے موسوم ہیں .

	قدیم کرد نام	جس براخوئی کرد زعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے .	تشریح نام	موجودہ نام
①	شاموز	موسوم بنام . امیر شاموز گیارھواں حکران براخوئی کرد . طائفہ کیکانی	وسطی جھالاوان کے سلسلہ کوہ . درہ مولہ کے پہاڑ کی چوٹی کا نام جسکی بلندی . ۸۷۵۵ فٹ ہے .	شاموز
②	دوج	موسوم بنام . امیر دوج . نواں امیر طائفہ گورانی براخوئی کرد .	سلسلہ کوہ . ناگاہو . کی ذیلی شاخ کے پہاڑ کا نام ہے .	دوج
③	گیشتار	موسوم بنام . امیر گیشتار سولھواں امیر طائفہ گورانی براخوئی کرد .	بنگل زئی سلسلہ کوہ کے ایک درے کا نام ہے .	گیشتار
④	روشی	موسوم بنام . امیر روشی سترھواں . امیر طائفہ گورانی براخوئی کرد	بنگلزئی . کرد پہاڑی سلسلے کی . ایک چوٹی کا نام ہے جسکی بلندی ۷۶۲۶ فٹ ہے .	روشی
⑤	رہینار	موسوم بنام . امیر رہینار . نواں . امیر طائفہ سارونی براخوئی کرد	ہربوئی پہاڑی سلسلے کی ایک چوٹی کا نام . جسکی بلندی ۸۰۹۵ فٹ ہے .	رہینار
⑥	کابو	موسوم بنام . امیر کابو . دسواں امیر طائفہ سارونی براخوئی کرد .	مستونگ تحصیل میں ایک وادی کا نام ہے	کابو
⑦	شیشار	موسوم بنام . امیر شیشار . آٹھواں امیر طائفہ غزداری براخوئی کرد	ندی سارادان کی ایک معاون ندی کا نام ہے .	شیشار

	قدیم کرد نام	جس براخوئی کرد زعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے۔	تشریح نام	موجودہ نام
⑧	خرزان	موسوم بنام۔ آمیر خرزان۔ گیارہواں آمیر طائفہ غزداری براخوئی کرد	درہ مولہ میں ایک وادی کا نام ہے۔	خرزان
⑨	بولور	موسوم بنام۔ آمیر بولور۔ نواں آمیر طائفہ شکانی۔ براخوئی کرد	درہ مولہ کے سلسلہ کوہ کی ایک چوٹی کا نام ہے جسکی بلندی ۶۶۶۵ فٹ ہے۔	بولور
⑩	تُوتک	موسوم بنام۔ آمیر توتک۔ دسواں آمیر۔ طائفہ شکانی براخوئی کرد	تحصیل خضدار میں ایک وادی کا نام ہے۔	تُوتک
⑪	دَرنیل	موسوم بنام۔ آمیر درنیل۔ نواں آمیر طائفہ بولانی براخوئی کرد۔	درہ مولہ میں ایک وادی کا نام ہے	دَرنیل
⑫	سیکران	موسوم بنام۔ آمیر سیکران۔ بارہواں آمیر طائفہ بولانی براخوئی کرد	تحصیل خضدار میں ایک وادی کا نام ہے۔ جو معدنیات سے بھرپور ہے۔	سیکران

	قدیم کردنام	جس براخوئی کردزعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے۔	تشریح نام	موجودہ نام
⑬	کل غل	موسوم بنام ۔ امیر کل غل امیر طائفہ بولانی براخوئی کرد ۔	تحصیل سوراب میں ایک درہ کا نام ہے	کل غل یا کل غلی
⑭	آماچ	موسوم بنام ۔ امیر آماچ نواں امیر طائفہ ارمیلی ۔ براخوئی کرد ۔	تحصیل مستونگ میں ایک سلسلہ کوہ کا نام ہے۔ چوٹی کا نام بھی آماچ ہے۔ جسکی بلندی ۸۸۰۰ فٹ ہے	آماچ
⑮	کمبیل	موسوم بنام ۔ امیر کمبیل ۔ دسواں امیر طائفہ ارمیلی براخوئی کرد ۔	تحصیل مستونگ ۔ زہری گھٹ سلسلہ کوہ کی دوسرے نمبر بلندترین چوٹی کا نام ہے جسکی بلندی ۸۴۰۱ فٹ ہے ۔	کمبیل
⑯	سمبان	موسوم بنام ۔ امیر سمبان ۔ آٹھواں۔ امیر طائفہ گریشکانی براخوئی کرد۔	تحصیل خضدار ۔ وادی باغبانہ میں ایک چشمہ کا نام ہے ۔	سمبان
⑰	باہر	موسوم بنام ۔ امیر باہر ۔ آٹھواں۔ امیر طائفہ ارمیلی ۔ براخوئی کرد	سلسلہ کوہ ناگاہو کی ایک چوٹی کا نام ہے۔ جسکی بلندی ۷۲۲۰ فٹ ہے	باہر

	قدیم کرد نام	جس براخوئی کرد زعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے۔	تشریح نام	موجودہ نام
۱۸	پیلار	موسوم بنام ۔ آمیر پیلار ۔ دسواں آمیر طائفہ گرنیشانی براخوئی کرد۔	جنوبی جھالاوان ۔ جھاؤ کے خطہ میں ۔ ایک وادی کا نام ہے۔ جسکی لمبائی بائیس ۲۲ میل ہے۔	پیلار
۱۹	دارون	موسوم بنام ۔ آمیر دارون ۔ تیرہواں آمیر طائفہ گرنیشانی براخوئی کرد۔	وادی جھاؤ میں ۔ ایک سلسلہ کوہ کا نام ہے۔	دارون
۲۰	پندران	موسوم بنام ۔ آمیر پندران ۔ برادر آمیر ارجان ۔ دسواں حکمران طائفہ کیکانی براخوئی کرد ۔	تحصیل زہری میں ایک وادی کا نام ہے۔	پندران
۲۱	سارون	موسوم بنام ۔ طائفہ سارونی جس نے ۸۵۴ ق۔م میں وادی کو فتح کیا۔	تحصیل وڈھ میں ایک وادی کا نام ہے۔ ایک سلسلہ کوہ کا بھی نام ہے۔	سارون
۲۲	مِشک	موسوم بنام ۔ طائفہ مِشکانی جس نے ۸۵۴ ق۔م میں وادی کو فتح کیا۔	تحصیل مشکے کی وادی کا نام کچھ تغیر حرفی کے ساتھ ۔ یعنی مِشک سے مشکے۔	مِشکے

مندرجہ ذیل چارٹ ۔ اُن اسماء کے بارے میں ہیں۔ جو زعما اکراد براخوئی کے ناموں کے ساتھ مماثلت تو رکھتے ہیں ۔ مگر مرور زمانہ میں ۔ اُن میں تلفظ کا قدرے تغیر واقع ہو گیا ہے ۔

	قدیم کرد نام	جس براخوئی کرد۔ زعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے۔	تشریحی نام	موجودہ نام
①	مِشک	موسوم بنام ۔ طائفہ مِشکانی جنہے ۸۵۲ ق.م میں وادی فتح کیا۔	تحصیل مشکے کی وادی کا نام ہے ۔ جو لفظی تغیر کی وجہ سے مِشک سے مَشکئے ہو گیا ہے	مَشکئے
②	گریشک	موسوم بنام طائفہ گریشکانی جنہے ۸۵۲ ق.م میں وادی کو فتح کیا	تحصیل خضدار میں ایک وادی کا نام ہے ۔ جو لفظی تغیر کیوجہ گریشک سے گریشہ ہو گیا ہے۔	گریشہ
③	ناگان	موسوم بنام ۔ امیر ناگان آٹھوں امیر طائفہ گورانی براخوئی کرد	نام سلسلہ کوہ۔ سراوان جو کچھی کے میدانی علاقوں کو سراوان کے کوہستانی علاقہ سے جدا کرتا ہے لفظی تغیر کیوجہ سے ناگان سے ناگاہو ہو گیا ہے۔	ناگاہو

	قدیم کردہ نام	جس براخوئی کرد. زعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے.	تشریح نام	موجودہ نام
۴	نرمان	موسوم بنام . اَمیر نرمان. آٹھواں اَمیر طائفہ سارونی براخوئی کرد.	تحصیل قلات میں ایک وادی کا نام ہے. لفظی تغیر کیوجہ سے نرمان سے نَرمک ہوگیا ہے.	نَرمک
۵	نورگان	موسوم بنام . اَمیر نورگان. چودھواں اَمیر دھکران طائفہ کیسانی براخوئی کرد.	تحصیل زہری میں ایک گاؤں ہے جسکو اَمیر نورگان نے ۳۶۶ ق.م میں تعمیر کیا تھا. لفظی تغیر کیوجہ سے نورگان سے نورگامہ ہوگیا ہے.	نورگامہ
۶	گرگین	موسوم بنام . اَمیر گرگین. آٹھواں. اَمیر طائفہ خِشکانی براخوئی کرد.	تحصیل مستونگ میں ایک وادی کا نام ہے. لفظی تغیر کیوجہ سے گرگین سے گرگینہ ہوگیا ہے.	گرگینہ
۷	ساسون	موسوم بنام . اَمیر ساسون . تیرھواں اَمیر طائفہ بولانی براخوئی کرد .	تحصیل خضدار میں ایک وادی کا نام ہے. لفظی تغیر کیوجہ سے ساسون سے ساسول ہوگیا ہے.	ساسول

	قدیم کردنام	جس براخوئی کرد زعیم کے نام سے موسوم ہوا ہے۔	تشریح نام	موجودہ نام
⑧	لاکور	موسوم بنام۔ امیر لاکور۔ سولہواں امیر طائفہ بولانی براخوئی کرد۔	تحصیل خضدار میں ایک وادی کا نام ہے۔ لفظی تغیر کیوجہ سے لاکور سے لاکوریاں ہوگیا ہے۔	لاکوریاں
⑨	زیدان	موسوم بنام۔ امیر زیدان۔ نوواں امیر طائفہ گرگیسانی براخوئی کرد۔	تحصیل خضدار میں ایک وادی کا نام ہے۔ لفظی تغیر کیوجہ سے زیدان سے زیدی ہوگیا ہے	زیدی
⑩	بولان	موسوم بنام امیر بولان و طائفہ بولانی براخوئی کرد۔ جسے بولانی طائفہ نے ۴۸۵ ق۔م میں فتح کیا۔	تاریخی درہ بولان۔ جو خطہ ساروان میں واقع ہے۔ لفظی تغیر کیوجہ سے بولانی سے بولان ہوگیا ہے۔	بولان

کوردگال نامہ اور تاریخ مردوخ کے مطالعہ کے بعد۔ ایک عجیب دلچسپ حقیقت سامنے آتی ہے۔ کہ اکراد براخوئی کے شجرہ کے کچھ نام۔ جو

کوردگال نامہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ تاریخ مردوخ کے کرد قبائل کے اسماء جو ردیف وار ترتیب دیئے گئے ہیں۔ اُن سے مطابقت رکھتے ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے اسماکی مشابہت سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بلوچستان کے اکراد براخوئی سلطنت مادستان اور ہخامنشی کے تمام اَدوار میں۔ زاگروس سلسلے مرتفع (موجودہ کردستان) کی کرد برادری کے ساتھ مسلسل لین دین کرتے رہے ہیں۔ اور اُنکا میل ملاپ آپس میں رہا ہے۔ چنانچہ تاریخ مردوخ اور کوردگال نامہ کے مشابہت رکھنے والے اسماکا علیحدہ نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

تاریخ مردوخ اور کوردگال نامہ میں مشابہت رکھنے والے ناموں کا نقشہ

	نام۔ کوردگال نامہ۔	نام۔ تاریخ مردوخ	تشریح نام
①	زنیل۔ نام بارہواں اَمیر طائفہ گورانی براخوئی کرد	زنیل۔ نام کرد قبیلہ جو کردستان میں تمام سنا ڈر میں رہتا ہے۔	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر (۱۷)۔ صفحہ (۷۶)
②	اورام۔ نام تیرہویں اَمیر طائفہ اَرمیلی براخوئی کرد	اورام۔ نام کرد قبیلہ جو مقام اورامان میں سکونت پزیر ہیں	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر (۳۱) صفحہ (۷۷)

	نام کوردگال نامہ	نام تاریخ مردوخ	تشریح نام
③	ایناخ۔ نام پندرہویں امیر طائفہ ساروفی براخوئی کرد	ایناخ۔ نام کرد قبیلہ جنکے جد اعلیٰ کا نام ایناخ تھا۔ یہ قبیلہ جاف کا ایک طائفہ ہے	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر ۳۳۔ صفحہ ۷۷
④	باجل۔ نام دویم امیر طائفہ بولانی براخوئی کرد	باجلان۔ لک قبیلہ کے ایک طائفہ کا نام ہے۔	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر ۳۸ صفحہ ۷۹
⑤	باسیر۔ نام گیارہویں امیر آرملی براخوئی کرد	باسیر۔ نام ایک قبیلہ کرد جسنے (شہر زور) ایران سے شام کو نقل مکانی کی	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۴۸۔ صفحہ ۷۹
⑥	باشوک۔ نام چودہویں امیر طائفہ گرگیشکانی براخوئی کرد	باشوکی۔ نام کرد قبیلہ جو مقام روانسر میں سکونت پذیر ہے	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۵۰۔ صفحہ ۷۹
⑦	بلباس۔ نام پندرہویں امیر طائفہ گرگیشکانی براخوئی کرد۔	بلباس۔ نام کرد قبیلہ جو مقام مکری۔ ساباجلاغ میں رہتا ہے	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۷۶۔ صفحہ ۸۱

	نام۔ کوردگال نامہ	نام تاریخ مردوخ	تشریح نام
⑧	بوزیک۔ نام چودھویں امیر طائفہ شسکانی براخوئی کرد	بوزیکان۔ نام کرد قبیلہ کردستان کے مختلف مقامات میں رہتا ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۸۳۔ صفحہ ۸۲
⑨	پازو۔ نام پانچواں امیر طائفہ گرگیسانی براخوئی کرد	پازوکی۔ نام کرد قبیلہ جو مقام روانسر۔ اور۔ لیلاخ میں سکنی ہے	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۹۸۔ صفحہ ۸۳
⑩	پوران۔ نام تیسرا امیر طائفہ بروئی براخوئی کرد	پوران۔ یہ قبیلہ بائیس خاندانوں پر مشتمل ہے۔ موش اور دیار بکر کے درمیانی خطہ میں سکنی ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۱۰۷۔ صفحہ ۸۴
⑪	ککار۔ نام ساتواں امیر طائفہ بولانی براخوئی کرد	ککار۔ یہ قبیلہ چار ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے۔ جو مقام طیلس۔ اور سلیمانیہ میں سکونت پذیر ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۱۶۳۔ صفحہ ۸۸
⑫	خیزان۔ نام دسواں امیر طائفہ۔ بولانی براخوئی کرد	خیزان۔ یہ بڑا کرد قبیلہ ہے اسکے تین طائفے ہیں۔ اِن کا مسکن (زنگسی) ہے	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر [illegible]۔ صفحہ ۹۰

	نام کوردگال نامہ	نام تاریخ مردوخ	تشریح نام
۱۳	دیلم ۔ نام دسواں آمیر غزداری براخوئی کرد	دیلمی ۔ یہ کرد قبیلہ تقریباً تین ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے ۔ جو مازندران اور طبرستان کے گاؤں میں رہتا ہے	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر (۲۱۰) ۔ صفحہ (۹۲)
۱۴	راسن ۔ نام سولہواں آمیر طائفہ شکانی براخوئی کرد	راسنی ۔ یہ قبیلہ تین ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے ۔ جن کی جائے رہائش مقام ختکار ہے	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر (۲۱۳) ۔ صفحہ (۹۲)
۱۵	رامین ۔ نام پانچواں آمیر طائفہ گورانی براخوئی کرد	رامینی ۔ یہ فارس کا کرد قبیلہ ہے اصطخری مورخ نے اسکا ذکر کیا ہے ۔	تاریخ مردوخ ۔ ردیف وار نمبر (۲۱۴) ۔ صفحہ (۹۳)
۱۶	زیبار ۔ نام پانچواں آمیر وحکمراں ۔ طائفہ کیکانی براخوئی کرد	زیباری ۔ یہ قبیلہ ایک ہزار بائیس گھرانوں پر مشتمل ہے یہ لوگ علاقہ موصل میں رہتے ہیں ۔	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر (۲۲۳) ۔ صفحہ (۹۴)

	نام. کوردگال نامہ	نام. تاریخ مردوخ	تشریح نام
۱۷	سابول. نام چوتھا امیر طائفہ ساروُنی. براخوئی کرد	سابولی. اِس قبیلہ کا اسلامی دائرۃ المعارف میں ذکر ہوا ہے	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۲۳۸. صفحہ ۹۴
۱۸	سارم. نام بارھواں امیر طائفہ گریشکانی براخوئی کرد	سارمی. یہ کرد قبیلہ ملک عراق کے مختلف اطراف میں پھیلا ہوا ہے	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۲۴۰. صفحہ ۹۵
۱۹	ساسون. نام تیرھواں امیر طائفہ بولانی براخوئی کرد	ساسونی. اس قبیلہ کرد کو ساسونیاں بھی کہتے ہیں یہ لوگ ملک عراق میں رہتے ہیں.	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۲۴۱. صفحہ ۹۵
۲۰	سلدوز. نام دویم امیر طائفہ ساروُنی براخوئی کرد	سلدوز. یہ قبیلہ تقریباً دو ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے یہ لوگ. ماشں. مکری آذربائیجان کے گاؤں میں رہتے ہیں.	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۲۵۱. صفحہ ۹۵

	نام. کوردگال نامہ	نام تاریخ مردوخ	تشریح نام
۲۱	سورچی۔ نام پانچواں امیر طائفہ سارونی۔ براخوئی کرد	سورچی۔ یہ کرد قبیلہ علاقہ. اربیل میں رہتاہے۔ انکے پچاس گاؤں ہیں۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۲۵۸۔ صفحہ ۹۶
۲۲	شادیں۔ نام تیسرا امیر گورانی طائفہ براخوئی کرد	.شادلو. انکی تعداد اٹھارہ ہزار نفوس ہے یہ علاقہ بجنورد میں رہتے ہیں۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۲۷۵۔ صفحہ ۹۷
۲۳	شوھان۔ نام ساتوان امیر سارونی قبیلہ براخوئی کرد	شوھان۔ یہ قبیلہ لک کا ایک طائفہ ہے۔ جو وادی پُشتکوہ میں بستی ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۲۹۱۔ صفحہ ۹۹
۲۴	کیتون۔ نام چھٹا۔ امیر طائفہ سارونی براخوئی کرد	کیتونی۔ یہ کرد قبیلہ وادی پُشتکوہ میں رہتا ہے	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۳۳۵۔ صفحہ ۱۰۳

	نام۔ کوردگال نامہ	نام۔ تاریخ مردوخ	تشریح نام
۲۵	کرہ جک۔ نام دوسرا امیر طائفہ گورانی۔ براخوئی کرد	کرہ جک۔ یہ ایک قدیم کرد قبیلہ ہے۔ جو مختلف ممالک میں منتشر ہو کر۔ آباد ہوا۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۳۵۰۔ صفحہ ۱۰۴
۲۶	کرماج۔ نام پانچواں امیر طائفہ ارمیلی براخوئی کرد	کرماج۔ ایک بڑا کرد قبیلہ ہے۔ جو خطہ۔ کرکوک بشہر زور۔ اور سلیمانیہ میں پھیلا ہوا ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۳۴۶۔ صفحہ ۱۰۴
۲۷	کوساد۔ نام بارہواں امیر طائفہ غزداری براخوئی کرد	کوساد۔ اِس کرد قبیلہ کا ذکر بھی اِسلامی اِنسائیکلوپیڈیا میں ہوا ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۳۶۹۔ صفحہ ۱۰۶
۲۸	کیچان۔ نام چہارم امیر طائفہ غزداری براخوئی کرد	کیچیان۔ کیچیان ضیغۂ جمع کیچان کا ہے۔ یہ قبیلہ کردستان میں سکونت پذیر ہے۔	تاریخ مردوخ۔ ردیف وار نمبر ۳۷۹۔ صفحہ ۱۰۷

...

	نام. کوردگال نامہ	نام. تاریخ مردوخ	تشریح نام
۲۹	کیکان - نام اول اور سولہواں امیر طائفہ کیکانی اور حکمران اکراد براخوئی	کیکان. یہ کرد قبیلہ ہے جو کردستان میں مرعیش کے مقام پر رہتا ہے.	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۳۸۰. صفحہ ۱۰۷
۳۰	گلباگ. نام چوتھا امیر مشکانی. طائفہ براخوئی کرد	گلباگی. یہ کرد قبیلہ چھ ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے. جو مغربی کرمانشاہ میں سکنی ہیں	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۳۹۰. صفحہ ۱۰۷
۳۱	گوران. نام پہلا اور تیرہواں امیر طائفہ گورانی براخوئی کرد	گوران - یہ کرد قبیلہ دو ہزار گھرانوں پر مشتمل ہے جو بہ مقام سرال رہتا ہے	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۳۹۲. صفحہ ۱۰۸
۳۲	گیوُرن - نام چھٹا امیر طائفہ ارمیلی براخوئی کرد.	گیوئرن. یہ کرد قبیلہ سیو مرک کے مقام پر رہتا ہے.	تاریخ مردوخ. ردیف وار نمبر ۳۹۸. صفحہ ۱۰۹

نام کوردگال نامہ	نام ۔ تاریخ مردوخ	تشریح نام
۴۳ مرداس ۔ نام گیارھواں امیر طائفہ سارونی ونام دسواں امیر طائفہ گورانی ونام دوئیم امیر طائفہ مشکانی براخوئی کرد ۔	مرداس ۔ یہ عراق کرد قبیلہ ہے ۔ اسکے تین طائفے ہیں ۔	تاریخ مردوخ ۔ ردیف وار نمبر ۴۳۳ ۔ صفحہ ۱۱۲
۴۴ میران ۔ نام پہلا امیر طائفہ غزداری ۔ ونام چودھواں امیر طائفہ گورانی براخوئی کرد	میرانی ۔ ایک مشہور کرد قبیلہ جنہوں نے صلیبی جنگوں میں سلطان صلاح الدین کی بھرپور مدد کی ۔	تاریخ مردوخ ۔ ردیف وار نمبر ۴۵۶ ۔ صفحہ ۱۱۴
۴۵ مانور ۔ نام پانچواں امیر طائفہ غزداری ۔ ونام چھٹا امیر طائفہ مشکانی براخوئی کرد	مانور آنلی ۔ یہ کرد قبیلہ مقام ۔ ملاذ کرد ۔ میں بود و باش رکھتا ہے ۔	تاریخ مردوخ ۔ ردیف وار نمبر ۴۳۲ ۔ صفحہ ۱۱۱

	نام کوردگال نامہ	نام تاریخ مردوخ	تشریح نام
۴۶	مانی ۔ نام چھا آمیر طائفہ گرشیکانی ۔ براخوئی کرد	مانیان ۔ زمانہ مادستان میں یہ ایک طاقتور کرد قبیلہ تھا بعد میں دوسرے قبائل میں ضم ہوگیا	تاریخ مردوخ ردیف وار نمبر ۴۲۲ ۔ صفحہ ۱۱۱
۴۷	تاپین ۔ نام چھا آمیر طائفہ گرشیکانی براخوئی کرد	تاپیان ۔ تاپیاں صیغہ جمع تاپین کا ہے ۔ یہ کرد قبیلہ علاقہ دان میں رہتا ہے	تاریخ مردوخ ۔ ردیف وار نمبر ۱۱۱ ۔ صفحہ ۸۴

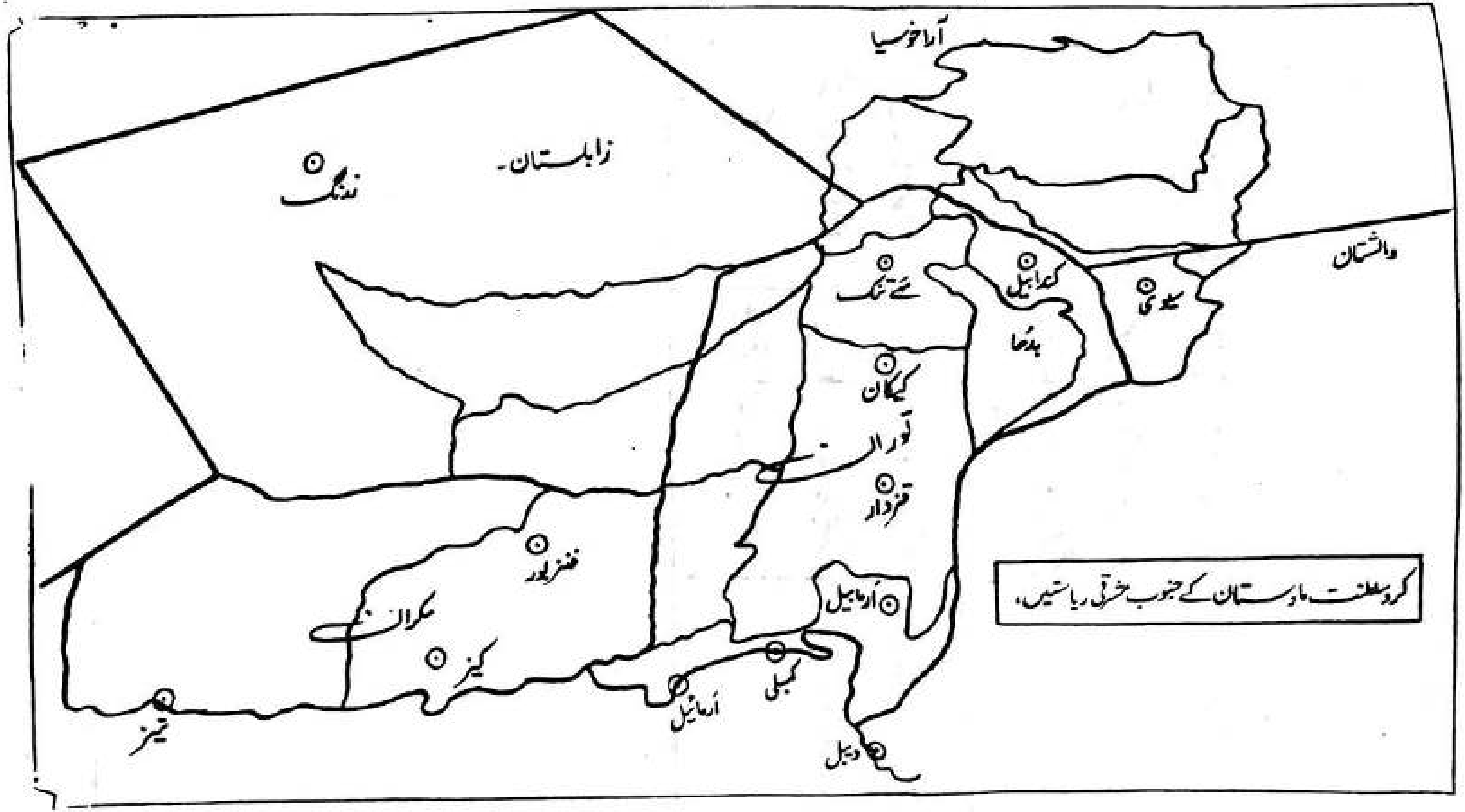
آراخوسیا
زابلستان۔
ننگ
وائستان
سیوی
بدھا
کیکان
توران
قزدار
ارمابیل
مکران
کیز
تیز
ارمائیل
دیبل
کروسلطنت مادستان کے جنوب مشرقی ریاستیں،

باب ہشتم

پہلا دورِ حکمرانی اکراد براخوئی
۴۸۵ ق۔م سے تا ۵۵۰ ق۔م

براخوئی کردکی. پہلی حکمرانی. توران (بلوچستان) پر ۴۸۵ قبل از مسیح میں قائم ہوئی . جبکہ اُسی سال سلطنت مادستان کے. بادشاہ کیقباد نے . توران کی سلطنت کے فرمان روا . اَفراسیاد کو شکست دی . توران کے بادشاہ کی شکست کے بعد . اُسکی سلطنت . ٹکڑے ٹکڑے ہوگئ ۔ تاریخی دستاویزات میں . اِس واقعہ کے بعد . سلطنت توراَن کا کئیں بھی ذکر نہیں ملتا.

توران کی بادشاہت کے سقوط کے بعد . اُسکے مختلف ، خطے اپنے . مقامی ناموں ۔ جیسے . سُغدستان . کابلستان ۔ زابلستان . توران . اور مکران سے موسوم ہوکر . پہچانے جانے لگے . مادستان کے فرمانروا کیقباد نے ان تمام علاقوں کو . اپنی سلطنت میں شامل کرلیا . اِن نئے حاصل کئے ہوئے علاقوں کو . اُس نے اُن کرد قبائل میں تقسیم

کردیا. جنہوں نے توران کی. جنگ میں بادشاہ ماد کی کمک کی تھی. اور اُسمیں باقاعدہ حصہ لیا تھا۔ توران براخوئی اکراد کے حصہ میں آیا۔ مکران. مالی. کرمانی. اُدگانی کردوں کو دیا گیا۔ زابلستان. زنگنہ سنجادی کردوں کو حوالہ کیا گیا. پس اکراد براخوئی نے ۴۸۰ سال قبل از مسیح میں توران پر قابض ہونے کے بعد یہاں اپنی حکومت قائم کرلی. اِسی طرح زنگنہ اور کرمانی کردوں کی حکومتیں زابلستان اور مکران میں قائم ہوکر وجود میں آگئیں.

سلطنت مادستان کی تاریخ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے. کہ جب سلطنت کی سرحدات. ہر طرف وسعت پاگئیں. اور حکومت مادستان اپنے عروج پر تھی. تو کرد فرمانرواؤں نے دوردست سرحدی علاقوں کے لئے یہ پالیسی مرتب کی. کہ وہاں اپنے کرد قبیلوں کو منتقل کرکے. اُنہیں بسایا. اور اِن خطوں کی نگرانی اور حکومتیں اُنکے سپرد کیں. تاکہ سلطنت خارجی حملوں سے محفوظ رہے.

اکراد براخوئی کے اہم طائفے

اُس قدیم دور میں اکراد براخوئی. اِن آٹھ قبیلوں کیکانی، گورانی، سارونی، غزداری، نشکانی، گریشکانی، اَدمیلی، بولانی پر مشتمل تھے. اکراد براخوئی کی سربراہی کا منصب کیکانی طائفہ کے گھرانے میں تھا. کیونکہ اَمیر کیکان کا جداعلیٰ

کیکان ۔ جس سے طائفہ کیکانی موسوم ہوا۔ اَمیر براخم کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ چنانچہ کرد رسم ورواج کے مطابق ۔ براخم کے خاندان کی سربراہی اُس کے پاس رہی ۔ اور بعد میں جب براخم کی اولاد ۔ افزائش نسل کیوجہ سے آٹھ طائفوں میں بٹ گئی تو بھی سربراہی کا منصب کیکانی طائفہ کے گھرانے میں رہا۔ اس منصب کو میر میران کہا جاتا تھا۔ جب سلطنت مادستان کے وجود میں آنے کے بعد۔ توران کی حکمرانی اکراد براخوئی کو ملی ۔ تو خاندانی سربراہی کے علاوہ۔ حکمرانی کے منصب پر بھی کیکان کا گھرانہ فائز رہا۔ اور یونانیوں کی ایران میں آمد تک ۔ اسی منصب پر رہ کر۔ خدمات سرانجام دیتا رہا ۔

① اَمیر کیکان اول ۔ میر میران
۸۵۴ ق.م تا ۸۰۳ ق.م

براخوئی اکراد کے توران پر قبضہ کے بعد ۸۵۴ ق ۔ م میں ۔ اَمیر کیکان نے ۔ بحیثیت پہلے حکمران کے مسند توران پر جلوس کیا۔ سب سے پہلے جس اہم مسئلہ پر ۔ اُس نے توجہ دی ۔ وہ آٹھ براخوئی طائفوں پر ملک کی تقسیم کا مسئلہ تھا۔ جسے اُس نے براخوئی اکراد کے آٹھ طائفوں پر تقسیم کیا ۔

توران کی تقسیم توران کے ملک کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ خطہ شمالی، خطہ وسطی، خطہ جنوبی، خطہ شمالی، طائفہ گورانی و کیبانی کو دیا گیا۔ جو اُس دور میں۔ بنجیران کے نام سے موسوم تھا۔ چونکہ طائفہ کیبانی کا امیر تمام اکراد براخوئی کے سربراہ اعلیٰ کے منصب پر فائز تھا۔ اسلئے شمالی خطہ کے نائب امارت کے منصب پر گورانی طائفہ کے امیر گوران کو فائز کیا گیا۔ توران کا وسطی حصہ جو (کویار) کے نام سے موسوم تھا۔ چار خطوں میں تقسیم کرکے۔ اِن چار براخوئی طائفوں۔ غزداری۔ سارونی۔ مِسکانی۔ گریشکانی۔ کو بطور حصہ دیا گیا۔ جنکے امیر اپنے علاقوں کے نائب امیر بھی تھے۔ اِن اُمراء کے نام اِس طرح ہیں۔

① امیر مِران غزداری ② امیر زاخو سارونی ③ امیر تسکان مسکانی
④ امیر لرزین گریشکانی۔

توران کا جنوبی حصہ جو سناریا سنا زبیل کہلاتا تھا۔ براخوئی کرد کے طائفہ اَرمیلی کے حصہ میں آیا۔ جسکا سربراہ امیر آرمیل تھا۔ طائفہ بولانی جو براخوئی اکراد کا آٹھواں طائفہ تھا۔ اُسے توران کا ایک بہت اہم خطہ حصہ میں دیا گیا۔ یہ خطہ اِس لحاظ سے بہت اہم تھا۔ کہ اِسمیں سے ایک درہ گزرتا ہے۔ جو اُس دور میں دَرَنگان کے نام سے موسوم تھا۔ ملک کی تقسیم اور اُسمیں اکراد براخوئی کے طائفوں کے سکونت پذیر

درہ بولان -

ہونے کے بعد۔ توران کے اکثر و بیشتر علاقے اپنے نئے مکینوں کے ناموں سے موسوم ہوئے۔

توران کا شمالی خطہ۔ بنجیران کا کوہستانی علاقہ۔ کیسانی طائفہ کی سکونت کی وجہ (کیسانان) اور اسکا صدر مقام۔ جو توران کا دارالخلافہ بھی تھا۔(کیکان) کہلانے لگا۔

توران کا وسطی کوہستانی علاقہ۔ جو (کویار) کے نام سے موسوم تھا براخوئی قبضہ کے بعد۔ چار حصوں میں منقسم ہوگیا۔ یہ علاقے اپنے نئے سکونت پذیر براخوئی طائفوں۔ غزداری۔ سارونی۔ مِشکانی۔ گریشکانی کی مناسبت سے۔ غزدار۔ سارون۔ مِشکان اور گریشکان کہلانے لگے۔ بعد کے ادوار میں۔ اِن علاقوں کے ناموں میں مزید تبدیلی آئی۔ اور یہ خضدار۔ سارونہ۔ مِشکئے۔ گریشہ کہلانے لگے۔ جو آج تک اِنہی ناموں سے موسوم ہیں۔

اِسطرح توران کا جنوبی خطہ جو سناد یا سنادبیل کہلاتا تھا۔ بوجہ رہائش۔ اَرمیلی طائفہ اکراد براخوئی۔ ارمابیل کے نام سے موسوم ہوا۔ درہ دَرَنگاں نے طائفہ بولانی کی سکونت کے وجہ سے۔ درہ بولان کا نام اِختیار کیا۔ موجودہ دور میں بھی۔ ماسوائے چند ایک مقامات کے۔ دیگر تمام مقامات اِنہی قدیم کردی ناموں سے موسوم چلے آرہے

ہیں۔ جنکا تذکرہ تفصیل سے باب ہفتم میں ہو چکا ہے۔

تشکیل دیوان بولک ملک کے انتظام حکومت کو باقاعدہ طور پر چلانے کیلئے اَمیر کیکان نے ایک اِنتظامیہ کونسل تشکیل دی۔ جسے دیوان بولک کہتے تھے۔ اکراد براخوئی کے تمام طائفوں کے اَمیر اِسکے ممبر تھے۔ اور اِس کے صدر یا سربراہ کو (میران) کہتے تھے۔ یہ ادارہ ملک کے نظام حکومت کو چلاتا تھا۔

فوجی کمک بادشاہ مادستان کو سلطنت مادستان کی مغربی سرحد۔ سلطنت آشور سے متصل تھی۔ مادستان کی اُبھرتی ہوئی طاقت سے آشور کا بادشاہ (سار۔ دانا۔ پال) بہت خائف تھا۔ چنانچہ اُس نے ۸۴۳ ق۔م میں۔ مادستان پر حملہ کیا۔ جب اَمیر کیکان اول۔ حکمران توران کو۔ اِس جنگ کی اِطلاع ملی۔ اُس نے کیکانی طائفہ براخوئی کا ایک لشکر۔ کیقباد بادشاہ ماد کی کمک کیلئے بھیجا۔ اِس دستہ نے لڑائی میں حصہ لیا۔ کیقباد نے آشور کے بادشاہ کو شکست دی۔ آشوریوں کی شکست کے بعد۔ کیکانی طائفہ کے اِن اَفراد نے توران مراجعت نہیں کی۔ بلکہ اپنے آبائی وطن کردستان میں دوبارہ آباد ہو گئے۔ تاریخ مردوخ میں۔ جہاں کرد قبائل کا ردیف وار ذکر ہوتا ہے۔ وہاں مصنف نے

اِس طائفہ کیکانی کا بھی تذکرہ کیا ہے ۔ (تاریخ مردوخ صفحہ ۱۰۸)

قلعہ کیکان و مُسّے تنک کی مرمت ۔ ۴۸۵ سال قبل از مسیح میں ۔ توران اور مادستان کی جنگ میں ۔ تورانی حکومت کی شکست کے بعد تورانیوں نے قلعہ کیکان اور مَسّے تنک ۔ کو اپنے دوران پسپائی ۔ اور فرار میں شدید نقصان پہنچایا ۔ تاکہ فاتح کرد ۔ انہیں بطور قلعہ اِستعمال نہ کرسکیں ۔ جب براخوئی کرد ۔ توران پر قابض ہوکر حکومت کا نظام سنبھالا ۔ تو یہ قلعے بالکل خستہ حالت میں تھے ۔ چنانچہ اَمیر کیکان نے ۔ اولین فرصت میں اِنکی درستی کراکر ۔ ان میں آزمودہ کار جنگی سپاہی بٹھا دیئے ۔

وفات امیر کیکان اول ۔ اِکاون سال کی حکمرانی کے بعد ۔ اَمیر کیکان فوت ہوا ۔ اُسکے بعد اسکا بڑا بیٹا اَمیر زوراک مسند توران پر جلوس آراء ہوا ۔

اَمیر کیکان کی سیرت ۔ اَمیر کیکان ۔ ایک آزمودہ کار فوجی جرنیل تھا ۔ توران کی فتح کے دوران میں ۔ اُس نے اپنے اِس وصف کا عملی ثبوت دیا ۔ نیز وہ ایک اچھا منتظم بھی تھا ۔ اُس نے اپنی نوزائیدہ حکومت کو ایسی مضبوط بنیادوں پر کھڑا کیا ۔ کہ اُسکے جانشینوں کو اپنے دور حکمرانی میں ۔ حکومتی کاروبار چلانے کیلئے کوئی دقت

اور مُشکل محسوس نہیں ہوئی ۔ اِن دو اوصاف کے علاوہ ۔ وہ ایک مدبر سیاستدان بھی تھا ۔ اُسکا اَندازہ اس اَمر سے ہوتا ہے ۔ کہ توران کے قبضہ کے بعد ۔ اُس نے توران کے علاقوں کو اکراد براخوئی کے آٹھ طائفوں میں ایسے منصفانہ طریقہ پر تقسیم کیا ۔ جس سے سب مطمئن ہو گئے ۔ اور اَمیر کیکان کے بعد ۔ اُس کے تمام خاندانی دورِ حکومت میں ۔ اس تقسیم پر اکراد براخوئی کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہوا ۔ اور اُنکا اِتحاد برقرار رہا ۔

اَمیر کیکان کے ہمعصر اُمرائے طائفہ براخوئی کرد ۔

۱ ۔ آمیر گوران طائفہ گورانی ۔
۲ ۔ آمیر زاخو طائفہ سارونی ۔
۳ ۔ آمیر مہران طائفہ غزداری ۔
۴ ۔ آمیر مشکان طائفہ مشکانی ۔
۵ ۔ آمیر آرمیل طائفہ آرمیلی ۔
۶ ۔ آمیر بولان طائفہ بولانی ۔
۷ ۔ آمیر لرزین طائفہ گرنیشکانی ۔

آمیر براخوئی کرد بلوچ (توران)

⑦ اَمیر زوراک میر میران (۸۰۳ ق.م تا ۷۵۰ ق.م)

جب زوراک ۸۰۳ ق.م میں اپنے باپ کا جانشین بنا۔ اُس نے اپنی حکومت کی اِستقامت اور لوگوں کی خوشحالی کی طرف خاص توجہ دی۔ جسے اُس کے والد نے تشکیل دیا تھا۔ وُہ اپنے باپ کی طرح محنت سے کام کرنے والا شخص تھا۔ اُس نے اُن تمام منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔ جو اُسکے باپ کی وفات کی وجہ سے نامکمل رہ گئے تھے۔

کیقباد پہلے بادشاہ ماد کا اِنتقال

زوراک کی حکمرانی کے دور میں۔ مادستان کی سلطنت کا پہلا بادشاہ کیقباد ۷۵۰ ق.م میں فوت ہوا۔ اُسکے پانچ بیٹے تھے۔ کیاؤس۔ کیاپو۔ کیارشر۔ کیارمین۔ کیابشین۔ کرد اُمراء و معتبرین نے۔ اُسکے بڑے بیٹے کیاؤس کو اُسکا جانشین منتخب کیا۔ وہ ۷۵۰ ق۔م میں تخت نشین ہوا۔ یہ خاندان ماد کا دوسرا بادشاہ تھا۔

رستم مجاہد زابلستان کا ذکر

تاریخ مردوخ۔ رستم اور اُسکے خاندان کے بارے میں یوں تذکرہ کرتا ہے۔ کہ

رستم کا دادا ۔ سام زابلستان کا موروثی امیر تھا ۔ وہ اور اُسکا بیٹا (زال) توران کے بادشاہ اَفراسیاب کے طرفدار تھے ۔ اور ہمیشہ حکومت مادستان کے خلاف ۔ توران کی طرف سے لڑتے رہتے تھے ۔ زال کو ماد سلطنت کے بادشاہ نے آخرکار شکست دی ۔ تو وہ توران کے بادشاہ کی پناہ میں چلاگیا ۔ کچھ مُدّت اَفراسیاب کے دَربار میں رہا ۔ بعد میں اُنکے درمیان ۔ جب ناچاکی پیدا ہوگئ ۔ تو اُس نے اَفراسیاب کے دربار کو چھوڑکر ۔ ماد بادشاہ کیقباد کی حمایت حاصل کی ۔ جَب اَفراسیاب حکومت مادستان پر حملہ کیا ۔ تو زال کا بیٹا ۔ رستم اور اُسکا نانا مہراب حاکم کابلستان ۔ مادستان کی طرفداری میں ۔ تورانیوں سے لڑے ۔ اور اُنکو شکست دی ۔ اِس فتح کے بعد ۔ ماد بادشاہ نے زابلستان کی موروثی حکمرانی دوبارہ رستم کو عطا کردی ۔

کوردگال نامہ ۔ اِتنی تفصیلات کے ساتھ ۔ رستم اور اُسکے والد زال کے بارے میں تذکرہ نہیں کرتا ۔ صرف اِتنا کہتا ہے ۔ کہ رستم ۔ امیر کیان اور اُسکے بیٹے آمیر زوراک کا ہمعصر تھا ۔

سندھ کے حکمران کی طرف سے پہلا حملہ

توران ۔ اپنی قدرتی جغرافیائی ساخت اور مخصوص محل وقوع کیوجہ سے زمانہ قدیم سے سلطنتوں اور مقامی حکمرانوں

کے درمیان متنازعہ فیہ علاقہ رہا ہے ۔ اُسکی جغرافیائی حیثیت نے اُسے ایک ناقابل تسخیر قلعہ کی حیثیت دی ہے ۔ اِسی لئے پُرانے زمانوں میں ۔ اس پر تسلط کو ۔ ہر طاقت اپنے لئے ایک فوجی اور سیاسی قوت کا سرچشمہ تصور کرتی تھی ۔ چنانچہ اِسی نقطہ نگاہ سے سنگار ہوید حکمران سندھ نے ۷۲۵ ق۔م میں : اِس خطہ کو حاصل کرنے کیلئے قسمت آزمائی کی ۔ اُس نے ایک جرار لشکر کے ساتھ ۔ توراں پر حملہ کیا۔ (جالیں) کے قصبہ پر ۔ جو وسطی توران میں ۔ سندھ کی سرحد پر واقع تھا۔ قبضہ کر کے ۔ اُسکے مضافاتی علاقوں کو تاراج کیا۔ اِس کامیابی سے اُسکے حوصلے بلند ہوئے ۔ اُس نے پیشقدمی کر کے ۔ وسطی توران کے صدر مقام غزدار کو فتح کرنے کی ٹھانی ۔ جب وہ زیدک گاؤں کے قریب پہنچا ۔ جو غزدار کے جنوب میں ۔ بیس فرسخ کے فاصلے پر واقع ہے ۔ اُس نے اپنے آپکو چاروں طرف سے براخوئی لشکر کے درمیان میں گھرا ہوا پایا ۔ راہ فرار مفقود پاکر ۔ سنگار اور اُسکی افواج نے ڈٹ کر مقابلہ کیا ۔ وہ خود لڑائی میں مارا گیا ۔ اور اُسکے لشکر کا بیشتر حصہ نیست و نابود ہوگیا ۔ صرف چند خوش قسمت لوگ اس قتل عام سے بچ نکلے ۔ بہ حوالہ کردگال نامہ ۔ اِس لڑائی میں براخوئی کمردوں

کو کافی مال غنیمت ہاتھ آیا۔

وفات امیر زوراک۔ امیر زوراک ۷۵۹ ق.م میں فوت ہوا۔ اسکی جگہ پر اسکے بیٹے امیر وشتاب کو دیوان بولک کے فیصلے کے مطابق۔ مسندِ حکمرانی پر بٹھایا گیا۔ اکلاد براخوئی کے دیگر سات طائفوں کے یہ امراء اسکے ہمعصر تھے۔

۱۔ امیر کرہ جک گورانی ۲۔ امیر سلدوز سارونی ۳۔ امیر کپتون غزداری ۴۔ امیر مرداس مشکانی ۵۔ امیر شکان ارمیلی۔ ۶۔ امیر باجل بولانی۔ ۷۔ امیر تادی گریشکانی۔

۳ ۔ آمیر وشتاب میر میران
۷۵۹ ق ۔م سے ۷۱۴ ق ۔ م

آمیر زوراک کی وفات کے بعد ۔ اُسکے فرزند اکبر ۔ وشتاب کو میران دیوان بولک کے فیصلہ کے مطابق ۔ توران کی گدی پر بٹھایا گیا ۔ وشتاب کی مسند نشینی کے چند ماہ بعد ۔ سلطنت مادستان کا بادشاہ کیکاؤس لاولد فوت ہوا ۔ اُسکے انتقال کے بعد ۔ اُسکی جانشینی پر اُسکے خاندان میں ایک طویل جھگڑا رونما ہوا ۔

تخت مادستان کی جانشینی کا جھگڑا

لہراسپ اور توس ۔ تخت مادستان کے دو دعویدار تھے ۔ لہراسپ ایک اوباش اور عیاش شخص تھا جسکی وجہ سے عوام میں ہر دلعزیز نہ تھا ۔ اسکے برعکس ۔ توس ایک نیک سیرت صالح اور مدبر آدمی تھا ۔ اور لوگ بھی اُسے بہت چاہتے تھے ۔ چنانچہ کرد زعماء نے اُسے اتفاق رائے سے ۔ وارث تخت مادستان قرار دیا ۔ اُمراء کے اِس فیصلہ کو ۔ لہراسپ نے اِن وجوہات کے بنا پر قبول نہیں کیا ۔ کہ وہ کیقباد کا پوتا ۔ اور کیکاؤس کا داماد

تھا۔ اِن رشتوں کی وجہ سے وہ اپنے آپکو جائز وارث تصور کرتا تھا لہذا کرد اُمراء نے اِس نزاعی مسئلہ کو نہایت مدبرانہ حکمت عملی سے حل کرکے۔ لہراسپ کو یوں مطمئن کردیا۔ کہ اُسے صوبہ باختر اور زابلستان کی حکمرانی دیدی۔ اس شرط پر کہ وہ بہ وقت ضرورت توس کے ساتھ معاونت کریگا۔ مگر لہراسپ اپنی مختصر سی مملکت کی فرمانروائی سے زیادہ دیر تک لطف اندوز نہ ہوسکا۔ وہ ۷۰۸ ق۔م میں انتقال کر گیا۔ اور اُسکے صوبے دوبارہ سلطنت مادستان میں شامل کر دیئے گئے۔ کوردگال نامہ کے حوالہ سے اکراد براخوئی نے دیگر کرد زعماء کی اکثریت کے ساتھ اتفاق رائے کرتے ہوئے۔ توس کے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ اُمیر دشتاب کے دور حکمرانی میں صرف یہی ایک اہم واقعہ وقوع پذیر ہوا۔ اور وہ (۷۰۱) ق۔م میں رحلت کر گیا۔ اُسکے دور کے دیگر سات براخوئی اکراد کے طائفوں کے اُمراء کے نام یہ ہیں۔ جو اُنکے ہمعصر تھے۔

۱۔ اَمیر شادین گورانی۔ ۲۔ اَمیر شاگین سارونی۔ ۳۔ اَمیر کاشک غزداری۔ ۴۔ اَمیر کرہ جل مشکانی۔ ۵۔ اَمیر پُوران بولانی۔ ۶۔ اَمیر خمان آرمیلی۔ ۷۔ اَمیر زیدان گرشکانی۔

۴۔ آمیر ذگریں میر میران

(۷۱۰ ق.م تا ۶۷۵ ق۔م)

آمیر ذگریں اپنے والد کی وفات پر توران کی حکومت کا میر میران منتخب ہوا۔ اسکے دور حکمرانی میں۔ لہراسپ ۷۰۸ ق.م میں فوت ہوا۔ اُسکی موت کے ساتھ۔ تخت مادستان کی وراثت کا جھگڑا ہمیشہ کیلئے ختم ہوگیا۔ اور اُسکے مقبوضہ علاقے دوبارہ توس کی سلطنت میں شامل کر دیئے گئے۔ جس نے سلطنت مادستان پر بلاشرکت غیرے۔ اپنے موت تک حکومت کی۔

سندھ کے حکمران کا توران پر دوسرا حملہ

۷۵۲ ق.م میں آمیر زوراک کے ہاتھوں سندھ کے حکمران سَنگار مومید کی شکست فاش نے۔ اُس کے جانشینوں کو ایسا سبق دیا۔ کہ کوئی نصف صدی تک۔ آنکو توران پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی لیکن ۷۰۰ ق۔ میں۔ آمیر ذگریں کو اطلاعات ملتی رہیں۔ کہ (ماتان) حکمران سندھ خفیہ طور پر۔ توران پر ایک بڑا حملہ کی تیاری کر رہا ہے۔ تاکہ اپنے دادا۔ سَنگار مومید کی خفت آمیز شکست کا بدلہ لے۔

اِن اِطلاعات کی تصدیق کے بعد اَمیر ذگرین نے دیوان بولک کی مجلس طلب کی۔ تاکہ توران کے دفاع کا پروگرام مرتب کیا جائے۔ دیوان بولک نے فیصلہ کیا۔ کہ براخوئی لشکر کے کچھ دستوں کو سندھ سے متصل سرحدوں پر پھیلا دیا جائے۔ تاکہ وہ تمام سرحدی علاقہ میں گشت کریں۔ چوکیوں میں ماہر تیر اَندازوں کے دستے متعین کئے جائیں۔ اور اُن تمام دروں میں۔ جو سندھ سے توران کے علاقے میں داخل ہوتے ہیں۔ رسالہ کے دستے تعنیات کئے جائیں۔ اکراد براخوئی کی بقایا فوج کو تین ڈویژنوں میں تقسیم کرکے۔ اَمیر ذگرین کیکانی۔ اَمیر کلہ جک اَزیلی اور اَمیر گلباگ مستانی کے کمان کے تحت۔ دفاع کی دوسری لائین پر متعین کیا جائے۔

ذگرین کی فوجی چالیں

اَمیر ذگرین نے جنگی چال کی یہ تجویز پیش کی۔ کہ جب لڑائی شروع ہوجائے۔ تو دوران جنگ میں تمام محاذوں پر کردی لشکر۔ پسپائی کا مصنوعی مظاہرہ کرکے پیچھے ہٹیں۔ تاکہ دشمن حوصلہ پاکر۔ ملک کے اندرون میں کافی دور تک پیشقدمی کرکے داخل ہوجائے۔ اس طرح اُنکے فرار کے راستے بہ آسانی کاٹے جاسکیں گے۔ اور وہ ہر محاذ پر یوں محاصرے میں آجائیں گے کہ اُنکی بسلامت واپسی ناممکن ہوجائیگی۔

چنانچہ جب سندھ کا حکمران ۷۰۰ ق م کے موسم سرما میں توران پر حملہ آور ہوا۔ تو منصوبہ کے مطابق براہوئی لشکر ہر محاذ سے پسپا ہونے لگی۔ دشمن کی ہمت بڑھ گئی۔ ان کی سپاہ ہر محاذ پر پیش قدمی کر کے۔ ملک کے اندرونی حصہ میں کافی دور تک داخل ہو گئی۔ دریں اثناء منصوبہ کے مطابق۔ براہوئی لشکر نے ہر محاذ پر ان کا گھیراؤ مکمل کر لیا۔ پلٹ کر ایسا پرزور حملہ کیا۔ کہ سندھ کے افواج زیادہ دیر تک جم کر نہ لڑ سکے اور ہر محاذ پر اُنکے پاؤں اُکھڑنے لگے۔ اس سراسیمگی کے عالم میں۔ بعض محاذوں پر سندھی لشکر کے دستوں کے دستے نابود ہو گئے۔ ماتان حکمران سندھ خود مارا گیا۔ جب سندھ کے لشکر کی اس تباہ کن شکست کی اطلاع ماتان کے بیٹے (بنگان) کو ملی۔ جو ارمابیل کے محاذ پر لڑ رہا تھا۔ تو وہ میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ کھڑا ہوا۔ اگرچہ امیر کلہ جک آرمیلی۔ امیر سابول سارونی۔ امیر کیچان غزداری نے اُسکے فرار کے راستے ہر طرف سے بند کر رکھے تھے۔ مگر باوجود سخت مزاحمت کے وہ بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوا۔ اور زخمی حالت میں اپنے ملک سندھ جا پہنچا۔

اس فتح کے نتائج

اس شاندار فتح کے بعد۔ براہوئی اکراد کی طاقت کا سکہ بحیثیت ناقابل تسخیر جنگجو قوم کے تمام اطراف

واکناف کے ممالک پر بیٹھ گیا۔ سندھ کے حکمرانوں نے اپنا مخالفانہ رویہ ترک کر کے توران کے حکمرانوں اور کردوں کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ اِس شکست کے بعد براخوئی کردوں اور سندھی حکمرانوں کے درمیان دوستانہ تعلقات پیدا ہوئے۔ بعد کے ادوار میں۔ یہی خوشگوار تعلقات انکی دوستی کے بندھن ثابت ہوئے۔

آمیر ذگرین کی وفات۔

پینتس سال کے حکمرانی کے بعد ۶۷۵ ق۔م میں آمیر ذگرین فوت ہوا۔ وہ توس بادشاہ مادستان کا ہمعصر تھا۔ اور یہ اکراد براخوئی کے طائفوں کے آمیر اُسکے ہمعصر تھے۔ ۱۔ آمیر کاشں گورانی۔ ۲۔ آمیر سابول سارونی ۳۔ آمیر کیچان غزداری۔ ۴۔ آمیر گلباگ مشکانی۔ ۵۔ آمیر کلہ جک ارمیلی۔ ۶۔ آمیر خُمان بولانی۔ ۷۔ آمیر بروش گریشانی۔

۵ ۔ آمیر زیبار میرمیران

۶۷۵ ق۔م تا ۶۳۸ ق۔م

جب آمیر زیبار ۶۷۵ ق۔م میں اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا۔ تو سب سے پہلے اُس نے سرحدی مسئلہ کو اولیت دے کر۔ اُسکی طرف توجہ مبذول کی۔ مسئلہ سندھ اور بلوچستان کی متصل سرحد پر۔ فوجی چوکیوں کا قیام تھا۔ کیونکہ سندھی حکمرانوں نے دو گزشتہ حملے۔ آمیر زوراک اور آمیر ذگرین کے دور میں۔ توران پر اسقدر اَچانک اور ناگہاں تے کر براخوئی اکراد کو دفاع کی تیاری کے لئے کم موقع ملا۔ اگرچہ اکلاد براخوئی نے اِمتیاز کے ساتھ دونوں جنگیں جیت کر۔ دشمن کو دندان شکن شکست دی۔ تاہم یہ ضروری اَمر تھا۔ کہ آئندہ ملک کے دفاع کیلئے۔ سرحدات پر دشمن کو روکنے اور اُسکی آمد کی اِطلاع پانے کیلئے۔ مؤثر دفاعی اِنتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ دشمن کے اَچانک حملہ کی صورت میں۔ فوری اور مناسب تیاری کے ساتھ اُسکا مقابلہ کیا جائے۔

بادشاہ مادستان کی دفات۔	آمیر زیبار کے دورِ حکومت میں توس چہارم بادشاہ خاندان ماد۔ ۶۵۵ ق۔م میں

فوت ہوا۔ کرد اُمراء وزعماء نے اُسکے بڑے بیٹے فریبرز کو تخت پر بٹھایا۔

معبد زوراک کی تعمیر

فریبرز نے تخت نشینی کے بعد۔ بلخ کے مقدس ترین آتشکدہ کو مادستان کے دارالخلافہ (اگباتان) ہمدان منتقل کردیا۔ اِس مبارک واقعہ کی یاد میں۔ اکراد براخوئی نے توران کے دارالخلافہ کیکان (قلات) میں کوہ زاوک کی چوٹی پر۔ پہلے معبد کی بنیاد رکھی۔ یہ پہاڑی سلسلہ اور اسکی چوٹی۔ آج بھی اسی نام سے قدرے لفظی تغیر کے ساتھ موسوم ہے۔ جسے زاوک کے بجائے زادہ کہتے ہیں۔ جو موجودہ شہر قلات کے جنوب کی جانب نو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اِس معبد کا نام (زوراک) رکھا گیا۔ جو کردی زبان میں (طاقتور) کے معنوں میں مستعمل ہے۔ بلوچی زبان اور براہوئی زبان میں بھی یہ لفظ اِن ہی معنی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

اَمیر زیبار کی وفات۔

اَمیر زیبار۔ صدر مقام غزدار میں۔ دیوان بولک کے اجلاس طلب کیا کرتا تھا۔ دیوان کی نشستوں کے بعد۔ فرصت کے اوقات میں میلے منعقد کئے جاتے۔ جن میں فوجی کھیلوں۔ تیر اندازی۔ نیزہ بازی

شمشیر زنی کے مقابلے ہوتے ۔ ۶۳۸ ق ۔م میں ۔ ایک ایسے ہی میلے میں۔ ایک دن نیزہ بازی کے دوران میں آمیر زیبار گھوڑے سے گر کر موقع پر ہی فوت ہو گیا ۔ اُنکی اس اتفاقی موت کے موقع پر ۔ چونکہ دیوان بولک کے تمام ممبر غزدار میں موجود تھے ۔ اسلیئے انہوں نے اسی وقت ۔ اُنکے بڑے بیٹے آمیر براخم کو اُنکا جانشین مقرر کر دیا ۔

آمیر زیبار کے دور حکمرانی کے دیگر سات طائفہ اکراد براخوئی کے مععمر اُمراء کے نام اسطرح ہیں ۔

۱ ۔ آمیر راین گورانی ۔ ۲ ۔ آمیر سورچن سارونی ۔ ۳ ۔ آمیر مانور غزداری ۔ ۴ ۔ آمیر توراب مشکانی ۵ ۔ آمیر کرماج آرمیلی ۶ ۔ آمیر کیتون بولانی ۔ ۷ ۔ آمیر پازدگر شیکانی ۔

---

۶ ۔ آمیر براخم میرمیران

۶۳۸ ق ۔ م تا ۵۹۴ ق ۔ م

جب آمیر براخم نے مسند توران پر ۶۳۸ ق ۔ م میں جلوس کیا ۔ تو اُس نے سب سے پہلے تمام توران کا دورہ کیا ۔ ذاتی طور پر

ملک کے ہر گوشہ اور کونے کا سفر کرکے۔ لوگوں سے ملا۔ اُنکے حالات دریافت کئے۔ اُنکی شکایات کا موقعہ پر ہی ازالہ کرتا گیا۔ براخم بہت مذہبی آدمی تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ لوگ انہماک اور اخلاص سے مذہبی قوانین کی پابندی کریں۔

تعمیر معبد دوئم

اپنے مذہبی جذبات کو تسکین بہم پہنچانے کی خاطر آمیر براخم نے دوسرا معبد غزدار میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر کرکے اُسکا نام حلوان رکھا۔ کردی زبان میں لفظ حلوان کے معنی ہیں۔ (روشن یا درخشندہ) اس نام کے مناسبت سے یہ سلسلہ کوہ۔ حلوان کے نام سے موسوم ہوا۔ موجودہ وقت میں اس سلسلہ کوہ کو حلوائی کہتے ہیں۔ جو حلوان کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔ معبد کے کھنڈرات اس وقت بھی حلوائی پہاڑ کی چوٹی پر دیکھے جا سکتے ہیں۔ جو سطح سمندر سے ۷۰۸۶ فٹ بلند ہے۔ موجودہ اکراد براخوئی بوجہ لاعلمی کے۔ لفظ حلوان کو۔ حلوہ کے ساتھ وابستہ کرتے ہیں۔ اور یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ تیمور کے دور میں خضدار کے ایک منگول حاکم کا نام ملک چاپ یا چپ تھا۔ پہاڑ کی یہ چوٹی۔ اُسکی موسم گرما کی رہائش گاہ تھی۔ حاکم حلوے کا بہت شوقین تھا۔ اُسکے ملازم بھی کافی تھے۔ چنانچہ جب اُسے حلوے

کھانے کی خواہش ہوتی تھی۔ تو اُسکے ملازم دامن پہاڑ میں حلوہ پکا کر ملازموں کو نیچے سے چوٹی تک ایک صف میں کھڑا کرکے۔ انہی کے ذریعے حلوے کو گرم حالت میں۔ حاکم کے دسترخوان تک پہنچاتے تھے۔ اِس وجہ سے پہاڑ کا نام حلوائی مشہور ہوا۔ حالانکہ اِس روایت کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

سلطنت آشور پر سلطنت مادستان کا حملہ۔

سلطنت آشور کی۔ سلطنت مادستان کے ساتھ رقابت چلتی تھی۔ وہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی ہر وقت کوشش کیا کرتے تھے۔ بادشاہ مادستان فریبرزا اپنی طاقت کو آزمانا چاہتا تھا۔ کیونکہ جہاں کہیں بھی وہ کسی مہم کی راہنمائی کرتا تھا۔ قسمت اُسکے ساتھ دے کر۔ اُسے فتح وکامرانی کے ساتھ ہمکنار کردیتی تھی۔ چنانچہ ان ہی خوش فہمیوں کے ساتھ اُس نے ۶۲۵ ق.م میں سلطنت آشور پر چڑھائی کردی۔ لیکن اُسکو سلطنت آشور کی افواج کی صحیح طاقت کا اندازہ نہیں تھا۔ اِس جنگ میں اُسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اُسکے ساتھ ہی اُسکے فوج کا بیشتر حصہ بھی تباہ ہوگیا۔

قومی جنگوں سے اکراد براخوئی کا بری الذمگی

۷۰۸ ق.م میں۔ توس بادشاہ مادستان نے اکراد براخوئی کو قومی جنگوں میں حصہ لینے سے ان وجوہ کی بناپر بری الذمہ قرار دیا تھا۔ کہ

چونکہ براخوئی کرد۔ سلطنت مادستان کے دور ترین مشرقی سرحدی خطہ میں رہتے تھے۔ انہیں مادستان کے دارالخلافہ اکباتان تک پہنچنے میں کافی وقت صرف ہوتا تھا۔ جو ملک توران سے کافی دور تھا۔ دوئم کہ سندھ کے حکمرانوں کی طرف سے توران پر دو دفعہ اچانک حملہ۔ اس امر کا بیّن ثبوت تھا۔ کہ اکراد براخوئی کی اپنے علاقے میں موجودگی از بس ضروری تھا۔ تاکہ وہ سندھ اور توران کی متصل سرحد پر مسلسل نگاہ رکھیں۔ ناگہانی ضرورت کے پیش آنے پر حملہ آور کا بھرپور مقابلہ کرسکیں۔ چنانچہ یہی وہ وجوہ تھیں۔ جنکے بنا پر توس بادشاہ مادستان نے اکراد براخوئی کو گروہی حیثیت سے قومی جنگوں میں شرکت کرنے سے بری الذمہ قرار دیدیا تھا۔ جو پہلے ہی سے۔ سلطنت کے دور ترین مشرقی سرحدی خطہ کی متواتر نگاہبانی کر کے۔ ایک اہم قومی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

تخت مادستان پر کواکسار کا جلوس

فریبرز کے آشوری جنگ میں کام آنے کے بعد اُسکا بیٹا۔ کواکسار تخت نشین ہوا۔ اُسے اپنے والد کی شکست کے تلخ تجربہ کے بعد یقین ہوگیا۔ کہ جب تک مادستان کی افواج کو۔ آشوری افواج کی طرز پر نہیں ڈھالا جاتا۔ اُسوقت تک کامیابی کی اُمید رکھنا حماقت ہوگی۔

اُس نے اپنے والد کے قتل کا بدلہ لینے سے پیش تر۔ اپنی افواج کا ڈھانچہ یکسر بدل ڈالا۔ جاگیرانہ طرز کے فوجی دستوں کو توڑ کر اُنکی جگہ براہِ راست فوج بھرتی کی۔ اُسے اعلیٰ تربیت دی۔ جب اُسے پورا یقین ہوگیا۔ کہ اُسکی فوج پوری جنگی مہارت اور پامردی کے ساتھ۔ آشوری فوج کا مقابلہ کرسکیگی۔ تب اُس نے دوسری بار سلطنت آشور پر حملہ کیا۔

آشور کے دارالخلافہ نینوا کا پہلا محاصرہ

کواکسار نے ۶۲۰ ق۔م میں سلطنت آشور پر چڑھائی کی۔ آشور کے دارالخلافہ نینوا کا محاصرہ کیا۔ اُسکے افواج نے گرد و نواح کے شاداب اور سرسبز وادیوں کو تاراج کر ڈالا۔ اسی اثنا میں کواکسار کو اطلاع ملی۔ کہ سیتھیوں کے قبائلی غول۔ مادستان کی سرحد پر حملہ کی نیت سے جمع ہوگئے ہیں۔ اِس پریشان کن اطلاع نے کواکسار کو مجبور کردیا کہ وہ نینوا کا محاصرہ اُٹھا کر۔ سیتھین کے حملوں اور غارت گری سے اپنی سلطنت کو بچائے۔

سیتھین کی بیخ کنی

چنانچہ کواکسار نینوا کا محاصرہ اُٹھا کر سیدھا مادستان پہنچا۔ اُسے اطلاع دی گئی۔ کہ سیتھین جھیل اُرومیا کے شمالی جانب خیمہ زن ہیں۔ وقت ضائع کئے بغیر کواکسار نے اُن پر حملہ کیا۔ مگر سیتھین قبائل اسقدر طاقتور تھے کہ

اُنہوں نے مادستان کے افواج کو شکست دے دی۔ اور کواکسار کو مجبور کر دیا۔ کہ اُنکی من مانی شرائط پر اُن سے صلح کرے۔

سیتھین نے اس کامرانی کے نشے میں تمام سلطنت کو تاراج کر دیا۔ کواکسار نے آخر کار حیلہ گری سے سیتھین حملہ آوروں کو مغلوب کیا۔ اور وہ یوں کہ۔ اُس نے اُنکے بادشاہ (مدیاس) کو اُسکے اُمراء سمیت۔ ایک شاہی ضیافت پر بلایا۔ جہاں اُنہیں اِسقدر شراب پلائی گئی کہ وہ سب مدہوش ہو گئے۔ پھر اُنکے زعما کو چُن چُن کر قتل کر دیا گیا۔ اور دوسرے دِن اُنکے کیمپوں پر حملہ کر کے۔ سخت محاربوں کے بعد۔ اُنہیں مادستان کی حدود سے نکال باہر کیا گیا۔ اِسی اثناء میں آشور کا بادشاہ (آشور بنی پال) ۶۲۶ ق۔م میں فوت ہو گیا۔ اُسکا جانشین اِتنا قابل اور طاقتور نہ تھا۔ کہ جنگوں سے نڈھال اپنے ملک کی شان و شوکت کو دوبارہ بحال کر سکتا۔ ایسی حالت میں کواکسار کے لئے دوسرے حملہ کے مواقع سازگار تھے۔

مادستان کے دوسرے حملہ کے بعد سلطنت آشور کا زوال۔

۶۰۶ ق۔م میں بابل کا آشوری گورنر (بنو۔پولا۔سر۔) اپنی سلطنت کی خلاف بغاوت کر کے۔ سلطنت مادستان کے بادشاہ سے جا ملا۔ اور اُسے درخواست کی۔ کہ وہ

مشترکہ افواج کی راہنمائی کر کے آشور پر حملہ کرے۔ کواکسار نے فوری طور پر اس درخواست پر عمل کر کے آشور پر حملہ کیا۔ اور دارالخلافہ نینوا کو باردوئم محاصرہ میں لے لیا۔ سلطنت آشور کے آخری بادشاہ (شا۔ را۔ کو) کو اُسکے معاون حکمران چھوڑ چکے تھے۔ وہ یکہ و تنہا دشمن کا مقابلہ میدان جنگ میں نہیں کرسکتا تھا۔ لہٰذا وہ (نینوا) کے قلعہ میں قلعہ بند ہو گیا۔ اُس نے اپنے دارالخلافہ کا اُس وقت تک دفاع کیا۔ جب تک ممکن ہوسکتا تھا۔ جب اُس نے دیکھا۔ کہ اب دفاع کی مزید اُمید باقی نہیں رہی ہے۔ تو اُس نے ایک چتا درست کروائی۔ اور دشمن کے ہاتھوں اَسیر ہونے کی بجائے۔ وہ خود اور اُسکا تمام خاندان چتا کی آگ میں جل کر راکھ ہوگئے۔

وفات امیر براخم۔

سلطنت آشور کے زوال کے بعد۔ آمیر براخم قلیل عرصہ بیمار رہنے کے بعد۔ ۵۹۴ ق.م میں فوت ہوگیا۔ اُس کا بیٹا۔ آمیر گوران اُسکا جانشین بنا۔ یہ اکراد براخوئی کے طائفوں کے اُمراء اُسکے ہمعصر تھے۔

۱۔ اَمیر بُوغاز گورانی ۲۔ اَمیر مانی سارونی۔ ۳۔ اَمیر گادر غزداری
۴۔ اَمیر مانور مشکانی۔ ۵۔ اَمیر گوُدن اَرمیلی ۶۔ اَمیر ترمان بولانی
۷۔ اَمیر تاپیں گریشکانی۔

۷ آمیر گوران میر میران

۵۹۴ ق.م تا ۵۵۰ ق.م

جب آمیر گوران اپنے والد آمیر براخم کا جانشین بنا۔ تو توران کے ملک میں ہر طرف اور ہر گوشے میں آمن و آمان تھا۔ لہذا گوران کو اپنی حکومت کا کاروبار چلانے میں کسی قسم کی دشواری پیش نہیں آئی۔

مادستان کے عظیم بادشاہ کواکسار کی وفات۔

۵۸۴ ق.م میں مادستان کے بادشاہ کواکسار نے اِنتقال کیا۔ جسکی غیر معمولی ذہانت نے مادستان کو دنیا کی ایک عظیم طاقتور سلطنت کے زمرے میں لاکر کھڑا کیا تھا۔ اس قسم کے ایک عظیم سرپرست کا سر سے اُٹھ جانا۔ آمیر گوران کیلئے بڑا المیہ تھا۔

آزدیاک کی تخت نشینی۔

کواکسار کی وفات کے بعد۔ آزدیاک مادستان کے اِس عالیشان تخت پر بیٹھا۔ جسکی تابانی ہر

طرف پھیل رہی تھی ۔ لیکن اُس نے اپنے آپکو اس عظیم عہدے کا اہل ثابت نہیں کیا۔ وہ عیش و طرب کی زندگی گزارنے اور حکمرانی کے فرائض سے پہلوتہی کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کی زیادتیوں کا مرتکب ہوا. یہ صورت حال ۔کرد اُمراء و زعماء کیلئے باعث پریشانی و تشویش ثابت ہوئی۔ وہ اِس سے بچنے کیلئے کوشش کرنے لگے.

کرد اُمراء کا اجتماع

آزدیاک کی زیادتیوں کی روک وتھام اور اُسے راہِ راست پر لانے کیلئے کرد قوم کے اُمراء وزعما اور بزرگوں کا اجتماع ہوا . تاکہ سلطنت ماد ستان کو کسی نہ کسی طرح تباہی سے بچایا جا سکے ۔ مگر آزدیاک کو راہ راست پر لانے کیلئے جب اُنکی تمام کوششیں ۔ ناکام ہوگیئں ۔ تو اُنہوں نے اُسے اِس قابل احترام عہدے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ چونکہ وہ لاولد تھا۔ اسلیئے سوال پیدا ہوا ۔ کہ اُسکی جگہ مسند پر کسے بٹھایا جائے ۔ بہت غور وخوض کے بعد اُمراء و زعماء اِس نتیجے پر پہنچے .کہ اُسکے نواسے (کورش) کو اُسکا جانشین بنایا جائے ۔

کورش ہخامنشی کو تخت نشینی کا دعوت نامہ

کرد زعماء کے اِس فیصلہ کے بعد ۔ کہ آزدیاک کے جگہ کورش کو سلطنت کی بھاگ ڈور ملے ۔ اُمراء نے کورش کو اِس فیصلہ کی

اِطلاع دی۔ جو فارس کا حکمران تھا۔ جب آزدیاک کو اِس فیصلہ کا علم ہوا تو وہ غضبناک ہو کر۔ فارس پر چڑھ دوڑا۔ راستے میں اُسکا کورش سے آمنا سامنا ہوا۔ لڑائی ہوئی۔ جسمیں آزدیاک کو شکست ہوئی۔ اُسے گرفتار کر کے مادستان کے دارالخلافہ (اکباتان) لاکر نظربند کر دیا گیا۔ کردملت کے اُمراء نے کورش کی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ اسطرح مادستان کی سلطنت کا درخشندہ دور اِختتام کو پہنچا۔ اور حکومت فارس کے قبیلہ ہخامنشی خاندان کے قبضہ میں چلی گئی۔ اسطرح ہخامنشی خاندان کے مشہور دور حکمرانی کی ابتدا ہوئی۔ اس سے پیشتر کہ ہخامنشی دور کی تاریخ بیان کی جائے۔ بہتر ہوگا کہ ہخامنشی خاندان کی تاریخ مختصر طور پر بیان کی جائے۔ کہ وہ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے۔ جنکو ماد خاندان کی قائم مقامی حاصل ہوئی۔

ہخامنشی خاندان کا بانی

ہیروڈوٹس یونانی مورخ کے قول کے مطابق ایران کے یہ تین اہم قبائل تھے۔ پارساگرد۔ مارافی۔ ماپسی۔ ان قبائل کا ممتاز ترین قبیلہ۔ پارساگرد۔ تصور کیا جاتا تھا۔ پارساگرد کے ایک طائفہ کو ہخامنشی کہتے تھے۔ جو قبیلہ کے سردار ہخامنش کے نام کی مناسبت سے ہخامنشی مشہور ہوا۔ برسرِاقتدار آنے سے پیشتر پارساگرد کے قبیلہ کا سردار ہخامنش۔ ایرانی قبائل کو متحد

کرے ۔ فارسی قوم کو وجود میں لایا ۔ پارساگرد میں اپنی ریاست قائم کی ۔ جو بعد میں فارس کہلانے لگی ۔ اُسکے مرنے کے بعد اُسکا بیٹا ۔ چشپیش گدی پر بیٹھا ۔ اسی دوران میں آشوری سلطنت کے بادشاہ (آشور بنی پال) کے حملوں کی وجہ سے مملکت ایلم ۔ کمزور ہو چکی تھی ۔ اسکی کمزوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے چشپش نے اُسکے صوبہ انشان پر قبضہ کرلیا ۔ اور بادشاہ اَنشان کا لقب اختیار کر کے ۔ فارس اور اَنشان پر حکمرانی کرنے لگا ۔ اُسکے فوت ہونے کے بعد ۔ اُسکا ایک بیٹا آنشان کا اور دوسرا فارس کا حکمران بنا ۔

یونانی مؤرخ ہیرو ڈوٹس ۔ بادشاہ مادستان ۔ آزدیاک کی بیٹی کے فارس کے شہزادہ کمبوجی کے ساتھ ازدواجی رشتے کا ایک عجیب وغریب اور دلچسپ قصہ یوں بیان کرتا ہے ۔ کہ جب آزدیاک تخت سلطنت پر بیٹھا ۔ تو ایک رات اُس نے خواب میں دیکھا ۔ کہ اُسکی بیٹی (ماندان) کے بدن سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا ہے ۔ اِس چشمہ کے پانی نے مادستان کے دارالخلافہ (اکباتان) کو زیر آب کرنے کے علاوہ ۔ تمام ایشیا کو زیر آب کردیا ۔ اپنے اِس خواب سے آزدیاک بہت خوفزدہ ہوا ۔ اور فیصلہ کیا کہ اپنی بیٹی کی شادی کسی ماد کرد شہزادے کے ساتھ قطعاً نہیں کریگا ۔ کہیں ایسا نہ ہو ۔

کہ خواب کی تعبیر درست ثابت ہو جائے۔ لہذا اُسکے بجائے اُسے کسی معزز فارسی گھرانے کے فرد سے بیاہنا چاہیئے۔ چنانچہ معزز گھرانے کا وہ فرد کمبوجی تھا۔ جسکو آزدیاک نے اپنی بیٹی دی۔ اِس رشتہ کے بعد کمبوجی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جسکا نام کورش رکھا گیا۔ آخرکار۔ آزدیاک ماد خاندان کے آخری بادشاہ کے خواب کی تعبیر علأیوں درست ثابت ہوئی۔ کہ کرد اُمراء نے اُسے معزول کرکے۔ اُسکے نواسے کورش ہخامنشی کو اُسکی جگہ بادشاہ منتخب کیا۔

کورش بحیثیت شہنشاہ مادستان و فارس۔

جب ۵۵۰ سال قبل از مسیح کورش سلطنت مادستان کے تخت پر بیٹھا۔ تو اُسکا سلوک ماد۔ شاہی خاندان کے ساتھ بہت مشفقانہ اور دوستانہ تھا۔ کیونکہ ماں کی طرف سے کورش کرد نسل سے تعلق رکھتا تھا۔ اسلیئے مادری خاندان کیلئے اُسکے دِل میں احترام اور محبت کا جذبہ ہمیشہ موجزن رہتا تھا۔ بعد میں اُس نے ماد خاندان کی ایک خاتون (سینوی) سے شادی بھی کی۔ اور اپنی فوج اور شہری انتظامیہ میں ماد شاہی خاندان کے مرد افراد کو بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز کیا۔

کرد ملت کے ساتھ کورش کے تعلقات

کورش کرد ملت کے ساتھ۔ ناروا سلوک کرکے احسان فراموش ہونے کا ثبوت دینے کو تیار نہ تھا۔ اور نہ ہی (محسن کُشی) کے لقب سے ملقب ہوکر۔ اس بدنامی کو مول لینے کیلئے آمادہ تھا۔ چنانچہ اُس نے کرد ملت کے ساتھ برادرانہ محبت و اُخوت کی پالیسی کو مضبوطی سے بحال رکھا۔ اُنکی طرفداری اور کمک کے عوض میں۔ وہ اُن سے بھلائی کرنا چاہتا تھا۔ جنکی معاونت نے اُسے اس عظیم منصب پر فائز کیا تھا۔ چنانچہ تمام سلطنت ہنجامنشی میں۔ اُس نے نظام حکومت کے مادستانی طور و طریقوں کو اعلیٰ عالم قائم رکھا۔ اور اُن میں کوئی ردو بدل نہیں کیا۔ اُس نے صرف حکومت کی ذمہ داریاں قبول کرکے۔ ہنجامنشی خاندان کی حکمرانی کی بنیاد رکھی۔

اکراد براخوئی کے ساتھ کورش کے تعلقات۔

چونکہ اکراد براخوئی نے بشمول تمام کرد ملت کے کورش کے حق میں رائے دی تھی اسلیئے کورش نے بھی اُنکے ساتھ ایسا ہی برادرانہ سلوک رکھا۔ جب سلطنت مادستان کی بادشاہت میں یہ خاندانی تبدیلی واقع ہوئی تو توران کا حکمران امیر گوران تھا۔ کورش نے اُسکی عزت افزائی کرکے توران پر اُسکی خاندانی حکمرانی کو تسلیم کرلیا۔

وفات امیر گوران

قدرت نے ۵۵۰ ق.م میں سلطنت مادستان کے شاہی خاندان کے زوال کا مشاہدہ. امیر گوران کے مقدر میں لکھا تھا. جو اُس نے دیکھا. اور بہت جلد. کورش کی تخت نشینی کے بعد اس دنیا سے رِحلت کرگیا. اِسطرح اُسکے اولادوں نے. توران میں اپنی حکمرانی کے دوسرے دور کی ابتداء کی.

اکراد براخوئی کے دیگر طائفوں کے یہ اُمراء اُنکے ہمعصر تھے.
۱، امیر راسن گورانی ۲، امیر شوھان سازونی ۳، امیر مہران غزداری. ۴، امیر بیکر مشکانی ۵، امیر کوساد آرمیلی.
۶، امیر عکّار بولانی ۷ امیر خیزان گریشکانی.

بابِ نہم

سلطنت ہنحامنشی کے عہد میں اکراد براخوئی کا دوسرا دورِ حکمرانی

۵۵۰ ق.م تا ۳۳۰ ق.م

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے. کہ سلطنت مادستان کے شاہی خاندان

کی مادے ہخامنشی خاندان میں تبدیلی کا واقعہ توران میں۔ آمیر گوران کے دور حکمرانی میں واقع ہوا۔ گوران کے منصب حکمرانی کی توثیق کورش نے اپنی تخت نشینی کے فوراً بعد کی۔ اسلیئے امیر گوران کی وفات کے بعد۔ اُسکا خاندان۔ توران پر۔ مقدونیہ کے بادشاہ۔ سکندر کی آمد۔ اور ایران کی فتح تک فرمانروائی کرتا رہا۔

۸۔ امیر زرشان میرمیران

۵۵۰ ق۔م تا ۵۱۹ ق۔م

آمیر گوران کی وفات کے بعد۔ اُسکا دوسرا بیٹا۔ آمیر زرشان مسند توران پر بیٹھا۔ کیونکہ بڑا بیٹا۔ امیر زین اپنے والد کی عین حیات میں فوت ہو چکا تھا۔ خاندانی لحاظ سے آمیر زرشان۔ اکراد براخوئی کا آٹھواں اور ادوار کے لحاظ سے دوسرے دور کا پہلا امیر تھا۔ زرشان کی مسند نشینی کے دور میں سلطنت مادستان کی زمام حکومت۔ خاندان مادے سے خاندان ہخامنشی میں منتقل ہو چکی تھی۔ اس لحاظ سے ہخامنشی دور میں اکراد براخوئی کا پہلا آمیر زرشان تھا۔

کورش کی مہمات

تخت مادستان پر قبضہ کرنے کے بعد۔ کورش باغی اُمراء کو زیر کرکے۔ اپنی حکومت کو استحکام بخشنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے اپنی مہمات کا سلسلہ شروع کر دیا۔ پہلے اُس نے مغرب کا رُخ کیا۔ لیدیا کے ناقابل تسخیر دارالخلافہ (ساردیس) کو فتح کرنے کے بعد۔ یونان پر ہلہ بول دیا۔ یونان کی تسخیر کے بعد۔ مغرب میں اُسکی حکومت کی پوزیشن مستحکم ہوگئی۔ تو وہ فوری طور پر مشرق کی طرف متوجہ ہوا۔ جہاں صوبہ جات کے حکمرانوں نے۔ ماد خاندان کے برطرفی کے خلاف بغاوت کے جھنڈے بلند کئے ہوئے تھے۔ تقریباً چھ سالوں تک۔ کورش ۵۴۵ ق۔م سے ۵۳۹ ق۔م تک۔ اِنہی حکمرانوں اور باغی قبائل کے خلاف لڑتا رہا۔ جب صوبہ جات کے سرداروں کو پتہ چلا کہ کورش نے آزدیاک ماد خاندان کے بادشاہ کی لڑکی سے شادی کرلی ہے۔ تو اُنکی نفرت کے جذبات ٹھنڈے پڑگئے۔ تو اُنہوں نے کورش سے صلح کی۔ اور اُنکی بالادستی کو تسلیم کیا۔ اپنی مشرقی مہمات کے دوران میں کورش ـ زرنگ (سیستان) بھی آیا۔ جہاں اُسکے مقرر کردہ حاکم گشتاسب نے اُسکے خلاف بغاوت کی تھی۔ اُسکے اطاعت قبول کرنے کے بعد کورش اپنے دارالسلطنت لوٹ گیا۔ کوردگال نامہ کے مصنف کے حوالہ سے توران کا حاکم اَمیر زرشان۔ اُس سے

سرحد زرنگ پر ملاقات کیا۔ اور اُسکے کیمپ کے خورد و نوش کی فراہمی کے تمام انتظامات کئے۔

سندھ کا توران پر ایک اور حملہ۔

سلطنت مادستان کے شاہی خاندان کی تبدیلی نے سندھ کے حکمران کو پھر مغالطہ میں ڈالا۔ اُس نے فرض کر لیا کہ اِس تبدیلی سے اکراد براخوئی کی توران پر حکمرانی ضرور متاثر ہو کر۔ کمزور ہو گئی ہو گی۔ لہٰذا مناسب موقع ہی ہے کہ اِس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔ توران پر قبضہ کر لیا جائے چنانچہ سندھ کے حکمران (باگاران) کو تاہ اندیشی سے کام لیتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے ۵۲۵ ق۔م میں۔توران کے جنوبی خطہ ارمابیل پر اچانک چڑھائی کر دی۔ توران کے سرحدی دستوں کے محافظوں نے جو کِشکپی کہلاتے تھے۔ اپنی حکومت کو سندھ کے حکمران کے اِس ارادہ سے قبل از وقت آگاہ کر دیا تھا۔ جب حملہ شروع ہوا۔ تو باگاران نے دیکھا۔ کہ اکراد براخوئی کے جنگی جوان۔ راستے میں پہلے سے اُسکی گھات میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اِس اثنا میں امیر زرتشان نے کیکانی، غزداری، ساردنی، مشکانی اور گورانی طائفوں کے جنگی دستوں کی معیت میں۔ نہایت چابک دستی کے ساتھ جنگ کے موقع پر پہنچکر۔ دشمن کے کیمپ کو محصور کر کے۔ حملہ شروع کر دیا

باگاران نے صورت حال کو نازک پاکر۔ سراسیمگی کی حالت میں اپنے کیمپ کو چھوڑ کر۔ چیاول جنگ کرتے ہوئے پسپائی اختیار کی۔ اس حکمت عملی سے اُس نے اپنے لشکر کو مزید تباہی سے بچالیا۔ دشمن کے کیمپ پر اکراد براخوئی کا قبضہ ہوگیا۔ اور انہیں کافی مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔

ہخامنشی بادشاہ کورش کی وفات

کورش اپنی مشرقی سرحدات کے تحفظ کیلئے لڑرہا تھا۔ کر ۵۳۰ ق۔م میں لڑتے ہوئے جنگ میں کام آیا۔ اُس کے بعد اسکا بیٹا کمبوجی تخت نشین ہوا۔

اَمیر زرشان کی وفات

اَمیر زرشان ۵۱۹ ق۔م میں ایک مختصر علالت کے بعد۔ کمبوجی کے دورِ فرمان روائی میں فوت ہوا۔

اُسکے ہمعصر اُمرائے اکراد براخوئی یہ تھے۔

۱۔ اَمیر ناگان گورانی ۲۔ اَمیر نرمان سادونی ۳۔ اَمیر شیشار غزداری۔ ۴۔ اَمیر گرگین مِشکانی ۵۔ اَمیر باھور آریلی ۶۔ اَمیر بُوغا بولانی ۷۔ اَمیر سَمبان گرنیشانی

۹۔ اَمیر زوراک دویم میرمیران

۵۱۹ ق.م تا ۴۸۵ ق.م

جب اَمیر زوراک دویم نے مسند توران پر جلوس کیا تو اُس نے اپنی تمام تر توجہ ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی طرف مبذول کی کوردگال نامہ کے حوالہ سے وہ پہلا براخوئی کرد۔ حکمران تھا۔ جس نے کھیتی باڑی کی طرف توجہ دی۔ اُس نے اپنے لوگوں کو ترغیب دی کہ گلہ بانی کے ساتھ ساتھ وہ زمینداری کا پیشہ بھی اختیار کریں۔ اُسکے خیال میں۔ زمینداری۔ رحمت خداوندی ہے۔ اور منفعت بخش پیشہ ہے۔

بندات کی تعمیر۔ اپنے زراعتی منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے۔ زوراک نے تمام توران میں۔ بندات کا ایک جال بچھا دیا۔ اِن بندات کو ایسے موزوں اور مناسب مقامات پر تعمیر کیا گیا۔ جہاں بارش کا پانی کافی مقدار میں۔ کشاورزی کیلئے جمع کیا جا سکتا تھا۔ چونکہ توران ایک کوہستانی مُلک تھا۔ اُسمیں

زمین کے ایسے وسیع خطے موجود تھے۔ جو جاری پانی نہ ہونے کی وجہ سے کسی صورت میں بھی قابل کاشت نہیں بنائے جاسکتے تھے۔

اسلیئے یہ عوامل۔ توران میں بندات کے تعمیر کا سبب بنے۔ امیر زوراک نے علاوہ تعمیر بندات کے زیر زمین آبی وسائل سے بھی کافی۔ استفادہ کیا۔ زیر زمین پانی کے نہریں کھدوائیں۔ جنکو کنّات اور موجودہ دور میں کاریز کہتے ہیں، ایسی نہریں یا کنّات اُن مقامات پر کھودی گئی۔ جہاں سو فیصدی پانی ملنے کی اُمید تھی۔ اُسکے بعد اُسکے جانشینوں نے بھی۔ اُسکی اس پالیسی کو نہایت سرگرمی کیساتھ ترقی دینے کی کوشش کی۔ اور ہر وقت زراعت کی بہتری اور وسائل آب کی فراوانی کیلئے کام کرتے رہے۔

دوئم بادشاہ ہنجامنشی کمبوجی کی وفات۔

مصر کی فتح کے بعد۔ کمبوجی ۵۲۱ ق.م میں وطن لوٹا۔ وہ شام میں مقیم تھا۔ کہ اُسے اطلاع ملی۔ کہ اُسکی غیر موجودگی میں۔ ایک مذہبی معبد کے رہنمائی میں۔ ایران میں بغاوت ہوگئی تو بغاوت کو فرو کرنے کیلئے اُس نے اپنا سفر نہایت سرعت سے جاری رکھا۔ دوران سفر میں اُسے دوسری اطلاع یہ ملی۔ کہ اُسکی فوج کا بیشتر حصہ باغیوں سے مل گیا ہے۔ چونکہ کمبوجی مرگی کا مریض تھا

اِسلئے اِس صدمہ سے مایوس ہو کر۔ اُس نے خودکُشی کرلی۔

تخت نشینی دارا اول

چونکہ کمبوجی کی کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ اِسلئے خاندان ہنحامنشی کی دوسری شاخ میں سے جس کا تعلق کمبوجی کے چچازاد خاندان سے تھا۔ اُسکے سربراہ (دارا) کو کمبوجی کی جگہ تخت پر بٹھایا گیا۔

وفات اَمیر نوراک دویم

چونتیس سال کی دَرخشان حکمرانی کے بعد اَمیر نوراک فوت ہوا۔ اُسکے دور کے ہمعصر اُمرائے اکراد براخوئی یہ تھے۔

۱۔ اَمیر دونج گورانی ۲۔ اَمیر ہنیار سارونی ۳۔ اَمیر کاشک غزداری ۴۔ اَمیر بولور ہشکانی ۵۔ اَمیر آماچ اَرمیلی۔ ۶۔ اَمیر درنیل بولانی ۷۔ اَمیر نیدک گریشکانی۔

۱۰۔ آمیر آرجان میر میران

۴۸۵ ق۔م تا ۴۶۰ ق۔م

آمیر آرجان اپنے باپ کی وفات کے بعد۔ دیوان بولک کے اتفاق رائے سے مسند توران پر متمکن ہوا۔ وہ ایک خدا ترس شخص تھا۔ اپنے لوگوں میں بہت ہر دلعزیز تھا۔ اُس نے اپنے دور کے حالات کے مطابق۔ (سرحدی رباط) یعنی فوجی چوکیوں کی ازسرِ نو تشکیل کی۔ جنہیں آمیر زیبار نے ۶۷۵ ق۔م میں توران اور سندھ کی سرحدات پر قائم کیا تھا۔

دارا اول کی وفات۔

آمیر آرجان کی مسند نشینی کے چند ماہ بعد۔ خاندان ہخامنشی کا تیسرا بادشاہ (دارا) اول فوت ہوا۔ اور ۴۸۵ ق۔م میں اُسکا بیٹا خشایارشاہ تخت نشین ہوا۔

آمیر پنداران برادر آمیر آرجان کی وفات

ڈاکوؤں کے ایک گروہ نے شمالی توران میں، بلغان اور بلبلان کے درمیانی علاقہ

میں اپنا اڈا قائم کرکے۔ مارنا اور لوٹنا شروع کردیا تھا۔ اِنکے مظالم سے تنگ آکر لوگوں نے اَمیر اَرجان کو شکایت کی۔ جس پر اُس نے اپنے بھائی اَمیر پندران کو اُنکی سرکوبی کیلئے بھیجا۔ چنانچہ امیر پندران نے ایک مختصر جماعت کے ساتھ اِنکے اَڈے پر دھاوا بول دیا۔ اِس مُڈبھیڑ میں۔ اُس نے لٹیروں کو قتل کرکے۔ کیفرِ کردار کو پہنچایا۔ مگر خود بھی شدید زخمی ہوا۔ اور ان زخموں سے جانبر نہ ہونے کی صورت میں چوتھے روز فوت ہوگیا۔ اُسکے اس دلیرانہ کارنامے کی یاد میں۔ اِس مقام کو پندران کے نام سے موسوم کیاگیا۔ جو آج تک اُسی نام سے موسوم ہے۔

اَمیر اَرجان کی وفات

پچیس سال حکومت کرنے کے بعد۔ اَمیر اَرجان نے اِنتقال کیا۔ اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا۔ اَمیر شاہوز تخت نشین ہوا۔ اکلاد براخوئی کے۔ دیگر سات طائفوں کے اُمراء کے نام۔ جو اَمیر اَرجان کے ہمعصر تھے۔ اسطرح ہے۔

۱۔ اَمیر چرموک گورانی ۲۔ اَمیر کابو سارونی ۳۔ اَمیر دیلم غزداری
۴۔ اَمیر توتک بشکانی ۵۔ اَمیر کمبیل اَرمیلی ۶۔ اَمیر خیزان بولانی
۷۔ اَمیر پیلاد گریشکانی۔

۱۱۔ آمیر شاموز میر میران

۴۶۰ ق۔م تا ۴۲۴ ق۔م

اپنے باپ کی وفات کے بعد۔ آمیر شاموز (۴۶۰ ق۔م) میں مسند نشین ہوا۔ وہ ایک قابل اور انتہائی جمہوریت پسند شخص تھا۔ ماسوائے ہنگامی حالات کے۔ وہ چھوٹے چھوٹے مسائل کو بھی۔ دیوان بولک کے مشوروں سے حل کیا کرتا تھا۔ اسی لیئے وہ جہاں کہیں بھی جاتا۔ دیوان بولک کے ممبر اسکے ہمراہ ہوتے تھے۔

چوتھے ہنحامنشی فرمانروا خشایاراشاہ کی وفات

اگرچہ خشایاراشاہ۔ بغیر کسی مخالفت کے تخت نشین ہوا تھا۔ مگر وہ ایک کمزور اور کاہل شخص تھا۔ اور جلدی اپنے مشیروں کی باتوں میں آجاتا تھا۔ آخر کار چوبیس سال کی تباہ کن حکمرانی کے بعد اسے اسکے شاہی باڈی گارڈ کے آفیسر (آرتا بانوس) نے قتل کر دیا۔

اردشیر ہنحامنشی کی تخت نشینی۔

خشایاراشاہ کو قتل کرنے کے بعد۔ شاہی گارڈ کا کپتان (آرتا بانوس) سلطنت کے تمام سیاہ

دسفید پر حادی ہو گیا تھا۔ اپنے آقا کے قتل کے بعد اُس نے اُسکے چھوٹے بیٹے اردشیر کو اُکسایا۔ کہ وہ باپ کے قتل کا الزام اپنے بڑے بھائی (دارا) کے سر تھوپنے۔ اسطرح اُس نے اُردشیر سے بڑے بھائی کے قتل کے اَحکام حاصِل کئے۔ اور فوری طور پر (دارا) کو قتل کر دیا۔ ان منحوس حالات میں اُردشیر تخت نشین ہوا۔

دَرّہ میلا پر جدگال قبائل کا قبضہ۔

اَمیر شاموز کے دور میں۔ کندابیل (گنداوہ) کے جدگال قبائل نے درہ میلا پر قبضہ کیا۔ کورد گال نامہ اِس واقع کو اِس طرح بیان کرتا ہے

"۴۵۴ ق۔م میں جدگال قبائل کے اُمراء نے اپنے علاقہ کو حملوں سے محفوظ کرنے کے غرض سے۔ درہ میلا پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ جدگال اَمیر کندا بوجا کی کمان کے تحت۔ سرحدی چوکی پر حملہ کر کے۔ رباط کیشیکچیوں (چوکی گارد) کی سپاہ تہہ تیغ کر دیا۔ اور تمام درہ پر قابض ہو گئے۔ جو توران اور بدھا کے راستے کو کنٹرول کرتا تھا۔ اِس ناخوشگوار واقع کی اِطلاع اَمیر شاموز کو تاخیر سے ملی۔ کیونکہ رباط (چوکی) کا کوئی کِشکِچی (سپاہی) زندہ نہیں بچا تھا۔ جو آکر اَمیر شاموز کو اِس واقعہ کا اِطلاع بر وقت پہنچاتا۔ جب شاموز کو اِس واقعہ کی اِطلاع ملی۔ تو وہ تمام اکراد براخوئی کے لشکر کو ساتھ لیکر

برق رفتاری سے درہ میلا کے قرب و جوار میں۔ اِسقدر جلدی آن پہنچا کہ جدگال لشکر اپنے جنگی سازوسامان کو بھی مکمل طور پر اُتار بھی نہیں پایا تھا کہ اُس نے اُنکو درہ کے وسط میں جالیا۔ اور چاروں طرف سے محاصرہ ڈال کر۔ بجلی کی طرح ان پر ٹوٹ پڑا۔ اکراد براخوئی کے اس اَچانک اور غیر متوقع حملہ نے جدگال کے لشکرگاہ میں ایسا خوف وہراس پھیلادیا۔ کہ کیمپ میں بھگدڑ مچ گئی۔ ہر ایک نے سر پر پاؤں رکھکر۔ بھاگ نکلنے کی کوشش کی۔ اِس پسپائی کے عالم میں جو چیز جہاں پڑی تھی۔ وہیں پڑی رہی۔ اکراد براخوئی نے دشمن کے سپاہیوں کو چن چن کر موت کے گھاٹ اتارا۔ اور بہت کم مخالفین جان بچا کر۔ نکلنے میں کامیاب ہو سکے۔ اَمیر شاموز کی اِس شاندار فتح کے بعد۔ اُسکے اِسی جنگی کارنامہ کی وجہ سے اِس مقام کو اُنکے نام سے موسوم کرکے شاموز کہا گیا۔ روایت ہے۔ کہ اِس جنگ میں کندابیل کے اِن جدگال قبائل نے حصہ لیا تھا۔ لوہانیاں۔ ساہیتون۔ ابران۔ ماچان۔ بمبیان۔ پخاور۔ ھابنی۔ دنداوار۔ کلواریاں۔

اردشیر اول کی وفات۔

اردشیر اپنی خامیوں کے باوجود کافی عرصہ فرمانروائی کرتا رہا۔ جو ۲۲۴ ق۔م میں فوت ہوا۔ اور اُسکا بیٹا اردشیر دوئم اُسکے تخت پر بیٹھا۔

وفات اَمیر شاموز	جو لڑائیاں ۔ اکراد براخوئی نے توران میں جدگالوں سے لڑی تیں ۔ اَمیر شاموز کی درہ میلا کی جدگال

جنگ ۔ سب سے بڑی لڑائی تھی ۔ اس فتح کے بعد توران میں اَمن دآمان رہا ۔ اَمیر شاموز نے چھتیس سال کی حکمرانی کے بعد اِس دنیا سے رخت سفر باندھا ۔ اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا ۔ براخم دویم گدی نشین ہوا ۔ اَمیر شاموز کے ہمعصر اُمرائے اکراد براخوئی یہ تھے

۱ ۔ اَمیر کازان گورانی ۲ ۔ اَمیر مرداس مارونی ۳ ۔ اَمیر خزران غزداری
۴ ۔ اَمیر دوخان مشکانی ۵ ۔ اَمیر باسیر آرمیلی ۶ ۔ اَمیر مشکان بولانی
۷ ۔ اَمیر ماخان گرگیشانی ۔

⑫ ۔ اَمیر براخم دوئم میرمیران

۴۲۴ ق۔م تا ۴۰۰ ق۔م

جب اَمیر براخم مسند پر بیٹھا۔ تو اُس نے اپنے لوگوں کی بہبودی کیلئے بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ جو قابل ستائش ہیں۔ اُسکے دور حکمرانی میں خاندان شاہی ہنحامنشی میں زوال کے آثار نمودار ہونے لگے تھے۔

احداثی کنات وتعمیر بندات

اَمیر براخم۔ اپنے آجداد۔ اَمیر زرشان اور اَمیر زوراک کی طرح۔ کھیتی باڑی کا دلدادہ تھا۔ اُس نے مختلف علاقوں میں بندات تعمیر کئے۔ اور احداثی کنات کو رواج دیا۔ اِن آبی ذرائع سے اُس نے پورا اِستفادہ کرکے ملک کی زراعت کو کافی ترقی دی۔

درہ میلا کی مال غنیمت کی تقسیم

اُس نے اُس تمام بقایا مال غنیمت کو۔ جو اُسکے والد کو درہ میلا کی جنگ میں۔ کندابیل کے حاکم کی شکست کے بعد حاصل ہوا تھا۔ اکراد براخوئی میں تقسیم کردیا۔

خشایارا شاہ دوئم کی تخت نشینی اور قتل

اردشیر اول کے انتقال کے بعد۔ اسکا بڑا بیٹا خشارایارا شاہ۔ دوئم تخت نشین ہوا۔ جبکہ اُس کا چھوٹا بھائی (دارا) تخت سلطنت پر خود بیٹھنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اُس نے جو بڑا زبردست سازشی شخص تھا۔ بھائی کو شراب پلاکر۔ مدہوشی کی حالت میں۔ ۴۲۴ ق۔م میں قتل کر ڈالا۔ چنانچہ خشایارا شاہ دوئم نے صرف پینتالیس دن فرمانروائی کی۔ اُسکے قتل کے بعد دارا دوئم خود تخت نشین ہوا۔

دارا دوئم کی تخت نشینی

جب (دارا) اپنے بھائی خشایارا شاہ دوئم کو قتل کرکے اسکی جگہ تخت نشین ہوا۔ تو دربار کے خواجہ سرا۔ اُسکے معتمد مشاہیر تھے۔ اور وہ ان ہی کے مشوروں سے نظام سلطنت چلانے لگا۔ جسکے نتیجے میں اسکی سلطنت میں بغاوتوں کا ایک سلسلہ شروع ہوا۔ اور پورے ملک میں بدنظمی۔ اور طوائف الملوکی پھیل گئی۔ جس نے سلطنت کی بنیادوں کو ہلاکر رکھ دیا۔ وہ بیس سال حکومت کرنے کے بعد ۴۰۴ ق۔م میں فوت ہوا۔ اور اُسکے بعد اُسکا بیٹا اردشیر دوئم تخت نشین ہوا۔

وفات اُمیر براخم دوئم

امیر براخم توران کا بارھواں براخوئی حکمران تھا۔ اُس نے چوبیس سال تک حکومت کی۔ وہ

باانصاف اور رحم دل حاکم تھا۔ اُس نے ہنحامنشی بادشاہ اردشیر دویم کے دور حکمرانی میں ۴۰۰ ق۔ م میں انتقال کیا۔ اُسکے ہمعصر اکراد براخوئی طائفوں کے یہ اُمراء تھے۔

۱۔ اَمیر زنیل گورانی ۲۔ اَمیر ریگان سارونی ۳۔ امیر کوساد غزداری
۴۔ اَمیر کاتین مشکانی ۵۔ اَمیر بولاک اَرمیلی ۶۔ اَمیر سیکران بولانی
۷۔ اَمیر سازم گرییشکانی۔

(۱۳) اَمیر سابول میر میران ۴۰۰ ق۔م تا ۳۷۰ ق۔م

جب اَمیر سابول توران کی گدی پر بیٹھا تھا۔ تو اُسکی حکمرانی کے عرصہ میں ہنحامنشی سلطنت کی سیاسی صورت حال سدھرنے کی بجائے۔ درباری سازشوں کیوجہ سے مزید ابتر ہوگئی تھی۔ سابول اپنے ملک کو اِن سیاسی ریشہ دوانیوں میں ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے وہ مسلسل رابطہ کے ذریعے۔ صورت حال پر کڑی نظر رکھتا۔ تاکہ اُسے کوئی غلط راستے پر نہ ڈال سکے۔ اِسی لیئے وہ متواتر ایک مقام سے دوسرے مقام پر جاتا۔ اور لوگوں سے مل کر۔ اُنکے

اختلافات کو موقع ہی پر ختم کر دیتا تھا ۔ اُسکا پورا دور حکمرانی اسی طرح گزرا ۔ وہ ۳۷۰ ق.م میں فوت ہوا ۔ اور اُسکی جگہ اُسکا بیٹا ۔ اَمیر نورگان مسند نشین ہوا ۔ اکراد براخوئی کے دیگر طائفوں کے یہ اُمراء اُسکے ہمعصر تھے ۔

۱ ۔ اَمیر گوراڈ گورانی ۲ ۔ اَمیر کیتوِن سارونی ۔ ۳ ۔ اَمیر ثمِسکان غزداری ۔ ۴ ۔ اَمیر زروان مِشکانی ۵ ۔ اَمیر اورام اَرمیلی ۔ ۶ ۔ اَمیر ساسون بولانی ۔ ۷ اَمیر دارون گرگیسکانی ۔

---

(۱۴) اَمیر نورگان میرمیران

۳۷۰ ق.م تا ۳۵۰ ق.م

جب نورگان اپنے باپ کی جگہ اَمیر کبیر منتخب ہوا ۔ تو بنہامنشی سلطنت کی طوائف الملوکی اور عدم استحکام کی وجہ سے قرب وجوار کے علاقوں میں سیاسی صورت حال بے حد مکدر ہو چکی تھی ۔ اِس ابتری کو محسوس کرتے ہوئے ۔ اُس نے لوگوں سے عوامی رابطہ کو اُسی طرح جاری ساری رکھا ۔ جسطرح اُسکے پیشرو نے اپنے دور حکمرانی

میں رکھا تھا۔

قلعہ نورگان کی تعمیر

حفظ ماتقدم کے پیش نظر۔ درہ میلا کے شمالی علاقہ میں آمیر نورگان نے وادی سویندران میں ایک چشمہ کے قریب ایک مضبوط قلعہ تعمیر کیا۔ تاکہ درہ میلا پر کڑی نگرانی رکھکر۔ بوقت ضرورت فوری طور پر کمک پہنچائی جا سکے۔ اور آمیر شاموز کے دور حکمرانی کے واقعہ (جدگال کا غاصبانہ قبضہ) کا دوبارہ اِعادہ نہ ہو۔ تعمیرِ قلعہ کے بعد۔ اُسمیں فوج بٹھا دی گئی۔ اور اِس علاقہ کا نام سویندران کے بجائے نورگان کے نام سے موسوم ہوا۔ جسے آجکل نورگامہ کہتے ہیں۔

وفات آمیر نورگان

آمیر نورگان ۳۵۰ ق۔م میں فوت ہوا۔ وہ اکراد براخوئی کا چودھواں آمیر تھا۔
اُسکے ہمعصر اکراد براخوئی کے طائفوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ آمیر مہران گورانی ۲۔ آمیر باشوک سارونی ۳۔ آمیر بیغل غزدانی
۴۔ آمیر بوزیک پشکانی ۵۔ آمیر اوکی آرمیلی ۶۔ آمیر کلفل بولانی۔
۷۔ آمیر نوغے گرشیکانی۔

⑮ آمیر کیانوش میر میران
۳۵۰ ق۔م تا ۳۳۸ ق۔م

آمیر نورگان کی وفات کے بعد ۔ اُسکا بیٹا کیانوش گدی نشین ہوا۔ وہ اپنے باپ اور دادا تابول کی طرح بہت سمجھدار آدمی تھا۔ اُسکے دور میں ۔ اطراف اکناف میں ۔سیاسی حالات بہت پیچیدہ اور غیر یقینی تھے ۔ مگر اُس نے اپنی حکومت کو حُسن تدبر اور استقامت سے سنبھالے رکھا ۔ اپنے اجداد کے نقش قدم پر چل کر وہ اپنے تمام دورِ حکومت میں چوکنا رہا ۔ اور توران کے اَمن و امان کو برقرار رکھتے ہوئے ۔ ملک کو نراج سے محفوظ رکھا ۔

اردشیر دویم کی وفات اور اردشیر سویم کے تخت نشینی ۔

اردشیر دویم اکتالیس سال کی حکمرانی کے بعد فوت ہوا ۔ اُس نے اپنے پیچھے چار بیٹے چھوڑے ۔ ۱ ۔ آراتاس ۲ ۔ آریاپس ۳ ۔ دارا ۔ ۴ ۔ اوخوس ۔

دارا سب سے بڑا بیٹا تھا ۔ اور اُسی کو تخت نشین ہونا چاہئیے تھا ۔ مگر اوخوس جو بدرجہ اتم ایک سازشی شخص تھا ۔ تخت حاصل کرنے

میں کامیاب ہوکر ۔ اردشیر سویم کے لقب سے تخت نشین ہوا ۔

اردشیر سویم کا قتل

جیسے اوپر بیان کیاگیا ہے کہ اردشیر ایک شہرت یافتہ سازشی تھا۔ اس واسطے تخت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ اور اُس نے اپنی تخت نشینی کا افتتاح۔ خاندان کے شہزادوں اور شہزادیوں کے قتل عام سے کیا۔ آخر کار بعد میں اُس کا اپنا حشر بھی ویسا ہی ہوا۔ چنانچہ اُسکے معتمد خواجہ سرا (باگوس) نے اُسے ۳۳۸ ق۔م میں قتل کردیا۔ جسطرح اُسکی حکمرانی سازشوں کے سہارے وجود میں آئی تھی۔ اسی طرح سازشوں کے ذریعہ ہی اختتام کو پہنچی۔

اُمیر کیانوش کی وفات۔

اردشیر کے قتل کے چند ماہ بعد۔ اُمیر کیانوش ۳۳۸ ق۔م میں فوت ہوا۔ اُس نے کل بارہ سال حکمرانی کی۔ اُسے گردے کی عارضہ کی تکلیف تھی۔ جسکی وجہ سے وہ عالم شباب میں فوت ہوگیا۔ اُسکے ہمعصر براہوئی طائفوں کے اُمراء کے نام یہ ہیں۔

۱۔ اُمیر گیشتاد گورانی ۲۔ اُمیر ایناغ ساروجنی ۳۔ اُمیر کرہ جل غزداری ۴۔ اُمیر براخم مشکانی ۵۔ اُمیر زرین آرمیلی ۔ ۶۔ اُمیر لاکور بولانی ۷۔ اُمیر بلباس گرئیشکانی ۔

(۱۶) امیر کیکان دویم میر میران

۳۳۸ ق۔م تا ۳۳۰ ق۔م

اُمیر کیکان دویم اپنے باپ کی مسند پر ۳۳۸ ق۔م میں بیٹھا۔ جبکہ نزاج اور طوائف الملوکی۔ کی وبانے تمام ہنجامنشی سلطنت کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ اردشیر کے قتل کے بعد۔ خاندان میں ایسا کوئی شخص نہ تھا۔ جو اسکی مسند کو سنبھالتا۔ کیونکہ وہ اپنی زندگی میں تمام افراد خاندان کو تہ تیغ کر کے صفحہ ہستی سے مٹا چکا تھا۔ سوال یہ تھا کہ کون اُسکا جانشین بنے۔ اسی کوشش میں دو سال گزر گئے۔ آخرکار اردشیر سویم کی جانشینی کے سوال کو حل کرنے میں اُسکا معتمد باگوس کامیاب ہوا۔ اُسنے اردشیر سویم کے بھائی (اُستان) کے پوتے (کودامن) کو جو کسی طرح سے اردشیر کے قتل عام سے بچ نکلا تھا۔ جانشین بنایا۔

دارا سویم کی تخت نشینی۔

باگوس کی کامیاب کوشش کے بعد کودامن تخت پر دارا سویم کے لقب سے ملقب ہو کر۔ جلوس کیا۔ عادات و اطوار کے لحاظ سے

شہر کیکان۔ دار الخلافہ توران۔

وہ اپنے قریبی پیشروؤں کی نسبت بہت زیادہ فیاض و نیک دل اور بہت کم بد طینت تھا۔ اگر اُسکے دورِ حکمرانی میں حالات پُرسکون ہوتے۔ تو وہ نیک نامی کے ساتھ حکومت کر سکتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اُسے مغرب کی طرف سے ایک نئی طاقت سے واسطہ پڑا۔ جو ایک مدبر اور اولو العزم فاتح سکندر مقدونی کے روپ میں سیل رواں کی مانند مشرق کی سمت بڑھتی چلی آرہی تھی۔ سلطنت ایران کے تمام وسائل کی پشت پناہی کے باوجود۔ دارا۔ اس کے طوفانی حملہ کے سامنے سرنگوں ہو گیا۔

مغرب میں یونانی طاقت کا آغاز

یونان کا جزیرہ نما خطۂ زمین سمندر میں بکھرے ہوئے ٹکڑوں کا ایک مجموعہ ہے۔ جسکے درمیان ذرائع آمد و رفت بالکل کم ہوتا تھا۔ ان جزائر کے لوگ۔ اس جغرافیائی ساخت کیوجہ سے چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھے۔ جنکے گزارہ معاش کا انحصار سمندر پر تھا۔ ان ریاستوں کے حکمران باہمی دشمنی کے باعث ہمیشہ آپس میں دست و گریبان رہتے۔ اور ایک دوسرے کو زیر کرنے میں لگے رہتے تھے۔ ان کی اس نا اتفاقی کی وجہ سے سلطنت ایران ہمیشہ اُن پر غالب رہتی تھی۔ ۳۵۹ ق.م میں. جب یونان

کی ریاست مقدونیہ کا حکمران فیلقوس بنا۔ تو اُس نے اپنی فوج کی شیرازہ بندی کو از سرِ نو جدید خطوط پر ترتیب دی۔ اور اِتنا طاقتور ہو گیا۔ کہ ایشیا فتح کرنے کا منصوبہ بنانے لگا۔ مگر بدقسمتی سے وہ ایک ایسے شخص کے ہاتھوں ۳۳۶ ق.م میں قتل ہو گیا۔ جسکی شکایات کو رفع نہ کر کے۔ وہ اُسکے ساتھ انصاف نہ کر سکا۔ اُسکے قتل کے بعد اُسکا بیٹا سکندر اُسکا جانشین بنا۔ جس نے اُسکے فتح ایشیا کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا۔

سکندر یونانی کا سلطنت ایران پر حملہ

مصر کی فتح کے بعد۔ سکندر نے ۳۳۱ ق.م میں اپنی فوجوں کی قیادت کرتے ہوئے۔ ایران پر حملہ کیا۔ شہروں کو یکے بعد دیگرے فتح کرتے ہوئے وہ مادستان اور فارس کے گرمائی دارالخلافہ۔ اکباتان۔ پہنچ گیا۔ سکندر کے پہنچنے سے پہلے۔(دارا) سوئم اپنے مشرقی صوبوں کے طرف راہ فرار اختیار کر چکا تھا۔ سکندر اپنے چیدہ دستوں کے ساتھ اُسکے تعاقب میں نکلا۔ پیشتر اِسکے کہ سکندر اُسکو جا پکڑتا۔ باختر کے گورنر نے سکندر کے تعاقب کے خوف سے (دارا) کو قتل کرا دیا۔ اور خود بھاگ گیا۔ آخرکار ۳۳۰ ق.م میں ایک ممتاز حکمران خاندان کے آخری بادشاہ کا

دور۔ ایک دردناک انجام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ یونانی حملہ نے سلطنت ایران اور اُسکے معاون علاقوں پر ایسی کاری ضرب لگائی کہ اُسکی وجہ سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ سلطنت کے حصے بخرے ہو گئے۔ اور خاندان ہنحامنشی اور اُسکے معاون حکمرانوں کے خاندان صفحہ ہستی سے مِٹ گئے۔

سکندر کا ہندوستان پر حملہ

فارس و ما دستان۔ اور دیگر بے شمار ملکوں کی فتح سے سکندر کی ہوس ملک گیری مطمئن نہ ہو سکی۔ چنانچہ وہ سلسلہ کوہ ہندو کُش کو عبور کر کے۔ ہندوستان کے میدانی علاقوں میں داخل ہو گیا۔ وادی سندھ کے حکمرانوں کو مطیع کرنے کے بعد۔ وہ مزید مشرق کے طرف وادی گنگا میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ مگر اُسکی افواج نے آگے جانے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا اُسے مجبوراً واپس ہونا پڑا۔

سکندر کی واپسی اور موت

جس راستے سے سکندر پنجاب کے میدانوں میں داخل ہوا تھا۔ اُسی راستے سے واپس ہو کر جہلم پہنچا۔ اور دریائی راستے سے کشتیوں کے بیڑے میں ۳۲۶ ق۔م میں جنوب کے طرف روانہ ہوا۔ بالائی سندھ پہنچکر۔ چند دن قیام کیا۔ اور اپنی فوج کے ایک حصہ

کو مع بھاری ساز و سامان اور زخمی سپاہیوں کے۔ کراتیورس کے قیادت میں۔ براستہ توران اور زابلستان ایران بھیجا۔ اس بندو بست کے بعد۔ وہ اپنا دریائی سفر جاری رکھکر سندھ کے دھانے پٹالہ کے مقام پر پہنچا۔ یہاں اُس نے اپنی افواج کو دو حصوں میں تقسیم کرکے۔ ایک حصہ کو سمندری راستے امیرالبحر (نیارکوس) کی کمان کے تحت فارس روانہ کیا۔ دوسرے حصے کو لیکر اپنی قیادت میں جنوبی توران۔ اور مکران کے راستے ۳۲۵ ق۔م میں بطرف فارس روانہ ہوا۔ فارس سے بابل پہنچنے کے بعد۔ بتیس سال کی عمر میں۔ عین عالم جوانی میں ۳۲۳ ق۔م میں فوت ہوا۔

توران کے اکراد براخوئی اور سکندر۔	جب اکراد۔ توران کو یہ اطلاع ملی۔ کہ سکندر اپنی افواج کے ساتھ جنوبی توران اور مکران سے گزر کر فارس

جائیگا۔ تو اُنہوں نے حُب الوطنی کے جذبہ کے تحت مادر وطن کے دفاع کیلئے۔ باہمی مشورہ سے۔ سکندر کی افواج کی مزاحمت کرنے کا فیصلہ کیا۔

اکراد براخوئی کی مزاحمت کی تیاری	کوردگال نامہ کے مطابق۔ اکراد براخوئی یونانیوں پر یہ واضح کردینا چاہتے تھے۔

کہ اُنکی عظیم طاقت کے مقابلہ میں وہ اپنی کردروایات کے مطابق ۔ رضا کارانہ طور پر اپنے ملک کو حوالہ کرنے کے ذلت آمیز اور شرمناک فعل کے بجائے مدافعت کرینگے۔ اسلیئے توران اور مکران کے کردوں نے بہ اتفاق رائے۔ اپنے مقدور کے مطابق یونانیوں کی مزاحمت کا فیصلہ کیا۔ اُنکو جسقدر نقصان پہنچانا ممکن تھا اُسکا قصد کیا۔

شہر کیکان میں جنگی پروگرام مرتب کرنے کیلئے۔ اَمیر کیکان دویم کی زیرصدارت اُمراء کی میٹنگ ہوئی۔ دیوان بولک کے ممبران کے فیصلہ کے مطابق۔ آمیر بروز بولانی اور آمیر روشی گورانی کو درہ میلاک کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی گئی۔ اَمیر شادین غزداری۔ اور اَمیر رازین مشکانی کو وادی سارونہ کی نگرانی پر مقرر کیا گیا۔ اَمیر کیکان دویم کیکانی سارونی۔ اَرمیلی اور گریشکانی طائفوں کے ساتھ۔ آرمابیل روانہ ہوا۔ تاکہ وہاں سکندر کی ناکہ بندی کرے۔ جو اُسکے گزرنے کا اصل راستہ تھا۔ دوران سفر میں آمیر کیکان نے بمقام (منگور) قیام کیا۔ جہاں مکرانی کرد۔ کرمانی، آدرگانی، مالمی قبائل اُس سے آملے۔ اَرمابیل کے اِسی مقام پر۔ یونانیوں سے جم کر لڑنے کے مقامات کا تعین کیا گیا۔ ممکن ہے ۔ منگورہ موجودہ مقام منگولی ہو۔ جہاں اِسوقت میروانی قبیلہ کا سردار رہتا ہے۔ کوردگال نامہ کے مطابق اِن

مزاحمت کا ایک پہلو یہ بھی تھا۔ کہ کردی قبائل ۔ یونانیوں کو یہ بتانا چاہتے تھے ۔ کہ وہ غلامی سے کسقدر نفرت کرتے اور اپنی آزادی کو کتنا عزیز رکھتے ہیں اور باوجود اپنی قلیل تعداد کے اپنے وطن کی آزادی اور لاج کو برقرار رکھنے کیلئے ۔ کسی قسم کے قربانی دینے سے پس وپیش نہیں کرتے ۔

درہ مولہ میں (کراتیوروس) کے ساتھ لڑائی ۔

جب سکندر نے بالائی سندھ میں قیام کر کے اپنی فوج کے ایک حصہ کو مع بھاری سازوسامان کے ۔ کراتیوروس کی قیادت میں براستہ توران اور زابلستان ۔ ایران روانہ کیا۔ تو کراتیوروس منزلیں طے کرتا ہوا۔ درہ میلا میں داخل ہوگیا۔ یہاں اُسکا براخوئی اکراد کے چھاپہ ماروں دستوں سے آمنا سامنا ہوا۔ وہ بمشکل درہ میلا۔ کی دشوار گزار تنگ گھاٹیوں سے نکل کر ۔ وادی کوہیرانی میں پہنچا ۔ بمقام زیدان اُسکے اور کردوں کے درمیان ایک بڑی جھڑپ ہوئی ۔ جسمیں اکراد براخوئی کا امیر راسن شکانی مارا گیا۔ اور امیر شادین غزداری زخمی ہوا۔ کردوں کو پسپا کرنے کے بعد ۔ کراتیوروس زابلستان کی طرف بہ عجلت روانہ ہوگیا۔ امیر شادین غزداری نے اپنے بقایا لشکر کے ساتھ ارمابیل کا رُخ کیا۔

جہاں آمیر کیکان کی قیادت میں تمام کرد قبائل اپنے مورچوں میں سکندر بادشاہ یونان کی آمد کا انتظار کر رہے تھے۔

درہ حُلیّن (حالانی) کی جنگ۔

آر مابیل کے دارالخلافہ کی تسخیر کے بعد۔ آمیر جاگین سارونی۔ اور آمیر نورگاں آرمیلی۔ اپنے بچے کچے آدمیوں کے ساتھ درہ حُلیّن (حالانی) میں جا ملے۔ جہاں وہ سکندر کی مکران کی طرف پیشقدمی کو روکنے کیلئے مورچہ بند تھے۔ دوسرے دن سکندر اپنے رسالہ کے ایک دستہ خاص کے ساتھ۔ درہ حالانی کے دھانہ پر پہنچکر اندر داخل ہوا۔ درہ پر مکرانی کرد اور تورانی کرد۔ مشترکہ طور پر قابض تھے۔ سکندر کے ساتھ ایک خونریز جنگ واقع ہوئی جو کردوں کے شکست پر منتج ہوئی۔

کورد گال نامہ کے مصنف کے بیان کے مطابق۔ اِس جنگ کے بعد۔ درہ حالانی میں۔ یونانیوں اور کردوں کی۔ لاشیں ہی لاشیں بکھری پڑی تھیں اس شدید جنگ کے بعد۔ سکندر درہ عبور کر کے۔ وادی گل گالا (کوکالا) میں خیمہ زن ہوا۔ یہ وادی ایک وسیع میدان ہے۔ جو دریائے پورالی (آرابِس) اور سلسلہ کوہ حالانی کے درمیان واقع ہے۔ اسی مقام سے جو سمندر کے بالکل قریب ہے۔ سکندر کی بحری فوج۔ ساحل پر لنگر انداز ہوکر۔ اُس سے جا ملی۔ سکندر نے یہاں چند یوم قیام کیا۔

تاکہ اپنی بحری اور بری فوج کیلئے زادِراہ کا انتظام کرے۔

راس کیچان (کچاری) کے قریب گل گالا (کوکالا) کی بڑی لڑائی۔

سکندر گل گالا (موجودہ کوکالا) کے میدان میں خیمہ زن تھا۔ کہ اُسکے لشکرگاہ پر تورانی اور مکرانی کردوں نے حملہ کردیا یہ کرد قبائل پانچ دن تک متواتر لڑتے رہے۔ تورانی اور مکرانی کردوں کی تعداد تقریباً پچیس ہزار تھی۔ اُنہوں نے اس جنگ کی ابتداء۔ شب خون سے کی۔ تین رات پے درپے۔ وہ یونانی کیمپ پر شب خون مارتے اور پھر اپنی کمین گاہوں کا رخ کرکے۔ دوسرے شب خون کے بندوبست میں لگے رہتے تھے۔ کردوں نے یہ حکمت عملی اس واسطے اختیار کی۔ کہ عام جنگ سے پہلے۔ یونانی سپاہی۔ بے خواب اور بے آرام رہ کر۔ عام جنگ کے دن۔ جم کر لڑ نہ سکیں۔ پانچویں دن صبح صادق کے وقت۔ کردوں نے یونانی کیمپ پر عام حملہ کرکے۔ لڑائی کی ابتدا کی۔ اس لڑائی میں کردوں کی گھوڑا سوار فوج نے حصہ لیا۔ اُنہوں نے جنگ کے دوران میں اپنے رسالہ کی صف بندی کی۔ جنہیں اُنہوں نے تین صفوں میں آراستہ کیا۔ پہلی صف جب یونانی کیمپ پر یلغار کرتی تھی۔ تو دوسری صف اُسکے پیچھے روانہ ہوجاتی تھی۔ دوسری کے بعد۔ تیسری صف حرکت میں آتی تھی۔

چنانچہ حملہ کے بعد ایک شدید اور خونریز جنگ کی ابتدا ہوگئی۔ یہ جنگ صبح سے
شام تک نہایت جوش و خروش کے ساتھ لڑی گئی۔ جب یونانی فتح یاب
ہو گئے۔ تو اس فتح کی خوشی میں۔ سکندر نے یونانی جنرل (لیوناتوس)
کو طلائی تاج پہنایا۔ یہ جنگ کا وہ نقشہ ہے۔ جیسے کوردگال نامہ کا مصنف
بیان کرتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس جنگ کے بارے میں یونانی
مؤرخ کیا کہتے ہیں۔ جسکا حوالہ انگریزوں کے دور کے بلوچستان گزیٹیرز
کے تالیف کنندگان نے لبیلہ گزیٹیر میں دیا ہے۔ یونانی مؤرخ اس جنگ
کا نقشہ اسطرح کھینچتے ہیں۔

"کہ یہ مقام کوکالا (گل گلا۔ کوردگال نامہ) راس کچاری (کیچان) سکندر
کی بحری فوج۔ بری فوج سے آکر ملتی ہے۔ یہاں نیارکوس ایک کیمپ
ترتیب دیتا ہے۔ یونانی مؤرخ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے۔ کہ اسی
حصہ میں۔ لیوناتوس نے اورتیی اور انکے حلیفوں کو ایک بڑے جنگ
میں شکست دی۔ جنکے چھ ہزار آدمی مارے گئے۔ اس فتح کی خوشی
میں سکندر نے جشن مناکر۔ لیوناتوس کو طلائی تاج پہنایا"

یونانی مؤرخ کے اس بیان کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ کہ
کسی حد تک۔ مصنف کوردگال نامہ اور یونانی مؤرخین کے بیانات
ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں۔ صرف ایک نکتہ پر اختلاف

نظر آتا ہے ۔ یونانی مؤرخ کہتے ہیں کہ چھ ہزار اودریتی اس جنگ میں کام آئے ۔ جبکہ مصنف کوردگال نامہ جنگ میں مرنے والوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے بتلاتا ہے ۔ کہ دس ہزار توانا ۔ جری ۔ اور بہادر کرد نوجوان اس خون آشام جنگ میں تلف ہوئے ۔ جسکی وجہ سے ۔ کرد نسل کو اپنے تجربہ کار ۔ اور شہرت یافتہ ۔ جنگی جوانوں سے محروم ہونا پڑا ۔ اس لڑائی میں اکراد براخوئی کے طائفہ سارونی اور گریشکانی کے اُمراء اَمیر جاگیں سارونی ۔ اَمیر آچاک گریشکانی نے جام شہادت نوش کیا ۔

فاتح دنیا سکندر کی وفات ۔

اس فتح کے بعد ۔ سکندر نے اپنا سفر جاری رکھا ۔ اور مکران میں صعوبتیں برداشت کرتا ہوا ۔ ۳۲۵ ق ۔ م میں بابل جا پہنچا ۔ لیکن قدرت کی طرف سے اپنی ۔ کامرانیوں کے پُر بہار اَشجار کو پھلتے پھولتے ۔ اور ثمر بار ہوتے دیکھنا ۔ اُسکے نصیب میں نہ تھا ۔ چنانچہ دو سال بعد ۔ ۳۲۳ ق ۔ م میں بتیس سال کی عمر میں فوت ہو کر ۔ اپنے جانشینوں کے لئے ایک وسیع سلطنت ورثہ میں چھوڑ گیا ۔

سکندر کی وفات کے بعد جانشینی کیلئے جنگیں ۔

سکندر کی اَچانک اور غیر متوقع موت ۔ اور بالغ جانشین کی غیر موجودگی نے ...

اُسکے جرنیلوں میں وراثت کے مسئلے پر ہنگاموں کا سلسلہ برپا کردیا۔ سلطنت پر قبضہ کرنے کیلئے کچھ لڑائیاں بھی ہوئیں۔ لیکن انجام کار سلطنت کا بٹوارہ ہوگیا۔ سیلوکوس کی اعلیٰ قابلیت کی وجہ سے سلطنت کا ایک وسیع حصہ ۳۱۱ ق۔م میں اُسکے حصے میں آیا۔ اور پھر کامیاب مہمات کے بعد۔ اُسکی سلطنت ماوراء النہر اور بلوچستان تک وسعت پا گئی۔

توران میں ستراپ کساندوس کا آمد۔

مصنف کورد گال نامہ۔ بیان کرتا ہے۔ کہ جب سیلوکوس تخت فارس پر بیٹھا۔ تو اُس نے اپنے ایک فوجی آفیسر کو جسکا نام کساندوس تھا۔ گورنر مقرر کر کے۔ توران بھیجا۔ وہ توران آکر۔ مسندِ ستراپ پر بیٹھا اور نظام حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی۔ کساندوس۔ یونانی لفظ کیسندر کی بگڑی ہوئی شکل معلوم ہوتا ہے۔

اکراد براخوئی اور سیلوکوس

اِس دور میں۔ توران میں ہر طرف بے چینی کا عالَم تھا۔ خطے کا امن و امان درہم برہم ہو چکا تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ کُشت و خُون اور غارت گری روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔ لاقانونیت کا بازار گرم تھا۔ ملک میں کوئی منظم حکومت وجود نہیں رکھتی تھی۔

اِس خارجی غلبہ کی وجہ سے اکراد براخوئی اِقتدار سے محروم ہو کر ۔ مُشکلات سے دوچار ۔ اپنی بقا کیلئے جتن کر رہے تھے ۔ ان پریشان کن ۔ اور تشویشناک حالات میں ۔ مُلک کی سیاسی صورت نے اُس وقت نیا رُخ اِختیار کیا ۔ جب سیلوکوس نے ہندوستان پر حملہ کرکے وہاں کے بادشاہ چندر گپت موریا کے ہاتھوں شکست کھائی ۔ سیلوکوس اپنی وسیع سلطنت کے گھمنڈ اور ملک گیری کے لالچ میں بغیر سوچے سمجھے ۔ ۳۰۵ ق ۔ م میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا تھا ۔ جسے ایک شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا ۔ بعد میں سیلوکوس نے اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے ۔ صلح کی درخواست کی ۔ اُسکی کوتاہ اندیشی کے نتیجے نے اُسے اپنی سلطنت کے ایک بڑے حصے سے محروم کردیا ۔ اور کابلستان ۔ توران اور مکران کے خطے اُسے تاوان جنگ میں چندر گپت موریا کو دینے پڑے ۔

اکراد براخوئی اور چندر گپت موریا

کوردگال نامہ کے مطابق اِس دوسری سیاسی تبدیلی نے اکراد براخوئی کا بیڑہ ڈبو دیا ۔ اور اُن کیلئے یہ تبدیلی تباہ کن ثابت ہوئی ۔ دستور کے مطابق یہ امر یقینی تھا ۔ کہ چندر گپت موریا ۔ اپنے ہتھیائے ہوئے علاقوں میں مغربی سرحدات کے استحکام کیلئے ۔ ہندی قبائل کو اِن

علاقوں میں بسائے گا۔ کیونکہ وہ غیر ہندی نسل کے لوگوں یعنی ماد کردوں پر اعتماد نہیں کر سکتا تھا۔ اَب اکراد براخوئی کیلئے دو راستوں میں سے ایک کا اِنتخاب کرنا تھا۔ یعنی یا تو وہ موریا حکومت کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیتے۔ یا اپنی آزادی کی بقاکیلئے آخیر تک لڑتے۔ چنانچہ اُنہوں نے دوسرے راستے کا اِنتخاب کیا۔ اور اپنی آزادی کے قیام و بقا کی جدوجہد شروع کر دی۔

سندھ کی طرف سے ہندی قبائل کا خروج

اِس حکومتی تبدیلی کے اِثنا میں ہندی قبیلوں کا خروج۔ جنہیں کرد۔ جدگال کہتے تھے۔ شروع ہوا۔ وہ مکران اور توران میں مور و ملخ کی طرح داخل ہونے لگے۔ چونکہ اُنہیں موریا حکومت کی پُشت پناہی حاصل تھی۔ اِسلیئے اُنکی آمد کو روکنا ناممکن تھا۔ اِسکے باوجود اُنہیں توران اور مکران میں کردوں کی سخت مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ کردوں نے یہ جنگی چال اختیار کی۔ کہ جہاں کہیں وہ لاتعداد ہو جاتے تھے۔ کرد پسپائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ پیچھے ہَٹ کر۔ نزدیک ترین مقام پر اُنکی پیشقدمی کو روکنے کی کوشش کرتے۔ چنانچہ اسی آنکھ مچولی کے نتیجے میں جدگالوں نے تمام خطہ مکران پر قبضہ کر لیا۔ جہاں تک توران کا سوال ہے۔ اُسکے وسطی اور جنوبی

علاقوں یعنی غزدار اور ارمابیل پر تو جدگالوں نے مکمل قبضہ کر لیا۔ لیکن توران کا شمالی علاقہ جو کیکانان کہلاتا تھا۔ شدید۔ تند و تیز اور سخت مزاحمت کے بعد۔ براخوئی کردوں کے قبضہ میں رہا۔ اُسکی ایک وجہ یہ بھی تھی۔ کہ مکران کے کرد قبائل۔ کرمانی، اُدرگانی اور ماملی۔ اپنی ہزیمت کے بعد۔ شمال کی طرف کیکانان کا رُخ کرکے اکراد براخوئی سے آملے تھے۔ مکران کی کردوں کی آمد کی وجہ سے براخوئی اکراد کی پوزیشن مضبوط ہوگئی۔ مکرانی کردوں کے علاوہ۔ زابلستان کے کرد قبائل۔ زنگنہ، سباحی، سنجاری، اور سفاری بھی۔ اَمیر برسان کی قیادت میں جو زنگنہ قبیلے کا سردار اور زابلستان کا حکمران تھا۔ اپنے کرد بھائیوں کے کمک کیلئے کیکانان پہنچ گئے۔ تاکہ اُنہیں مزید نیست و نابود ہونے سے بچالیں۔ تمام اطراف و اکناف سے کیکانان میں کردوں کا یہ اِجتماع کردوں اور جدگالوں کے درمیان۔ مقام شُہر آبادان (سوراب) میں ایک شدید اور خونریز جنگ پر منتج ہوا۔ جسمیں تمام کرد قبائل نے بھرپور حصہ لیا۔ اِس جنگ کو کُردگال اور جدگال جنگ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ سندھی قبائل۔ کُرد قبائل کو۔ کُردگال کہتے تھے۔ جیسے کُردی اُنہیں جدگال کہتے تھے۔

زابلستان کے حکمران کا براخوئی کردوں کی امداد کو پہنچنا۔

پرانے ادوار میں۔ زابلستان کی سرحدات مشرق میں توران۔ اور جنوب میں مکران سے ملتی تھیں۔ آمیر برسان۔ زگمنہ کرد قبیلے کا سردار اور زابلستان کا حکمران تھا۔ اس نے جب تورانی اور مکرانی کردوں کی حالت زار دیکھی۔ تو ہم نسل کرد ہونے کیوجہ سے اسکا خونی رشتہ جوش زن ہوا۔ اور اس کیلئے جنگ میں شامل ہونا فروری ہوگیا۔ تاکہ کردوں کو۔ جدگالوں کی تباہ کن یلغار سے بچایا جا سکے۔ کیونکہ اگر جدگال تورانی اور مکرانی کردوں کو کلی طور پر نیست و نابود کرنے میں کامیاب ہوجاتے۔ تو انکے لئے زابلستان کی طرف مزید پیشقدمی کرنے کا پختہ امکان ہوسکتا تھا۔ اور اسطرح انکی یہ پیشقدمی پورے ملک کی سلامتی کیلئے خطرہ بن سکتی تھی۔ جسے آمیر برسان مول لینے کیلئے تیار نہ تھا۔

وادی سُہر آبادان میں ۲۹۲ ق۔م میں فیصلہ کن جنگ

یہ جنگ کردوں اور جدگالوں یا کردگالوں اور جدگالوں کے درمیان۔ وادی سُہر آبادان میں ۲۹۲ ق۔م میں لڑی گئی۔ آمیر اگاران حکمران سندھ۔ اپنے تین بڑے قبائل۔ یعنی بنیا، مومید، تاک۔ کے تمام ذیلی طائفوں

کے ساتھ وادی سُہر آبادان (سوراب) میں خیمہ زن تھا۔ اور آگے شمال کی طرف بڑھ کر۔ کیکانان کے دارالخلافہ کیکان کو تسخیر کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ کرد۔ امیر برسان حکمران زابلستان کی آمد کے بعد جدگالوں پر اپنے فیصلہ کن حملہ کی تیاری کر رہے تھے۔ کرد لشکر۔ سُہر آبادان کی طرف پیشقدمی کر کے۔ دشمن کے کیمپ کے مدمقابل خیمہ زن ہوئے۔ دوسرے دن علی الصباح۔ کردوں نے اس جنگی ترتیب سے جدگال کی لشکرگاہ پر حملے کا آغاز کیا۔

کرامیر برسان کی قیادت میں۔ ساجی، سنجاری، سناری، زنگنہ اکراد کے لشکر نے جدگال فوج کے میمنہ پر حملہ کیا۔ امیر کیکان براخوئی کردوں کے کیکانی، سارونی، غزداری، آرملی، بولانی، مشکانی اور گریشکانی طائفوں کے حلیفوں کے ساتھ جدگال لشکر کے قلب پر حملہ آور ہوا۔ مکرانی کردوں کا سردار لبوسان ادرگانی نے مالی، ادرگانی، کرمانی جنگی جوانوں کے ساتھ۔ جدگال فوج کے میسرہ پر یلغار کی۔ یہ جنگ تین دنوں تک جاری رہی۔ جسمیں جدگالوں کو شکست ہوئی۔ شکست خوردہ اگاران نے صلح کی درخواست کی۔ اور اِس یقین دہانی کے بعد کہ وہ آئندہ شمال کی طرف پیشقدمی نہیں کریگا۔ اُسکی صلح کی درخواست مان لی گئی۔ اور وادی سُہر آبادان کو کرد خطہ اور جدگال خطہ کے

درمیان حد فاصل مقرر کیا گیا۔

خط کیکانان کا الحاق ملک زابلستان کے ساتھ۔

مکران اور توران میں۔ یونانی اور جدگال جنگوں کے بعد براخوئی اور مکرانی کرد قبائل کی شیرازہ بندی۔ بکھر چکی تھی۔ اِنکے حالات ناخوشگوار تھے۔ اُنکی قومی یک جہتی پاش پاش ہوگئی تھی۔ اکراد براخوئی کے اُمراء کی اکثریت لڑائیوں میں کام آچکی تھی۔ صرف آمیر کیکان دوئم۔ اور آمیر روشی گورانی۔ اِن خونی جنگوں میں زندہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو سکے تھے۔ باعزت زندگی گزارنے کیلئے۔ براخوئی کردوں کیلئے ماسوائے اِسکے کہ وہ حکومت زابلستان کے ساتھ الحاق کریں۔ اور کوئی چارہ نہ تھا۔

توران کا آخری براخوئی کرد حکمران

آمیر کیکان دوئم۔ آخری براخوئی کرد حکمران تھا۔ جس نے بغیر کسی مداخلت کے۔ آٹھ سال یعنی ۳۳۸ ق۔م سے ۳۳۰ ق۔م تک حکمرانی کی۔ وہ کیکانی خاندان کا سولہواں براخوئی کرد حکمران تھا۔ اُسکی حکمرانی توران پر اُس وقت ختم ہوئی۔ جب سکندر نے توران فتح کیا۔ آمیر کیکان کی بقیہ زندگی اپنے لوگوں کی بقا کیلئے یونانی اور بعد میں جدگالوں کے ساتھ لڑائیوں میں گزری۔ جسمیں

وہ کسی حد تک ۔ سخت محنت اور کاوش کے بعد کامیاب ہوسکا ۔

اکراد براخوئی کے طائفوں کے اُمراء ۔ جو آمیر کیکان دویم کے ہمعصر تھے

۱ ۔ آمیر روشی گورانی ۲ ۔ آمیر جاگیں سارونی ۳ ۔ آمیر شادین غزداری ۴ ۔ آمیر راسن ہشکانی ۵ ۔ آمیر نورگان آرمیلی ۔ ۶ ۔ آمیر آچاک گرینکانی ۔ ۷ ۔ آمیر بہروز بولانی ۔

باب دہم

توران میں ۔ براخوئی کرد حکمرانی کی مختلف سماجی پہلو

اس باب میں ۔ اکراد براخوئی کے توران (بلوچستان) میں سکونت پذیر ہونے کے بعد اِن کی سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائیگی مثلاً یہ کہ اُنکی زبان کیاتھی ۔ کس مذہب کے پیرو تھے ۔ اور کن رسوم کی پابندی کرتے تھے ۔؟ تاریخ مردوخ کے مطابق وہ ایک عظیم اور مشہور قوم سے تعلق رکھتے تھے ۔ جسکا ماضی درخشان اور تابان رہاہے ایک ایسی عظیم الشان نسل سے تعلق رکھنے والے طائفہ سے ۔یہی توقع کی جاسکتی ہے ۔ کہ اُس نے اِس ملک میں بحیثیت مالک کے مُستقِلًا رہائش پذیر ہونے کے بعد ۔ یقینی طور پر قابل تعریف ۔ اچھے اور حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے ہونگے ۔ مگر اِس کے اِن کارناموں اور باقیات کو تاریخ کی تہ در تہ پرتوں کی گہرائی میں اُتر کر ہی تلاش کیاجاسکتا ہے ۔ جو زمانہ کے نشیب و فراز کی وجہ سے اُنکی آیندہ

نسلوں کے ذہنوں سے محو ہو چکے ہیں ۔ بد قسمتی سے اُٹھارہویں اور اُنیسویں صدی کے یورپین محققین نے کرد نسل کے اِس طائفے کی قدیم تاریخ کے روشن اور مُنوّر دور پر کوئی روشنی نہیں ڈالی ۔ جو براخوئی کہلاتے ہیں۔ اور جنکا ملک توران کے نام سے تاریخ قدیم میں موسوم تھا ۔ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں ۔ کہ علمی دنیا میں ۔ محققین کو شیخ محمد مردوخ مصنف تاریخ مردوخ اور آخوند صالح محمد زنگنہ کرد مصنف کوردگال نامہ کا شکر گزار ہونا چاہیئے ۔ جنہوں نے تاریخی دور کے ایک ایسے باب پر روشنی ڈالی ہے ۔ جو اِس وقت تک پردہ اِخفا میں تھا ۔ اُنہوں نے قدیم تاریخ براخوئی کرد کے بارے میں معلومات فراہم کر کے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے ۔ جبکہ کسی اور مشہور محقق عالم نے ۔ اِس موضوع پر ۔ اِسقدر شرح وبسط سے روشنی ڈالنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔ اب اکراد براخوئی کی سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے موضوع کی طرف رجوع کیا جاتا ہے ۔

اکراد براخوئی کا مذہب ۔

مصنف تاریخ مردوخ کہتا ہے ۔ کہ کردوں کی تاریخ اُنکے موجودہ مسکن کردستان میں مہاجرت کرنے سے پہلے بالکل تاریک اور نامعلوم ہے ۔ اُنکی ہجرت کے بعد ۔ تاریخی دستاویزات سے معلوم

-آرین - اکراد بلوچ آتشکدہ

ہوتا ہے کہ . وہ روشنی پرست تھے . یعنی روشنی سے رغبت رکھتے تھے . اور اندھیرے سے نفرت کرتے تھے. بلکہ اُس سے خوفزدہ ہوتے تھے . یعنی ہم اُنکو آھورا کے پرستار کہہ سکتے ہیں . مصنف لفظ (آھورا) کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے. کہ یہ لفظ دو لفظوں کا مرکب ہے. (ھور) یعنی (آگ) اور (آ) یعنی (آیا) پس آھورا کے معنی ہوئے. آگ سے آنیوالا . آگ سے روشنی برآمد ہوتی ہے . وہ روشنی کو تمام کائنات کا پرورش کنندہ اور قوت کا سرچشمہ تصور کرتے تھے .
کورد گال نامہ کہتا ہے . کہ کرد نسل کے لوگ آگ کی پرستش کرتے تھے . اُنکی مذہبی رسوم بالکل سیدھی سادھی ہوتی تھیں . براخوئی کردوں کے بارے میں کہتا ہے . کہ وہ دن میں تین دفعہ عبادت کرتے تھے . یعنی طلوع آفتاب ، دوپہر اور غروب آفتاب کے موقع پر. وہ اپنے معبد کو (آرین) کہتے تھے . اُنکے محافظ (آری وان) کہلاتے تھے . دو اہم معبدوں یعنی آرین زوراک . آرین حلوان کے علاوہ عموماً ہر گاؤں ، قصبہ ، اور شہر میں ایک ہی عبادت خانہ ہوتا تھا. متذکرہ بالا دو عبادت گاہیں . متبرّک ترین معبد تصور ہوتی تھیں . بہار کے موسم میں . ہر سال توران کے ہر کونہ اور ہر گوشہ سے زائرین ان معبدوں کی زیارت کیلئے آتے تھے .

معبد کا طرز تعمیر

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ کہ براخوئی کردوں کی مذہبی رسوم بہت سادہ ہوتی تھیں۔ چنانچہ اِن کی عبادت گاہوں کی عمارات بھی بالکل سادہ طرز پر بنائی جاتی تھیں۔ معبد کی عمارت مربع یا مستطیل شکل کی ہوتی تھیں۔ کمرہ کافی وسیع ہوتا تھا۔ جسکے درمیان میں ایک گول دائرہ ہوتا تھا۔ اسی دائرہ میں تین آتشدان بنائے جاتے تھے۔ جن میں رات دن آگ جلتی تھی۔ عبادت گزار آکر۔ دائرہ کے گرد بیٹھکر۔ آگ کی پرستش کر کے چلے جاتے تھے۔

معبد کے محافظ کے فرائض

معبد کے محافظ جو (آری دان) کہلاتے تھے اُنکے فرائض یہ تھے۔ ۱ ر آگ کو دن رات جلائے رکھنا۔ ۲ ر ہیزم سوختنی کے مہیا کرنے کا بندوبست کرنا۔ ۳ ر معبد میں ہمہ وقت موجود رہنا۔ ۴ ر زائرین کے تحفوں اور نذرانوں کا حساب وکتاب رکھنا۔ ۵ ر زائرین کی لائی ہوئی ہیزم کا ذخیرہ کرنا۔ بعض دفعہ زائرین اپنے کفارہ گناہ کیلئے بہترین قسم کی لکڑی۔ آتشکدہ کیلئے لایا کرتے تھے۔

اکراد براخوئی کی سماجی رسوم

پرانی تاریخی دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام کردوں کی سماجی رسوم ایک جیسی تھیں۔

براخوئی کرد بھی اِنہی رسوم کی پابندی کرتے تھے۔ جنکی تفصیلات اِسطرح ہیں۔

۱۔ باپ یا اُسکی غیر موجودگی میں خاندان کا عمر رسیدہ فرد۔ خاندان کا سربراہ مانا جاتا تھا۔ اُسکے احکام رد نہیں کئے جا سکتے تھے۔

۲۔ ازدواج کا رشتہ فریقین کے سربراہ اور دولہا دلہن کی رضامندی سے طے ہوتا تھا۔ شب زفاف میں رسم دوجین (دولہا دلہن کا وصال) ادا کی جاتی تھی۔ اِس سے قبل دولہا دلہن کو گدیلے پر ایک دوسرے کے بالمقابل بٹھا کر۔ اُنکے سروں کو آہستگی سے آپسمیں ٹکرایا جاتا تھا۔ اِس رسم کی ادائیگی کے بعد۔ شادی جائز تصور ہوتی تھی۔ یہ ایک عجیب حقیقت ہے۔ کہ آج تک بلوچ قبائل اِس رسم کی پابندی کرتے ہیں۔ اور شادی کی رسوم میں ایک اہم رسم ہے جسے رسم (ڈوک) کہتے ہیں۔

۳۔ کثرتِ ازدواج کی رسم مروج تھی۔ جسمیں ازدواج کی تعداد کی کوئی حد مقرر نہیں تھی۔

۴۔ زِنا کو سنگین جرم سمجھا جاتا تھا۔ اور مجرم کیلئے سزائے موت مقرر تھی۔

۵۔ ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ شادی ناجائز تھی۔

۶۔ ختنے کا رواج نہ تھا۔ اسلام کے بعد یہ رسم مروج ہوئی۔

۷۔ بچہ سنِ بلوغ سے پہلے کمر بند نہیں باندھ سکتا تھا۔

۸ ۔ لڑکیاں شادی کے بعد زلف رکھ سکتی تھیں ۔ یہ رسم آج بھی بلوچ قبائل
میں مروج ہے ۔

۹ ۔ کردوں کا ابتدائی پیشہ گلہ بانی اور رمہ بانی تھا ۔ جب انہوں نے
شہری زندگی اختیار کی ۔ تو زراعت کا پیشہ بھی اختیار کیا ۔ اور اس کی
ترقی کیلئے ایسے عظیم بندات تعمیر کئے ۔ جنکے کھنڈرات آج بھی دیکھنے
والوں کو حیرت میں ڈالے ہوئے ہیں ۔ ان بندات کو موجودہ وقت
میں گوڑ بند یا آتش پرستوں کے بند کہتے ہیں ۔

۱۰ ۔ تجارتی لین دین میں وہ سکہ استعمال نہیں کرتے تھے ۔ بلکہ مال کے
بدلے مال کا لین دین مروج تھا ۔

۱۱ ۔ وہ اپنا لباس اور جوتے ۔ جانوروں کے اون اور کھالوں سے بناتے
تھے ۔

۱۲ ۔ روزمرہ زندگی کے کاموں میں انکی مستورات انکے دوش بدوش
کام کرتی تھیں ۔

۱۳ ۔ انکی موت کی رسوم بھی بالکل سادہ ہوتی تھیں ۔ ابتدائی دور میں وہ میت
کو کھلی فضا میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دیتے تھے ۔ تاکہ انہیں جنگلی
جانور اور پرندے کھا جائیں ۔ مردوں کو دفن کرنے یا غاروں میں
رکھنے کا رواج بعد میں مروج ہوا ۔ موجودہ وقت میں تحصیل زہری

کی وادی پندران میں ۔ اسی قسم کا ایک غار نما مدفن موجود ہے۔

۱۴۔ کردوں کے ہتھیار ۔ تیر، کمان، تلوار، خنجر، بھالہ، نیزہ، گرز، ڈھال، کمند اور فلاخن پر مشتمل تھے ۔

۱۵۔ رسم حال ۔ جسے کردی زبان میں (حال گرتن) کہتے ہیں ۔ تمام کرد قبائل میں مروج تھا ۔ رسم یوں تھی ۔ کہ جب کوئی اجنبی یا جان پہچان والا مہمان کسی کے گھر میں آتا تھا ۔ تو خوش آمدید کے بعد اُس سے اُسکے سفر کی کیفیت اور مدعا دریافت کیا جاتا ۔ اور جب وہ اپنا حال ختم کر چکتا ۔ تو صاحب خانہ اپنے کوائف بیان کرتا ۔ اسطرح نووارد کے آنے کا مقصد بھی معلوم ہو جاتا ۔ اور اردگرد کے دیگر حالات کے متعلق بھی معلومات حاصل ہو جاتی تھیں ۔ اس رسم کو (حال گرتن) کہتے تھے ۔ چونکہ قدیم زمانہ میں ۔ دیگر سائنسی ذرائع ابلاغ نہیں ہوا کرتے تھے ۔ اسلیئے کردوں نے حالات سے بہ آسانی اور جلدی واقفیت حاصل کرنے کیلئے یہ طریقہ رائج کیا تھا ۔ یہ ایک عجیب تاریخی اتفاق ہے ۔ کہ کوئی تین ہزار سال گزرنے کے بعد بھی ۔ بلوچ قبائلی زندگی میں رسم حال کی پابندی کی جاتی ہے ۔

اکراد براخوئی کی زراعت

جیساکہ کئی جگہوں پر پہلے بھی بیان ہو چکا ہے ۔ کہ کردستان میں بود و باش اختیار کرنے سے پہلے ۔ کرد

گلہ بانی اور رمہ بانی کرتے تھے۔ وہ گھوڑے گاڑیوں میں سفر کرتے اور خانہ بدوشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ موسم سرما میں میدانوں میں چلے جاتے تھے۔ اور موسم گرما میں دوبارہ کوھستانوں میں چلے آتے لیکن بعد میں جب اُنہوں نے آب پاشی کے بڑے بڑے بندات تعمیر کر کے زراعت کو ترقی دی۔ تو شہری زندگی اختیار کر لی۔

جب ماد کردوں کے امیر کیقباد نے ۸۵۳ سال قبل از مسیح میں سلطنت مادستان کی تشکیل کی۔ اُس وقت کرد بہت متمدن مہذب اور ترقی یافتہ ہو چکے تھے۔ کیقباد نے ۸۵۲ سال قبل از مسیح میں توران کے بادشاہ افراسیاب کو شکست دینے کے بعد اُسکی سلطنت کا حصے ٹکڑے کر کے۔ خطہ ہائے۔ زابلستان توران اور مکران کو اپنے قلمرو میں شامل کر لیا۔ اور اِنہی علاقوں میں کرد قبائل کو بسایا۔ اِن علاقوں میں بسنے کے بعد۔ کرد قبائل نے زراعت اور زمینداری کا پیشہ اِختیار کر لیا اور اس میں ایسی دلچسپی لی۔ کہ ویران زمینوں کو ہرے بھرے کھیتوں میں تبدیل کر دیا۔ اور زراعت کی ترقی کیلئے کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی۔ کوردگال نامہ کے بیان کے مطابق۔ اکراد براھوئی نے تمام توران میں بندات کا لامتناہی سِلسلہ پھیلا دیا۔ اُنکے انجنیران بندات کے فن تعمیر میں اسقدر ماہر تھے۔ کہ آج بھی دیکھنے والا ان بندات کے

کھنڈرات کو دیکھکر حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

اٹھارہویں اور اُنیسویں صدی کے ماہر آثار قدیمہ کے محققین نے اِن بندات کے بارے میں یہ رائے دی ہے۔

" یہ گوئر بند یعنی آتش پرستوں کے بندات۔ جسطرح اُنکے نام سے ظاہر ہوتا ہے۔ عجیب وغریب بناوٹ اور ساخت کی تعمیر ہیں۔ جو بلوچستان کے کوھستانی علاقوں میں بڑی تعداد میں بکھرے پڑے ہیں۔ یہ اکثر زمانہ قدیم کے کاروانوں کے راستے پر واقع ہیں۔ یہ بندات اکثر گھاٹیوں کے دہانوں اور پہاڑی ڈھلانوں کے سامنے بنائے گئے ہیں۔ تاکہ پانی کی زیادہ مقدار کاشتکاری کیلئے حاصل کی جا سکے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کون لوگ تھے۔ جنہوں نے یہ بندات تعمیر کئے ؟

یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جس کے متعلق تمام اِمکانی ذرائع معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ کبھی بھی حل ہونے والا مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ اِنکی تعمیر کے سِلسلے میں جو مختلف نظریے پیش کئے گئے ہیں۔ ان پر غور وفکر کرنے سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ کہ مقامی باشندے عام روایت کے مطابق اِن اعلیٰ طرزِ تعمیر سے بنے ہوئے بندات کو آتش پرستوں سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اُنکے دعوٰی کو مقامی صورت حال نے کبھی بھی رد نہیں کیا ہے "

یہ مقام افسوس ہے۔ کہ ان عظیم لوگوں کے اولاد۔ جو اس وقت بھی اسی ملک میں۔ جسے بلوچستان کہا جاتا ہے۔ بود و باش رکھتے ہیں اور خود بھی بلوچ کہلاتے ہیں۔ اِن عجیب تعمیرات کے بنانے والوں اور خالقوں کو نہیں جانتے۔ کہ وہ کون ہیں؟ اُسکی ایک وجہ ہے۔ اگر ہم قدیم تاریخ کا غور سے مطالعہ کریں۔ تو ایک صحیح حقیقت سامنے آتی ہے۔ کہ خدا کی تخلیق کردہ دنیا میں ازل سے قدرتی شکست و ریخت اور تبدیلی کا عمل مسلسل حرکت میں ہے۔ اِسی سے اِنقلابات آتے ہیں۔ اِنسانوں کے تعلقات اور رابطے اُنکے ماضی کے اَجداد کی تاریخ سے کٹ جاتے ہیں۔ پس یہی عوامل موجودہ بلوچوں اور اُنکے ماضی کے گرد۔ اَجداد سے رشتہ کے تسلسل کو منقطع کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ لہٰذا ہم موجودہ بلوچوں کو اِس تغافل شعاری کا مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے۔ البتہ ایک لحاظ سے وہ اِن بندات کو گورٔبند کے نام سے موسوم کرنے میں حق بجانب ہیں۔ کیونکہ تین ہزار سال قبل اِسلام وجود میں نہیں آیا تھا۔ اُنکے اَجدادِ اعلیٰ جنہوں نے اِن بندات کو تعمیر کیا۔ وہ آتش پرست تھے۔

اب بلوچستان میں اُن وادیوں کے نام بیان کئے جائیں گے۔ جہاں اِن بندات کے کھنڈرات موجود ہیں۔

کوردگال نامہ کے مصنف کے بیان کے مطابق۔ ان بندات کو اکراد

براخوئی۔ جو ماد کرد قبیلے کا ایک طائفہ ہے۔ توران میں اپنے پنجصد سالہ دورِ حکمرانی (۸۵۴ ق.م تا ۳۳۰ ق.م) میں تعمیر کرتے رہے ہیں۔

۱۔ خطہ سراوان۔ میں وادی گزگ، نرمک، رودبار، چھپر جم بارڈی میں اِن گوڑ بندات کے کھنڈرات پائے جاتے ہیں۔

۲۔ جہاں تک خطہ جہالاوان کا تعلق ہے۔ اِس علاقہ میں ہر جگہ یعنی وادی سوراب سے لیکر۔ وادی حب تک۔ گوڑبندوں کا ایک طویل سِلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ اور تمام علاقہ گوڑ بندوں سے بھرا پڑا ہے۔ کچھ اہم وادیاں جہاں پہ بندات کچھ بہتر حالت میں موجود ہیں یہ ہیں۔ وادی بھٹو، توتک، لاکوریان، سارونہ، گِدر، مشکئے جیبری، حب۔

۳۔ خطہ خاران میں بھی کافی گوڑ بند پائے جاتے ہیں۔ اور یہ بندات وادی راسکوہ، گزّ، اور سیاہان کوہ میں واقع ہیں۔

براخوئی اکراد کی زبان

براخوئی کردوں کی زبان وہی تھی۔ جو ماد کردوں کی تھی۔ تاریخ مردوخ کے مطابق جو محض کردوں کی تاریخ ہے۔ کہتا ہے کہ اوستا۔ کردی زبان میں تحریر ہوئی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے۔ کہ اب تک آثار قدیمہ کا کوئی ایسا تحریر شدہ کتبہ کردی زبان میں برآمد نہیں ہوا ہے۔ جسکی تحریر کا اوستا کی تحریر

ساتھ تقابلی موازنہ کر کے دعوٰے کیا جا سکے۔ کہ واقعتاً اوستائی زبان اور کردی زبان ایک ہیں۔

کوردگال نامہ۔ تاریخ مردوخ کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ جب براخوئی توران میں وارد ہوئے۔ وہ کردی زبان بولتے تھے۔ توران کے قدیم باشندوں نے اُنہیں کوردگال کہا۔ یعنی کردی زبان بولنے والے۔ کردی زبان کے متعلق۔ تاریخ مردوخ سے واضح ہوتا ہے کہ کردستان میں آنے کے بعد۔ جب کرد قبائل مختلف اطراف میں پھیلے۔ تو محل وقوع کی تبدیلی کی وجہ سے اُنکی اصلی زبان میں بھی کچھ تبدیلی واقع ہوئی۔ اور اِسطرح انجام کار کردی زبان چار لہجوں میں منقسم ہو گئی: کرمانجی، گورانی، لُری، کلہری۔

کوردگال نامہ کا مصنف کہتا ہے۔ کہ توران اور نابلستان میں سکونت کے بعد۔ کافی عرصہ تک زنگنہ اور براخوئی کردوں کی زبان اپنی اصلی حالت میں رہی۔ وہ کردی (موجودہ بلوچی زبان) زبان میں بات کرتے تھے۔ بحوالہ کوردگال نامہ۔ براخوئی کردوں کی اِقتدار اعلیٰ توران میں قائم ہو گئی۔ تو تورانی نسل کی کچھ اصلی قبائل۔ جو تورانی سلطنت کے دوران میں۔ بہت پہلے مرکزی ایشیا سے آکر توران (سطح مرتفع قلات) کے منطقہ میں۔ براخوئی کردوں کے آمد سے پہلے آباد ہو گئے تھے۔

ملک چھوڑ کر چلے نہیں گئے۔ بلکہ براخوئی کردوں کی قیادت کو تسلیم کرلیا۔ اور اُن سے خلط ملط ہو گئے۔ کوردگال نامہ اُن قبائل کے مندرجہ ذیل اسما کا تذکرہ کرتا ہے۔ گرگاوی، گِندارچی، ہنگا ساری، مُجارک، زَرنداک، سامی غان، سورغان، سورچن، مندغار، داہی ماک، دَنگاسارتی، میموجندک، جوگ مان، ہوناک، جسغاک، بزنجک، الیاتون، کوکان، زنگو لدک، سارغون، کلداش اور گیوک۔ اِن قبائل کی کل تعداد بائیس ہے۔ یہ جس زبان میں تکلم کرتے تھے۔ اُسے تورک کہتے تھے۔ لہٰذا ان تورانی قبائل کا براخوئی کردوں کے ساتھ ادغام نے اُنکی زبان کو متاثر کیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ کردی زبان سے متاثر۔ تورک زبان بولنے لگے۔ مرور زمانہ کے ساتھ کردی زبان نے بلوچی کا نام اختیار کیا۔ اور تورک زبان کوردگالی کہلانے لگا۔ آج بھی جنوبی بلوچستان میں براہوئی زبان کو کوردگالی کہتے ہیں۔ ہم اس بارے میں ایک اور دلیل بھی پیش کرسکتے ہیں۔ کہ باوجود اس امر کے کہ بلوچی اور براہوئی زبانیں زبان کے دو جدا نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر انکے اسی فی صد الفاظ مشترک ہیں۔ جو تورک بولنے والے تورانی قبائل اور براخوئی کردوں کی آپسمیں ضم ہونے کا نتیجہ ہے۔ دوسری قابل غور حقیقت یہ ہے کہ زمانہ قدیم سے تورک زبان۔ سندھی، سرائیکی، فارسی اور پشتو زبانوں سے محیط

رہا ہے۔ مگر وہ ان کسی ایک سے اسقدر متاثر نہیں ہوا ہے۔ جتنا کہ بلوچی زبان سے۔ لہذا ان قبائل کے دو گروہوں کا ادغام کا یہ دوسرا ثبوت ہے۔ مطابق کورد گال نامہ (تورک) یا موجودہ براخوئی زبان مرکزی ایشیاء کے زبانوں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ بہ الفاظ دیگر یہ زبانوں کے تورانی خاندان سے برآمد ہوا ہے۔ میں اپنے اس دعویٰ کی تائید میں ایک نامور دانشور میر گل خان نصیر مرحوم کی کتاب "کوچ و بلوچ" کا حوالہ دیتا ہوں کہ وہ اپنے اس تاریخی کتاب میں بیان کرتا ہے۔ کہ دو فرانسی ماہر آثار قدیمہ موسیو فوشے اور موسیو ہاکنز۔ نے ۱۹۳۵ء اور ۱۹۳۶ء میں بگرام کے مقام پر جو کابل سے قریب واقع ہے۔ آثار قدیمہ کی کھنڈرات کی کھدائی کی ہے۔ انہیں ایک لوح تحریر کے ساتھ دستیاب ہوا۔ جسکے رموزی خط کو انہوں نے پڑھ لیا۔ کہ تحریر کے الفاظ "شاہ لوکیا" ہے۔ اور اس لفظ کی معنی "اونٹ کا مندر" اور یہ کھنڈرات کو شانی دور حکومت کے ہیں۔ جو ترک یا تورانی تھے۔ چنانچہ آج بھی بلوچی اور براخوئی زبانوں میں نوجوان نر اونٹ کو (لوک) کہتے ہیں۔ چونکہ میں نے بلوچی اور براخوئی دونوں زبانوں کی گریمر لکھی ہے۔ لہذا اسم کو۔ اسم مکبر بنانے کیلئے۔ اسم کے ساتھ لفظ شاہ بطور سابقہ لگایا جاتا ہے۔ جیسے شاہ توت (بڑا توت) شاہ ڈگ (بڑی سڑک) شاہ میر (بڑا۔ امیر) شاہ لوک

(بڑا نر اُونٹ) اس کے علاوہ لفظ (شالوکیا) کی صرفی ساخت بھی براخوئی صرف سے مطابقت رکھتی ہے۔ مثلاً خن۔ براخوئی زبان میں آنکھ کو کہتے ہیں۔ (خنی یا) آنکھوں والا۔ (دیر) پانی۔ (دیری یا) پانی والا۔ یعنی سَقّہ۔ اسی طرح (شالوکیا) بڑا نر اونٹ والا مندر۔ اسکے علاوہ ایک تاریخی روایت یہ بھی ہے۔ کہ جب ۱۲۸ ق۔م میں آشکانی خاندان۔ مادستان اور فارس کی سلطنت میں برسر اقتدار آیا۔ اور اسی خاندان کے دور میں ۱۲۸ھ میں جب واردان آشکانی بادشاہ تھا۔ شمال کی طرف سے کوشانی ترکوں کی یلغار سلطنت ایران پر شروع ہوئی۔ جسکے نتیجے میں۔ اُنہوں نے کچھ عرصہ بعد آشکانی سلطنت کا مشرقی علاقہ جسمیں خطۂ کابلستان، زابلستان، توران اور مکران کا بیشتر حصہ شامل تھا۔ فتح کرلیا۔ اسی اثنا میں زابلستان کے زنگنہ اور توران کے براخوئی کردوں اور کوشانی ترکوں کے درمیان دوستانہ روابط نے خاصی نشو ونما پائی۔ جس سے اُنکے تعلقات خوشگوار ہوگئے۔ کوشانی حکمرانوں نے اِنکی دوستی کو خوش آمدید کہا اور اُنکی کمک و معاونت سے زابلستان اور توران میں اپنی حکمرانی کو اِستحکام بخشا۔ زنگنہ اور براخوئی کرد۔ کوشانیوں کے ساتھ۔ اِسطرح گھل مل گئے۔ کہ اِن میں تمیز کرنا مشکل ہوگیا۔ اصل کردی زبان تو بعد کے اَدوار میں بلوچی کے نام سے موسوم ہوگئی۔ اور کردی و کوشانی مخلوط زبان پر کوردگالی زبان کا نام چسپاں ہوکر رہ گیا۔ جو اِس وقت بھی شمالی بلوچستان میں

براہوئی اور جنوبی بلوچستان میں کوردگالی کہلاتی ہے ۔

کوردگال نامہ کا مصنف کہتا ہے ۔ کہ براہوئیوں کی اصلی کردی زبان کردستان کی کردی زبان کے کرماج یا کرمانجی لہجہ سے بہت ملتی جلتی ہے ۔ اسکا یہ دعویٰ صد فیصد درست ہے ۔ جسکی تائید میں کرماج یا کرمانجی لہجہ کردی ۔ اور براہوئی اصلی کرد (جو اس وقت بلوچی کے نام سے موسوم ہے)

کے الفاظ کا ایک نقشہ نیچے دیا جاتا ہے۔ جسکے مطالعہ سے واضح ہوگا۔
کہ تین ہزار سال کا عرصہ گزرنے کے بعد بھی دونوں خطوں کردستان اور
توران (بلوچستان) کی دور اُفتادگی کے باوجود۔ اِن دونوں زبانوں کے
اِن الفاظ کا تلفظ اور معنی آج تک ایک جیسے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض جملوں
کی صرفی ترکیب بندی بھی ایک جیسی ہے۔

کرمانجی لہجہ کردی اور اصلی براخوئی کردی کے ہم معنی اور ہم تلفظ
الفاظ کا نقشہ نیچے ملاحظہ ہو۔

کرمانجی کردی لفظ	اصلی براخوئی کردی	اردو معنی	کرمانجی کردی لفظ	اصلی براخوئی کردی	اردو معنی
۱۔ آسن	آسن	لوہا	۸۔ زانا	زانات	عقلمند
۲۔ اَڑک	اَڑگ	آری	۹۔ دژمن	دُژمن	دشمن
۳۔ بَہر	بَہر	حصہ	۱۰۔ دِزّی	دُزی	چوری
۴۔ بُوڑ	بُوڑ	برف	۱۱۔ ہچی	ہچی	کچھ نہیں
۵۔ باسک	باسک	بازو	۱۲۔ کُوشش	کُوشش	جوتی
۶۔ گُوزک	گُوزک	میمنہ	۱۳۔ کوان	کمان۔ کوان	کمان
۷۔ برا	براس، برات	بھائی	۱۴۔ خُرد	خُرد	چھوٹا

کرمانجی کردی لفظ	اصلی براخوئی کردی	اردو معنی	کرمانجی کردی لفظ	اصلی براخوئی کردی	اردو معنی
۱۵۔ واسہ	واجہ	آقا	۲۱۔ تیغی	تُنّی	پیاسا
۱۶۔ وِش	وِش	خوش	۲۲۔ آپُس	آپُس	گابھن
۱۷ مُژ	مُژ	دُھند	۲۳۔ آنی	آنیشک	ماتھا
۱۸ سُہر	سُہر	لال	۲۴۔ بُشرو	بُشک	آیال
۱۹ سار	سارت	ٹھنڈا	۲۵۔ چِرشِک	چِرشِک	چنگاری
۲۰ ترسوک	ترُسوک	ڈرپوک	۲۶۔ ہَوَر	ہَوَر	بات

انگلش بلوچی کلوکی یل ڈکشنری کا مصنف ۔ میجر جارج واٹرز گلبرٹ سن اپنی کتاب کے پیش لفظ میں ۔ کرمانجی کردی ۔ اور اصلی براخوئی کردی (موجودہ بلوچی) زبانوں کی مشابہت کے بارے میں یوں اظہار خیال کرتا ہے ۔

" کرمانجی کردوں کی زبان میں کافی ایسے الفاظ ہیں ۔ جو فارسی زبان کی نسبت ۔ بلوچی زبان کے الفاظ سے قریبی مشابہت رکھتے ہیں "

وہ یہ بے شمار الفاظ سے چند الفاظ ہیں ۔ جو دونوں زبانوں کے مطالعہ سے ہمارے سامنے آئے ہیں ۔ کوئی ایسا شخص جسکے پاس وقت کی کمی نہ ہو ۔

اگر اِن دونوں زبانوں کا مطالعہ کرے۔ تو بڑی آسانی سے۔ اِن دونوں زبانوں کے متشابہ الفاظ کی تعداد کو دس گنا بڑھا سکتا ہے "

" اگر ہم اُن متعدد الفاظ کو جو قطعاً فارسی الاصل نہیں ہیں۔ بلوچی زبان کے الفاظ سے مشابہت رکھنے کی بنا پر بلوچی میں شامل کردیں تو ہم پر اچھی طرح واضح ہو جائیگا۔ کہ بلوچی زبان کِسقدر کرمانجی کردی زبان کی احسان مند ہے "

اکراد براخوئی کی فوجی تنظیم

پرانے اَدوار میں فوج ایک جدا۔ ادارہ کی حیثیت سے ایک علیحدہ تنظیم نہیں ہوا کرتی تھی۔ جیسا کہ ہمارے دورِ جدید کا دستور ہے۔ قدیم زمانے میں ہر تندرست اور توانا شخص۔ جنگ کے زمانے میں فوج کا سپاہی تصور ہوتا تھا۔ یہ ضروری اَمر تھا۔ کہ ہر قبیلہ، قوم اور نسل کے مرد افراد فنِ جنگ سے واقفیت رکھیں۔ بلکہ روایتی ہتھیاروں کے عام اِستعمال میں پوری مہارت بھی رکھتے ہوں۔ اکثر اوقات ہنگامی ضرورت کے پیشِ نظر۔ تمام آبادی کو فوجی خدمات سرانجام دینا پڑتی تھیں۔

۸۵۰ ق۔م میں توران کی فتح کے بعد۔ اکراد براخوئی نے ماد اور ہخامنشی سلطنتوں کے ادوار میں۔ تقریباً پانچ سو سال تک۔ توران پر حکمرانی کی۔ اُنہوں نے اپنی فوجی تربیت اور عسکری برتری کے بلند معیار

کی طرف خاص توجہ دی ۔ اور اُسے حسب توقع بلند و بالا رکھا ۔ چونکہ وہ بہادر اور جنگجو اقوام کے درمیان رہتے تھے ۔ اسلئے اُنکی بقائے دائمی کیلئے فن جنگ میں برتری اور فوجی تنظیم کی برجستگی ازبس ضروری تھی ۔

کوردگال نامہ کے مطابق ۔ اکراد براخوئی کی فوجی تنظیم کا نمونہ اور طور طریقے ۔ بعینہٖ مادستان کی فوجی تنظیم کے طرح تھے ۔ کیونکہ توران کی فتح سے پہلے ۔ براخوئی لشکر خود مادستان کی فوج کا ایک جزو لاینفک تھا ۔ ایسی صورت میں اُنکی فوجی تنظیم مادسلطنت کی فوجی تنظیم سے کیونکر مختلف ہو سکتی تھی ۔

کوردگال نامہ براخوئی فوجی تنظیم کی تفصیلات ۔ اس طرح بیان کرتا ہے ۔

مرد افراد کی درجہ بندی

قبائل کے مرد افراد کی درجہ بندی کی جاتی تھی ۔ مردوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا تھا ۔ جنہیں (سویت ریش) اور (کماش) گروہ کہتے تھے ۔

۱ ۔ سویت ریش ۔ یہ گروہ اُن افراد پر مشتمل ہوتا تھا ۔ جو بوڑھے اور ضعیف ہوتے ۔ اور جنگ کے قابل نہیں تھے ۔
دوران جنگ میں اِنکے فرائض خاندانوں کی نگرانی ، مویشیوں اور فصلات کی دیکھ بھال ہوتا تھا ۔

۲ ۔ کماش ۔ یہ گروہ قبائل کے نوجوان افراد پر مشتمل ہوتا تھا ۔

جس سے قبائلی اور قومی فوج بنتی تھی ۔

اکراد براخوئی کی فوجی تنظیم

فوج کے تین بڑے حصے ہوتے تھے ۔ جیسے دورِ جدید میں ڈویژن کہتے ہیں ۔ اِن ڈویژنوں کے نام یہ تھے ۔ کیکان بولک ، غزدار بولک ، ارمیل بولک ۔ اِنتظامی لحاظ سے یہ بولک ۔ رجمنٹ ، کمپنی اور سیکشن میں منقسم ہوتے تھے ۔ جنکو ۔ جوک ، پارین اور شلوار کہتے تھے ۔

۱ ۔ شلوار ، شلوار فوج کی پہلی اِکائی ہوتی تھی ۔ جو ایک گھرانے کے قابل جنگ مرد افراد پر مشتمل ہوتی تھی ۔ کئی شلواریں مِلکر ایک ٹولی یا کمپنی کو تشکیل دیتی تھیں ۔

۲ ۔ پارین ، بہت سی کمپنیوں (پارین) کے مجموعے سے جوک (رجمنٹ) تشکیل پاتی تھی ۔

۳ ۔ جوک ، مختلف جوکوں (رجمنٹ) کو یکجا کر کے بولک (ڈویژن) کو ترتیب دیا جاتا تھا ۔

رَسمِ حُل

چونکہ اکراد براخوئی کی کوئی باقاعدہ فوج نہیں ہوا کرتی تھی جو بھاری تعداد میں ۔ دشمن کے مقابلے کیلئے ہمہ وقت موجود رہتی ۔ اسلئے ضرورت کے وقت ۔ رَسمِ حُل سے کام لیا جاتا تھا ۔ ملک کے گوشے گوشے میں ۔ بذریعہ حُل ۔ جنگ کی اطلاع دی جاتی تھی ۔

گویا اِس طریقے سے اِطلاع دینے کو (حُل) کہتے تھے۔

حُل کی تشریح

حُل کردی زبان کا لفظ ہے۔ جسکے معنی ہیں۔ "باآواز بلند ظاہر کرنا" دوسرے الفاظ میں اِسکے معنی ہوئے۔ باآواز بلند تشہیر کرنا۔ مطلع کرنا وغیرہ۔ حُل کے دوران میں مقام اِجتماع کا اعلان بھی کیا جاتا تھا۔ جہاں تمام فوجی اپنے افسروں کی قیادت میں اکٹھے ہو جاتے۔ پرانے زمانے میں۔ جبکہ اِطلاع رسانی کا کوئی جدید نظام وضع نہیں ہوا تھا۔ پیغام کی ترسیل کا تیز ترین ذریعہ اِسی طریقے کو سمجھا جاتا تھا۔ اِس سِلسلے میں یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ "حل" کا۔ یہ لفظ اِنہی معنوں میں اس وقت بھی بلوچی اور براہوئی زبانوں میں مستعمل ہے۔

فوجی ترکیب بندی

ترکیب کے لحاظ سے۔ فوج کے دو حصے ہوتے تھے۔ پیدل فوج اور سوار فوج۔ سوار فوج کے دو سیکشن ہوتے تھے۔ ۱۔ ہلکا رسالہ ۲۔ بھاری رسالہ۔ ہلکے رسالے کا سوار صرف تیر و کمان یا نیزہ سے مسلح ہوتا تھا۔ جبکہ بھاری رسالہ کا سوار تلوار، نیزہ، تیر و کمان سے لیس ہوتا تھا۔ رسالہ کو جنگ میں بہت اہمیت حاصل تھی۔ کیونکہ اُسکا کردار فیصلہ کن ہوتا تھا۔ اِسلیئے تجربہ کار۔ اور پُختہ کار جوان رسالے میں بھرتی کئے جاتے تھے۔ اسی طرح پیدل فوج کے

تین سیکشن ہوتے تھے۔ ۱۔ تیر انداز ۲۔ شمشیر زن ۳۔ فلاخن انداز
تیر انداز۔ پیدل فوج کا اہم حصہ تصور ہوتا تھا۔ گھمسان کی جنگ میں شمشیر
زن دستہ تیراندازوں کی کمک کرتا تھا۔ تیسرا دستہ جو (پیراپنچی) یعنی
فلاخن انداز کہلاتا تھا۔ دوران جنگ میں دشمن پر لگاتار۔ مخصوص وزن
کے پتھروں کی گولیوں کی باڑھ مارتا تھا۔ اس مقصد کیلئے فلاخن اندازوں
کو میدان جنگ کے بلند تر مقام پر۔ مورچہ بند کیا جاتا تھا۔ جہاں سے وہ
دشمن کو زد میں لیکر۔ فلاخنوں کے ذریعے۔ اس پر ایسی صحت اور مہارت
کے ساتھ سنگ زنی کرتے تھے۔ کہ نہ صرف اس کی پیشقدمی رُک جاتی۔
بلکہ اس ناگہانی بوچھاڑ کی تاب نہ لاکر۔ بدحواسی کے عالم میں پسپائی
اختیار کرنا پڑتی۔ جو بعض اوقات اسکی شکست پر منتج ہوتی تھی۔ قارئین
کیلئے اِس امر واقعہ کا انکشاف موجب دلچسپی ہوگا۔ اِس ہتھیار کو بلوچ
آج بھی استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جنگی ہتھیار کے طور پر نہیں۔ بلکہ پرندوں
کو فصلات سے بھگانے کے حربے کے طور پر۔

سندان بولک

متذکرہ فوج کے علاوہ۔ اکراد براخوئی کی طرف سے
مستقل فوج کا ایک چھوٹا دستہ۔ سندھ سے ملحق توران
کی مشرقی سرحد کی حفاظت کیلئے رکھا جاتا تھا۔ اس فوج کو سندان بولک
کہتے تھے۔ کردی زبان میں (سند) سرحد کو کہتے ہیں۔ براخوئی اکراد کی

فوجی تنظیم کی بنیاد۔ اُنکی قبائلی تنظیم کے طرز پر رکھی گئی تھی۔ اِن دو نوں تنظیموں کے نمونے یا ماڈل میں کوئی خاص بڑا فرق نہ تھا۔ ماسوائے اِسکے کہ فوجی تنظیم کا تعلق محاربوں سے تھا۔ اور قبائلی تنظیم کا تعلق ملکی اُمور سے۔ اِسلیئے اُنکے فوجی اور مدنی منصبوں کے نام ایک جیسے تھے۔ کوردگال نامہ کے مطابق۔ اعلیٰ فوجی مناصب کے نام یہ تھے۔

۱۔ سران میران۔ (کمانڈر۔ ان۔ چیف)

۲۔ سران بولک۔ (ڈویژنل کمانڈر)

۳۔ سران جوک۔ (رجمنٹل کمانڈر)

۴۔ سران پاریں۔ (کمپنی کمانڈر)

۵۔ سران شلوار۔ (سیکشن کمانڈر)

اکراد براخوئی کی قبائلی تنظیم

کوردگال نامہ کے مطابق۔ اکراد براخوئی۔ اُن آٹھ طائفوں پر مشتمل۔ ایک مربوط گروہ تھا۔ جو اَمیر براخم کے آٹھ بیٹوں کی اولاد تھے۔ ان کا تفصیلی بیان باب چہارم میں ہو چکا ہے۔ اِس اَجدادی نام کی وجہ سے۔ براخم کی اولاد براخوئی مشہور ہوئی۔ بعد میں اَمیر براخم کے آٹھ بیٹوں کی نسل تعداد میں اسقدر بڑھ گئی۔ کہ قبائلی دستور کے مطابق۔ اُنہوں نے اپنے آپکو طائفوں میں بانٹ لیا۔ اور ہر طائفہ اپنے جد کے نام سے

موسوم ہوا۔ آگے چل کر۔ کیکانی، گورانی، ساردنی، نُز داری، مشکانی
آرمیلی، بولانی، گرتیکانی طائفے کہلائے۔ جیسا کہ قبائل کا دستور ہوتا ہے۔
قبائل کی افزائش نسل کیوجہ سے وہ طائفوں، عشائیر اور خاندانوں میں تقسیم
در تقسیم ہوتے جاتے ہیں۔ اِس حساب سے بولک (قبیلہ) طائفوں سے
طائفے، عشائیر سے۔ اور عشائیر خاندانوں سے وجود میں آتے ہیں۔
اِس مدنی نظام میں خاندان کو اِکائی کی حیثیت حاصل ہوتی تھی۔ خاندان مختلف
گھرانوں کی نمائندگی کرتا تھا۔ جسے شلوار کہا جاتا تھا۔ اِس طرح کئی
شلواروں سے عشیرہ۔ اور کئی عشائیر سے طائفہ اور کئی طائفوں سے
قبیلہ وجود میں آتا تھا۔ قبیلے میں نظم ونسق برقرار رکھنے کیلئے۔ اُسکا ایک
سربراہ مقرر ہوتا تھا۔ جسے (میر) کہتے تھے۔ اِسی طرح قبیلے کے اندر ہر
طائفے اور ہر عشیرہ اور ہر خاندان کا ایک سرپرست ہوتا تھا۔ جنہیں علی الترتیب
سران جوک، کماش اور واجہ کہتے تھے۔ اس قبائلی نظام کے تار وپود میں۔
تمام قبائل کا ایک سرپرست اعلیٰ ہوتا تھا۔ اور پورا تنظیمی ڈھانچہ بحیثیت
قوم اُسکے ماتحت ہوتا تھا۔ اُسے (میر میران) کہتے تھے۔ اُسکے بعد (میر)
اور میر کے بعد (سران جوک) اور سران جوک کے بعد (کماش) اور اُسکے بعد
(واجہ) کا رتبہ ہوتا تھا۔ خاندان کو (حلک) کہتے تھے۔ نیچے دیئے ہوئے نقشہ
سے قبائلی نظام کے تہ در تہ طبقوں کی تنظیمی تشکیل کی مزید وضاحت ہوگی۔

قبائلی نظام کا طبقہ وارانہ نقشہ

تشریح منصب سرپرست	طبقے کے سرپرست کا نام
بحیثیت قوم اکراد براخوئی کا سرپرست اعلیٰ جسمیں تمام براخوئی قبائل شامل تھے ۔	۱ ، میر میران ۔
یہ ایک قبیلے کا سرپرست اعلیٰ ہوتا تھا ۔	۲ ، میران ۔
یہ طائفے کا سرپرست اعلیٰ ہوتا تھا ۔	۳ ، سران جوک ۔
یہ عشیرے کا سرپرست اعلیٰ ہوتا تھا ۔	۴ ، کماش ۔
یہ خاندان کا سرپرست اعلیٰ ہوتا تھا ۔	۵ ، واجہ یا واژہ ۔

براخوئی اکراد کی سماجی قبائلی تنظیم کی بُنیاد ۔ دیگر قدیم سماجی تنظیموں کی طرح خونی رشتہ ہوتی تھی ۔ خاندان جو ایک جد کے

مختلف دادوں کے بچے ہوتے تھے۔ خاندان کے نفع ونقصان کے معاملات میں مشترک طور پر اسکے نتائج کا بار اٹھاتے تھے۔ ہر خاندان (خلک) کہلاتا تھا۔ ایک جد کی کئی اولادیں ہونے کی وجہ سے۔ کئی خاندان یا خلک وجود میں آتے تھے۔ یہی خاندان (خلک) اجتماعی حیثیت سے عشیرہ کو تشکیل دیتے تھے۔ عشائیر مل کر طائفہ۔ طائفے مل کر قبیلہ اور قبائل مل کر قوم کو تشکیل دیتے تھے۔

اکراد براخوئی کے گاؤں، قصبہ اور شہر

بلوچستان میں بے شمار آثار قدیمہ کے ٹیلوں کی موجودگی۔ اِس اَمر کا واضح ثبوت ہے کہ زمانہ قدیم میں بلوچستان کی آبادی گنجان تھی بندات جنہیں گوُر بند یعنی آتش پرستوں کے بند کہتے ہیں۔ اِس حقیقت کی نشان دہی کرتے ہیں۔ کہ بلوچستان کے قدیم باشندے بہت ترقی یافتہ۔ مہذب اور متمدن تھے۔ سائنس کے علم سے واقف تھے۔ جسکا ثبوت اُنکے گوُر بندوں کی طرز تعمیر اور محل وقوع ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ کی رائے بھی یہی ہے۔ مصنف کوردگال نامہ بھی ماہر آثار قدیمہ کے اِس خیال کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ جب ۴۸۵ ق.م میں اکراد براخوئی مالی، آدرگانی اور کرمانی نے توران اور مکران پر قبضہ کیا۔ توان خطوں کی آبادی گنجان تھی۔ لوگ آسودہ حال تھے۔ کئی شہر آباد تھے۔

کردوں نے مزید شہر، قصبے اور گاؤں آباد کئے۔ بندات کی تعمیر کے ذریعے پانی کو ذخیرہ کرکے۔ زراعت کو مزید ترقی دی۔ آج بھی اِن بندات کے کھنڈرات، اُنکی صناعی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ جنکے طرزِ تعمیر نے موجودہ دور کی ترقی یافتہ دنیا کے ماہرین کو ورطہ حیرت میں ڈالا ہوا ہے کہ تین یا چار ہزار سال پہلے۔ صناعی کے وہ کیا اَسباب تھے۔ جنکے ذریعے پتھروں کے اِن بڑے بڑے وزنی ٹکڑوں کو لاکر۔ اِن بندات کو تعمیر کیا گیا۔ بندات کا محل وقوع بھی ایسی سوجھ بوجھ سے مُنتخب کیا گیا ہے کہ بارش کے قدرتی پانی کا قطرہ بھی ضائع نہیں ہوسکتا تھا۔ بلکہ سب کا سب بند میں جاکر ذخیرہ ہوتا تھا۔ قدیم مؤرخین کے اِس دعویٰ کے ثبوت میں۔ کہ بلوچستان میں گنجان آبادی تھی۔ آثارِ قدیمہ کے ٹیلوں کا نقشہ دیا جاتا ہے۔ جس سے قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ قدیم مؤرخین کی رائے کس حد تک درست ہے۔ بلوچی براھوئی زبانوں میں اِن تباہ شدہ شہروں کے کھنڈرات کو دَمب کہتے ہیں۔

بلوچستان میں قدیم شہروں کے کھنڈرات
جنہیں بلوچی براہوئی زبانوں میں دمب کہتے ہیں۔

نمبر شمار	نام دمب	تشریح	نمبر شمار	نام دمب	تشریح
۱	سام پور	شہر مستونگ کے مغرب میں چار میل کے فاصلے پر واقع ہے	۶	دمب محمود گوہرام	وادی منگچر میں واقع ہے۔
۲	اِسپے بلندی	مستونگ شہر کے مغرب میں واقع ہے۔	۷	دمب زاہرانی	ایضاً
۳	دمب ملکو	مستونگ وادی میں واقع ہے۔	۸	دمب پچان زئی	ایضاً
۴	دمب کزلوغا	وادی منگچر میں واقع ہے۔	۹	دمب کلوہی	ایضاً
۵	دمب سید موریز	ایضاً	۱۰	دمب کارچاہ	ایضاً

نمبر شمار	نام دمب	تشریح	نمبر شمار	نام دمب	تشریح
۱۱ ،	دمب سُمبر	وادی منگچر میں واقع ہے	۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵	دمب کردگاپ	کردگاپ کے وادی میں چھ ٹیلے ہیں۔ یہ وادی تحصیل مستونگ میں واقع ہے
۱۲ ،	دمب توغو	وادی چھپر تحصیل قلات میں واقع ہے	۲۶ ،	دمب کلی گل محمد	وادی کوئٹہ میں واقع ہے
۱۳ ،	دمب کلو قلات	ایضاً	۲۷ ،	دمب کیچی بیگ	ایضاً
۱۴ ،	دمب ڈن	ایضاً	۲۸ ،	دمب میاں غنڈی	ایضاً
۱۵ ،	دمب کھڈ کوچنگ	شہر قلات کے شمال مشرق پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے	۲۹ ،	دمب سادات	ایضاً
۱۶ ،	دمب خواجہ زبیر	شہر قلات کے شمال میں تین میل کے فاصلے پر واقع ہے	۳۰ ،	دمب انجیرہ	وادی انجیرہ میں ہے۔ جو سوراب تحصیل کے جنوب مشرق میں سولہ میل کے فاصلے پر ہے۔
۱۷ ،	دمب ملگری	ایضاً	۳۱ ،	سیاہ دمب	سوراب کے قصبہ سے پانچ میل دور واقع ہے۔
۱۸، ۱۹	دمب اسپلنجی	وادی اسپلنجی میں دو ٹیلے ہیں یہ وادی تحصیل مستونگ کے حدود میں واقع ہے۔	۳۲ ،	دمب مل	وادی نال میں واقع ہے

نمبر شمار	نام ڈمب	تشریح	نمبر شمار	نام ڈمب	تشریح
۳۳،	ڈمب کولی	وادی کولواہ میں واقع ہے۔	۴۱،	شہر ڈمب	وادی نال میں واقع ہے۔
۳۴،	ڈمب میہی	وادی مشکے میں واقع ہے۔	۴۲،	لغور۔ زرد ڈمب	ایضاً
۳۵،	ڈمب ننطانی	وادی اورناچ میں واقع ہے۔	۴۳،	گمبدکیان ڈمب	ایضاً
۳۶،	ڈمب شاہی تمپ	مکران۔ تربت شہر کے جنوب میں۔ تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔	۴۴،	ڈمب کرگاکانڑ	ایضاً
۳۷،	ڈمب سنگین کوہ	بندر پسنی سے دس میل کے فاصلے پر واقع ہے۔	۴۵،	کولیری ڈمب	ایضاً
۳۸،	ڈمب بُرتپ شہر	لسبیلہ کے شہر سے نو میل کے فاصلے پر۔ وادی ولیپٹ میں واقع ہے۔	۴۶،	تازی ڈمب	ایضاً
۳۹،	سُنگیگن ڈمب	وادی دشت تحصیل تربت مکران میں واقع ہے	۴۷،	تیقاب ڈمب	ایضاً
۴۰،	ڈمب بالاکوٹ	بندر سونمیانی میں۔ دریائے حب کے کنارے پر واقع ہے	۴۸،	سُہری ڈمب	ایضاً

نمبر شمار	نام دمب	تشریح
۴۹،	سہراب دمب	وادی پشک تحصیل زہری میں واقع ہے۔
۵۰،	پشک دمب	ایضاً
۵۱،	سنگین دمب	ایضاً
۵۲،	دمب دارون قلات	وادی دارون. جنوبی جھالاوان میں واقع ہے۔
۵۳،	دمب کنراج کوٹ	وادی کنراج لسبیلہ میں واقع ہے۔
۵۴،	دمب اگور	وادی شہر لیاری لسبیلہ میں واقع ہے۔
۵۵،	دمب سپت	ایضاً
۵۶،	ہور دمب	ایضاً
۵۷،	دمب شاہی حسن	خاران شہر کے قرب وجوار میں واقع ہے
۵۸،	دمب گرنگ	ایضاً
۵۹،	دمب دازی	وادی دیگ وار ضلع خاران میں واقع ہے۔
۶۰،	دمب گلوگہ	ایضاً
۶۱،	کوراہی نا دمب	وادی بیسیمہ میں واقع ہے
۶۲،	ناگزی نا دمب	ایضاً
۶۳،	پاروی نا دمب	ایضاً
۶۴،	دمب سوتگان ڈور	گوادر شہر کے شمال مغرب میں چار میل کے فاصلے پر واقع ہے
۶۵،	میری دمب	وادی کیچ مکران میں واقع ہے
۶۶،	بہمنی دمب	ایضاً
۶۷،	کہنہ قلات دمب	وادی بونستان پنجگور میں واقع ہے۔

اَمیر اَدرگانی کرد بلوچ (مکران)

بابُ یازدہم

مکران کے ادرگانی کردِ حکمران

جب ایران کے پیش دادی خاندان کی حکمرانی ۸۵۳ء ق.م میں زوال پزیر ہوئی۔ اور ملک میں دوبارہ طوائف الملوکی کا سلسلہ شروع ہوا۔ تو ایسے وقت جبکہ ایران کے مغرب میں آشوریوں کی طاقتور سلطنت میسوپوٹیمیا یعنی وادی دجلہ وفرات میں قائم تھی۔ اور وہ اپنی سلطنت کو وسعت دینے کیلئے کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ یہ ممکن تھا کہ ایران کے اِن ناگفتہ بہ حالات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔ کلدانی، بابلی۔ سلطنتوں کی طرح۔ آشوری بھی دوبارہ ایران پر قابض ہوجائے۔ مگر ایران کی خوش قسمتی تھی۔ کہ اس دور میں شمال مغربی ایران کی کل آبادی جو زمانہ قدیم میں ماد کہلاتا تھا۔ کردوں پرمشتمل تھی۔ اور یہ کرد ماد قبیلے کے ذیلی طائفے تھے۔ جو کوئی دو ہزار سال قبل از مسیح بحیرہ خزر سے گزر کر شمال مغربی ایران میں متوطن ہوئے تھے۔ اور ان کی سکونت کی وجہ سے علاقہ کا نام بھی (ماد) پڑگیا تھا۔ ان اکراد نے اپنے سردار کیقباد کی سرپرستی میں پیش دادی دورِ حکومت میں۔ اپنی قبائلی تنظیم کو مضبوط بُنیادوں پر

اُستوار کیا تھا۔ کلدانی اور بابلی سلطنتوں کی حکمرانی کی تلخ یادیں بھی اُنکے دلوں سے محو نہیں ہوئی تھیں ۔ اس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے۔ کیقباد ماد کرد نے فارس کے ایرانی قبائل کو بھی اپنے ساتھ ملایا۔ اکبتان (ھمدان) میں اپنی سلطنت مادستان کے قیام کا اعلان کیا۔ ایران کے مشرق میں واقع ایک سلطنت توران کے بادشاہ آفراسیاب کو۔ مادستان پر کیقباد کی حکمرانی کا اعلان ناگوار گزرا۔ کیونکہ وہ خود کو پیش دادی سلطنت کی سرحد پر واقع ریاست کا حکمران ہونے کی بنا پر اس کا جائز وارث سمجھتا تھا۔ جسکی تفصیل کچھ اسطرح ہے۔ جمشید بن آبتین بن فریدون کے دو بیٹے تھے۔ تور اور ایرج فریدون نے اپنے دور حکمرانی میں ۔ ایران کے مشرقی علاقوں کو فتح کر کے۔ اپنے بیٹے (تور) کو ان کا حکمران بنایا۔ فریدون کی وفات کے بعد ایرج مادستان و فارس پر قابض ہوگیا۔ اسطرح اِن دو بھائیوں کے خاندان کی حکمرانی کی ابتداء توران اور ایران (مادستان و فارس) کی سلطنتوں پر ہوئی چنانچہ تور کے بعد۔ زارشم اور پُشنگ ۔ یکے بعد دیگرے سلطنت توران پر حکمرانی کرتے رہے۔ پُشنگ کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا آفراسیاب توران کا فرمانروا بنا۔ اسی طرح ایرج کے بعد۔ منوچہر، تہماسپ، وشتاسب یکے بعد دیگرے سریر آرائے سلطنت مادستان و فارس ہوئے وشتاسب کے بعد اُسکا بیٹا۔ گرشاسپ تخت نشین ہوا۔ جو نہایت کمزور طبیعت کا مالک

تھا اور سلطنت کو اپنے قابو میں نہ رکھ سکا۔ اسکی موت کے بعد مملکت کا شیرازہ بکھر گیا۔ استحکام کی جگہ نراجیت نے جڑ پکڑ لی۔ ماد کردوں کے سردار کیقباد نے اس نازک صورت حال کو دیکھتے ہوئے۔ اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا۔ تاکہ اس حکومتی خلا کو پُر کرے۔ آشوریوں کی ہوس مُلک گیری کی پالیسی کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دے تاریخی دستاویزات میں ماد کرد خاندان کو کیانی خاندان بھی کہا گیا ہے۔ کردی زبان میں (کئے) کے معنی بزرگ اور بڑے کے ہیں۔ یعنی بڑے یا بزرگ لوگوں کی حکمرانی۔ آخرکار کیقباد اور افراسیاب کے درمیان کشمکش نے ایسی صورت اختیار کرلی۔ کہ جنگ ناگزیر ہو گئی۔ سلطنت مادستان کا دارالخلافہ اکبتان (موجودہ ہمدان) جہاں سے وہ کردوں کے ایک لشکر جرار کے ساتھ مشرق کی طرف سے توران پر حملہ آور ہونیکی غرض سے روانہ ہوا۔ زابلستان (موجودہ سیستان) پہنچکر اُس نے اپنی افواج کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ بڑے حصے کو ساتھ لیکر بلخ پر۔ جو توران کا دارالحکومت تھا چڑھائی کی۔ باقی فوج کے دو حصوں کو توران کے جنوبی اور مشرقی علاقوں کو زیر کرنے کیلئے روانہ کر دیا۔ تین متواتر لڑائیوں میں۔ کیقباد نے بلخ کے قرب وجوار میں افراسیاب کو شکست فاش دی۔ افراسیاب کو اس شکست کیوجہ سے اپنی تخت وتاج سے ہاتھ دھونا پڑا۔ اور اسکی سلطنت کے حصے بکھرے ہوگئے

جو آج تک پھر متحد نہ ہو سکے ۔

دور قدیم میں یہ دستور تھا ۔ کہ فاتح قوم مفتوح علاقوں میں اپنی نسل کے لوگوں کو بسایا کرتی تھی ۔ اِسی پالیسی کے تحت شاہ کیقباد نے مفتوحہ علاقوں میں تمام کرد قبائل کو آباد کر دیا ۔ توران کی سلطنت پانچ خطوں سُغدستان کابلستان ، زابلستان ، توران (سطح مرتفع قلات) اور مکران پر مشتمل تھی ۔ کیقباد نے زابلستان کے قیام کے دوران اپنی افواج کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا ۔ بڑا حصہ وہ تھا ۔ جسے وہ اپنے ساتھ لیکر بلخ پر حملہ آور ہوا ۔ باقی دو حصوں کو اُس نے توران کے جنوبی علاقہ مکران اور مشرقی علاقہ توران کو زیر کرنے کیلئے متعین کیا تھا ۔ چنانچہ مشرقی علاقہ توران پر براخوئی کردوں نے اپنے سردار آمیر کیکان کی سربراہی میں حملہ کیا ۔ اور جنوبی علاقہ پر اَدرگانی ، مالی ، کرمانی کردوں نے اپنے سردار آمیر ایلہ ادرگانی کی کمان کے تحت پیش قدمی کی فتح و کامرانی کے بعد ۔ توران کا خطہ آمیر کیکان براخوئی کرد ۔ اور مکران کا خطہ آمیر ایلہ ادرگانی کرد ۔ اور زابلستان کا علاقہ آمیر سوید زنگنہ کرد کو تفویض ہوا ۔ ان اُمرائے اکراد نے اپنے اپنے خطوں میں ۸۵۶ ق.م میں قابض ہونے کے بعد ۔ شاہ مادستان کیقباد کی سرپرستی میں اپنی حکومتیں قائم کرلیں ۔ مادستان کی سلطنت کے ان دُور اُفتادہ علاقوں کو دشمنوں کے یلغار سے بچانے کیلئے انکے حکمرانوں کو ہمیشہ

شاہ مادستان کی پُشت پناہی حاصل رہی ۔ ادرگانی ، مامِلی کرمانی کرد
بلوچوں نے ۔ توران کے براخوئی کرد بلوچوں کی طرح سکندر یونانی ۔ شاہ
مقدونیہ کی آمد (۳۲۶ ق۔م) تک ۔ مکران پر حکمرانی کی ہے ۔ ۳۳۰ ق۔م
میں جب سکندر مقدونی نے سلطنت مادستان وفارس کو فتح کیا ۔ تو مکران
میں ادرگانی کرد بلوچوں کی حکمرانی کا وہی حشر ہوا ۔ جو توران میں براخوئی
کرد بلوچوں کا ہوا تھا ۔ جنکی تفصیلات ۔ باب نہم میں شرح وبسط کے
ساتھ بیان کی گئی ہیں ۔ چونکہ مکران کے ادرگانی کرد اور توران کے براخوئی
کرد ۔ نسلاً ایک ہیں ۔ لہٰذا اُن کی سماجی زندگی کے مختلف پہلو ۔ یعنی مذہب
رسم ورواج ، زبان ، قبائلی ، فوجی تنظیم ، قبائلی سماجی تنظیم ، زراعت
کے طور وطریقے ۔ تجارت ، شہروں کی تعمیر اور اُن کا نظام ایک جیسے
تھے ۔ جنکی تفصیلات گزشتہ ابواب میں وضاحت کے ساتھ بیان کی جاچکی
ہیں ۔ البتہ ادرگانی ، مامِلی ، کرمانی کرد طائفوں کے شجرے ۔ براخوئیوں
سے قدرے مختلف ہیں ۔ جنکی وضاحت ضروری ہے ۔ تاکہ قارئین کرام
کو معلوم ہو سکے ۔ کہ ادرگانی ۔ مامِلی ۔ کرمانی طائفوں کے شجرے
کس پُشت سے براخوئیوں سے جُدا ہوتے ہیں ۔ سب سے پہلے کرد
نسل کا ابتدائی شجرہ بیان کیا جاتا ہے ۔

شجرہ کرد ملت

ماہرین علم الانساب ۔ عموماً انسانی نسل کو

تین گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ حامی، سامی اور یافثی جو حضرت نوح علیہ السلام کے تین بیٹوں۔ حام، سام اور یافث کی اولاد ہیں۔ اور انہی ماہرین کا کہنا ہے۔ کہ طوفان نوحؑ کے بعد حضرت نوحؑ کے انہی تینوں بیٹوں کی نسل کو اس قدر فروغ ہوا۔ کہ وہ ساری دنیا میں پھیل گئے۔ اور آبادیاں قائم کیں۔ بعض خطوں اور سرزمینوں کے نام بھی اُنہی کے نام سے موسوم ہوئے۔ اب اور گانی، مالی، کرمانی کرد بلوچوں کے شجروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ حضرت نوحؑ سے خزر تک کردوں کا شجرہ اس طرح ہے۔

حضرت نوحؑ سے خزر تک۔	نوحؑ، یافث، کومر، تُرک، خزر۔
خزر سے ماد (اول) تک۔	خزر، کارداک، بوغاز، میتان، آرین، گیور، رودیں، سوز، دخو، بلگار، پشدر، ترمان، شود، گوران، ماد (اول)
ماد (اول) سے ماد دوئم تک	ماد (اول) چرکش، راسن، زنگان، دراج، ھکار، خوشناؤ، زاران، ساسون، سنجار، شکاک، شوہان، گوزک، وان، میران، سوبار، پاندو، کاد، گاور، منگور، تاگاز، بیگ، ماد (دوئم)

ماد (دیم) کے سات بیٹے تھے ۔ جنکے نام اس طرح ہیں ۔
۱۔ ماژ ۲۔ پارتاسن ۳۔ بوز ۴۔ استروشات ۵۔ آری زانت۔
۶۔ دیلمان ۷۔ بود ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ماد (دیم)
کے بیٹوں کے خاندانوں میں اسقدر کثرت سے افزائش نسل ہوئی۔ اور
وہ اسقدر تعداد میں بڑھ گئے۔ کہ ہر ایک خاندان نے ایک طائفے کی
صورت اختیار کرلی ۔ اور ہر طائفہ دستور وقت کے مطابق اپنے جدا علی
کے نام سے موسوم ہوکر۔ ۱۔ ماژی ۲۔ پارتاسنی ۳۔ بوزی ۔
۴۔ استروشانی ۵۔ آری زانتی ۶۔ دیلمی ۷۔ بودی کہلانے لگا۔
تاریخ مردوخ کے مطابق انہی سات قبائل کے مجموعہ کو قبیلہ ماد کہتے تھے۔
مصنف کتاب ہذا ۔ ماد لفظ کے تلفظ یا لہجوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا
ہے ۔ کہ عہد قدیم کے مختلف ادوار میں تاریخی کتابوں میں لفظ (ماد) کو
مختلف اقوام کے تاریخ نویسوں نے مختلف تلفظ یا لہجوں سے تحریر کیا ہے۔
جیسے مادے ۔ مادا ۔ یا مادائے ۔ یا آمادا ۔ یا آمادی ۔ یا مید ۔ یا میدی
یا مید ۔ یا میدیہ ۔ یا میدیا ۔ لہٰذا قارئین کو اشتباہ نہیں ہونا چاہیئے۔
ان سب اسما سے مراد صرف قبیلہ ماد ہے ۔

شجرات ۔ ادرگانی مالی ۔ کرمانی اکراد	اب اکراد ادرگانی ، مالی ، کرمانی طائفوں کے نسب ناموں کی طرف متوجہ

ہوتے ہیں۔

کوردگال نامک کے مصنف کے بیان کے مطابق ماد (دوئم) کے سات بیٹوں میں سے ایک کا نام استروشات تھا۔ جسکے تین بیٹے تھے۔

۱۔ آدرگان ۲۔ مامل ۳۔ کرمان۔ جنکی نسلیں بعد میں۔ آدرگانی ماملی اور کرمانی ناموں سے موسوم ہوکر۔ کرد ملت کی طائفوں میں شمار ہونے لگیں۔ نیچے دیا ہوا۔ شجرہ ملاحظہ ہو۔

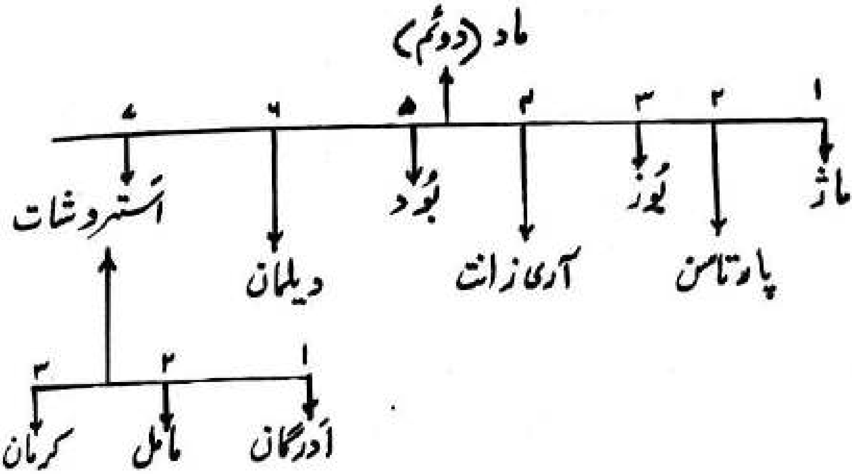

شجرہ طائفہ آدرگانی
آدرگان سے ایلہ تک

آدرگان، خسان، کلہار، پارسان، جاگیں، تنگ، داخور، شاہک، باہو، نودو، متک، سابول، چونگ، شیکرد، مندگار، سندوان، رُمبر، دارون، آیلہ۔

شجرہ طائفہ مالی
مامل سے زُنگ تک

مامل ، جلابین ، سَنگ ، چَمبُر ، حوتان ، زورداک ، اوشاب ، زنیل ، مَراک ، کاتین ، بُمبکان ، کازا ، مذامان ، ہوتکار ، ساردن ، ہیجوان ، ماکول ، آنکار ، زُنگ ۔

شجرہ طائفہ کرمانی
کرمان سے ہُشار تک

کرمان ، کودان ، شُمبد ، چلکان ، دوسک پندران ، دَرابیل ، گامون ، لاسین ، بورک ، نوتان ، مَرزک ، گوزا ، کلزان ، گوران ، پرودکر ، راغ ، کَستک ، ہُشار ۔

براھوئی کردوں کی طرح ان تین طائفوں میں دیگر ذیلی شاخیں وجود میں نہیں آئیں ۔ باوجود اَفزائش نسل کے ۔ یہ طائفے اپنے انہی ناموں اَدرگانی مالی ، کرمانی ۔ کے نام سے موسوم چلے آئے ۔ چونکہ کوردگال نامک کے مطابق ۔ آدرگان ۔ اَستر وشات کا بڑا بیٹا تھا ۔ اِس لیۓ ان تینوں طائفوں کی اجتماعی سربراہی کی اِمارت ادرگانی قبیلہ کے اَمیر کے پاس رہی ۔ اَب اُن اَدرگانی قبیلہ کے اُمراء کے اسماء بیان کئے جائینگے ۔ جو مادستان کے سلطنت کے بادشاہوں کے ہمعصر ۔ حکمرانان مکران تھے ۔ یعنی اُن بادشاہوں کے اَدوار میں ۔ مکران کی حکمرانی کے منصب پر فائز تھے ۔ جب قبیلہ مادکردکے

سردار کیقباد نے کرد ملت کو متحد کر کے ۸۵۳ق.م میں سلطنت مادستان کی بُنیاد ڈالی۔ تو اس خاندان نے ۸۵۳ق.م سے ۵۵۰ق.م تک حکمرانی کی۔ یعنی اس خاندان کی حکمرانی کوئی تین سو تین سال تک رہی۔ اِن تین صدیوں میں اِنکے چھ حکمرانوں نے سلطنت مادستان پر حکومت کی۔ خاندان ماد کے ان چھ حکمرانوں کے اسماء یہ ہیں۔ ۱. کیقباد ۲. کیکادوس۔ ۳. توس ۴. فریبرز ۵. کواکسار ۶. آزدیاک۔

انہی شاہان ماد کے دور میں مکران میں۔ بہ حوالہ کوردگال نامک۔ قبیلہ ادرگانی کرد کے یہ اُمراء عہدہ میر میرانی پر فائز رہے ہیں۔
۱. اَمیر اَیلہ ۲. اَمیر شیتاب ۳. اَمیر بوسا ۴. اَمیر مُنمان۔ ۵. اَمیر اَبدا ۶. اَمیر مُبرکان ۷. امیر سَنک۔ اِن ادرگانی کرد اُمرائے مکران کے ہمعصر اُمرائے براخوئی کرد توران میں یہ تھے۔
۱. اَمیر کیکان ۲. اَمیر زوراک ۳. اَمیر وشتاب ۴. اَمیر ذگرین ۵. اَمیر زیبار ۶. اَمیر براخم ۷. اَمیر گوران۔
نقشہ شاہان خاندان ماد کرد۔ مادستان (ایران) کے ہمعصر اُمراء ادرگانی کرد مکران و اُمرائے براخوئی کرد توران ملاحظہ ہو۔

نمبر شمار	نام شاہان خاندان	نام امرائے ادرگانی	نام امرائے براخوئی
	مادکرد	کرد۔ مکران	کرد۔ توران
۱	کیقباد ۸۵۳ ق۔م تا ۷۵۹ ق۔م	امیر آیلہ	امیر کیکان
	ایضاً	امیر شیتاب	امیر زوراک
۲	کیکاوس ۷۵۹ ق۔م تا ۷۰۵ ق۔م	امیر بوسا	امیر دشتاب
۳	توس ۷۰۵ ق۔م تا ۶۵۵ ق۔م	امیر منحان	امیر ذگرین
۴	فریبرز ۶۵۵ ق۔م تا ۶۲۵ ق۔م	امیر ابدا	امیر زیبار
۵	کواکسار ۶۲۵ ق۔م تا ۵۸۴ ق۔م	امیر مبرکان	امیر براقم
۶	آزدیاک ۵۸۴ ق۔م تا ۵۵۰ ق۔م	امیر ستمک	امیر گودان

قبیلہ ادرگانی کے ساتھ مکران میں دو اور کرد قبیلے مالی اور کرمانی بھی مکران کی

حکومت میں حصہ دار تھے۔ جو ایک جدِ اعلیٰ کی اولاد تھے۔ ماد خاندان کے شاہان کے دور میں۔ ان قبائل کے اُمراء کے نام بمطابق کوردگال نامک اس طرح ہیں۔

اسما اُمرائے اکراد مادی بہ دورِ خاندان ماد کرد	آمیر زنگ۔ آمیر سول۔ آمیر پژ آمیر شاحول۔ آمیر شنگل۔ آمیر توہو آمیر توکف۔
اسما اُمرائے اکراد کرمانی بہ دور خاندان ماد کرد	آمیر ہُشار، آمیر نگران، آمیر سوران، آمیر لادی، آمیر ادرام، آمیر کنداف، آمیر ساتک،

جیسے کہ بیان کیا جاچکا ہے۔ زوال خاندان ماد کے بعد سلطنت مادستان و فارس پر ہخامنشی خاندان کی فرمانروائی کی ابتدا ہوئی۔ خاندان ہخامنشی کا پہلا بادشاہ کورش تھا۔ جو ماں کی طرف سے نسلاً کرد تھا۔ چنانچہ اُس نے سلطنت مادستان کے مختلف خطوں کے کرد قبائل کی حکمرانی بحال رکھ کر اُنکی توثیق کردی۔ اس دور میں ادرگانی کردوں کے مندرجہ ذیل اُمراء مکران کی حکمرانی پر فائز رہے ہیں۔

اُمرائے ادرگانی کرد	آمیر جادی، آمیر ہونسران، آمیر جیسان، آمیر سون من، آمیر پرتوس، آمیر تیبان،

آمیر نوتار، آمیر ساہو، آمیر لبوسان۔

اور انہی حکمرانان مکران کے ہمعصر حکمرانان توران یہ تھے۔ آمیر زرشان، آمیر زوراک دوئم، آمیر آرجان، آمیر شاموز، آمیر نورگان، آمیر کیانوش، آمیر کیان دوئم۔

نقشہ شاہان خاندان ہنحامنشی مادستان و فارس کے ہمعصر اُمرائے آدرگانی گرد مکران۔ و اُمرائے براخوئی گرد توران نیچے ملاحظہ ہو۔

نمبر شمار	نام شاہان خاندان ہنحامنشی	نام اُمرائے ادرگان گرد مکران	نام اُمرائے براخوئی گرد توران
۱	کورش ۵۵۰ ق.م تا ۵۳۰ ق.م	آمیر جادی	آمیر زرشان
۲	کمبوجی ۵۳۰ ق.م تا ۵۲۱ ق.م	آمیر ہونران	آمیر زوراک دوئم
۳	دارا اول ۵۲۱ ق.م تا ۴۸۵ ق.م	آمیر جیسان	آمیر آرجان
۴	خشیایا رشاہ ۴۸۵ ق.م تا ۴۶۵ ق.م	آمیر سون من	آمیر شاموز

نمبر شمار	نام شاہان خاندان ہنحامنشی	نام اُمرائے اُدرگانی کردمکران	نام اُمرائے براخوئی کردتوران
۵ ر	اردشیر ۴۶۵ ق۔م تا ۴۲۴ ق۔م	اَمیرپرتوس	اَمیربرافم دوئم
۶ ر	دارا دوئم ۴۲۴ ق۔م تا ۴۰۴ ق۔م	اَمیرتیبان	اَمیرسابول
۷ ر	اردشیر دوئم ۴۰۴ ق۔م تا ۳۸۵ ق۔م	اَمیرنوتار	اَمیرنورگان
۸ ر	اردشیرسوئم ۳۸۵ ق۔م تا ۳۳۸ ق۔م	اَمیرساہو	اَمیرکیانوش
۹ ر	داراسوئم ۳۳۸ ق۔م تا ۳۳۰ ق۔م	اَمیرلبوسان	اَمیرکیکان دوئم

ہنحامنشی دور کے ادرگانی قبیلہ کرد کے اُمراء کے علاوہ مالی اور کرمانی طائفوں کے اُمراء کے نام۔ بمطابق کوردگال نامک اِس طرح ہیں۔

نام اُمرائے مالی طائفہ

اَمیر تگئے، اَمیر ہیرند، اَمیر موندان، اَمیر گرسان، اَمیر تغان، اَمیر ملمان، اَمیر بتو، اَمیر سباگان، اَمیر بولان۔

نام اُمرائے کرمانی طائفہ

اَمیر مکال، اَمیر شاہول، اَمیر بُوذیر، اَمیر بلبلان، اَمیر جیکان، اَمیر سرگان، اَمیر شربان، اَمیر آدمان، اَمیر توران۔

سکندر مقدونی اور اوگانی اکراد مکران

جب یونان کی ریاست مقدونیہ کے بادشاہ سکندر نے ۳۳۰ ق.م میں ایشیاکو فتح کرنیکی مہم کاارادہ کیا۔ تو اُس وقت ایران میں ہنجامنشی خاندان کی حکمرانی تھی۔ اور اسی خاندان کا آخری فرمانروا۔ دارا سوئم تخت سلطنت پر جلوہ افروز تھا۔ سکندر سلطنت فارس پر حملہ آور ہوا۔ دارا یونانیوں کی تاب نہ لاکر۔ راہ فرار اختیار کرگیا۔ سکندر اُسکے تعاقب میں نکلا۔ دوران تعاقب۔ دارا کے مشیروں نے محسوس کیا۔ کہ جب تک دارا زندہ ہے۔ یہی سلسلہ جاری رہیگا۔ اور سکندر سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ چنانچہ اُنہوں نے آپسمیں مشورہ کرکے

دارا کو قتل کر دیا تاکہ سکندر کے تابڑ توڑ حملوں سے نجات مل سکے۔ اس دور میں بحوالہ کورد گال نامک۔ مکران میں اُمیر لبوسان ادرگانی کرد۔ مع اپنے دو طائفوں مالی اور کرمانی کے اُمراء۔ اُمیر بولان مالی و اُمیر توران کرمانی۔ کرد۔ حکمرانی کر رہا تھا۔ ایران کو فتح کرنے کے بعد۔ سکندر کی ہوس ملک گیری میں مزید اضافہ ہوا۔ اور وہ ۳۲۷ ق م میں افغانستان سے ہوتا ہوا ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ اور پنجاب کے حکمران پورس کو شکست دے کر۔ پنجاب پر قابض ہوا۔ اسی اثنا میں سلطنت مگدھا کا ایک مفرور شہزادہ چندر گپت موریا بھی۔ پنجاب میں موجود تھا۔ جس نے سکندر کو سلطنت مگدھا پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ تاکہ وہاں کے بادشاہ سے اپنا بدلہ لے سکے۔ سکندر بھی اُسکا ہمنوا ہوا۔ مگر یونانی فوج نے مزید پیشقدمی کرنے سے انکار کر دیا۔ سکندر کو مایوسی کے عالم میں واپس ہونا پڑا۔ وہ پنجاب سے جنوب کے طرف وادی سندھ میں داخل ہوا۔ اور پٹالہ (حیدر آباد) کے مقام پر آکر رُکا۔ یہاں چند دن آرام کر کے۔ اُس نے اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ کو نیارکوس کی زیر سرکردگی سمندر کے راستے فارس بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ دوسرے حصے کو اپنے ساتھ لے کر۔ خشکی کے راستے۔ جنوبی بلوچستان سے جانے کا قصد کیا۔ اس دور میں بلوچستان کے خطے توران اور مکران کے اسماسے

موسوم تھے۔ جب توران کے براخوئی اکراد اور مکران کے اُدرگانی اکراد کو سکندر کے اِس فیصلے کا علم ہوا۔ تو اُنکو پریشانی لاحق ہو گئی۔ کہ اُنہیں کیا کرنا چاہیئے۔ کوردگال نامک کے حوالہ سے توران کے براخوئی کُردوں کے اَمیر کیکان نے اپنے تمام اُمراء کو کیکان (قلات) میں مشورہ کیلئے طلب کیا۔ اور اَمیر لبوسان اَمیر مکران کو اِطلاع دی۔ کہ وہ اُن سے ارمابیل (لسبیلہ) میں ملیں۔ اَمیر کیکان جب مقام منگورہ (منگولی) پہنچا۔ تو اس مقام پر اَمیر مکران۔ اَمیر لبوسان اُدرگانی بھی اُن سے آکر ملے۔ اُمرائے اکراد نے صلاح و مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا۔ کہ جذبہ حب الوطنی کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ سکندر کی افواج کی مزاحمت کی جائے۔ تاکہ دشمن پر عیاں ہو۔ کہ وہ رضا کارانہ طور پر سر تسلیم خم نہیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ سکندر کے جنوبی بلوچستان سے گزرنے کے دوران۔ توران کے براخوئی اور مکران کے اُدرگانی اکراد نے تین مقامات پر جم کر یونانی فوج کے ساتھ لڑائیاں لڑیں۔ پہلی لڑائی اَرمابیل کے دارالخلافہ رامینی (رمبیکیا) میں ہوئی دوسری لڑائی درہ خلیس (حالانی) میں ہوئی۔ تیسری اور بڑی جنگ راس کیچان (راس کچاری) کی وادی گل گالا (کوکالا) میں لڑی گئی۔ اِن جنگوں کا ذکر باب نہم میں تفصیل سے کر دیا گیا ہے۔ تاہم جنگ گل گالا (کوکالا) کا مختصر ذکر یہاں کیا جا رہا ہے۔

اُرمابیل کے دارالخلافہ رامینی (رمبیکیا) کی تسخیر کے بعد سکندر سلسلہ کوہ حالانی کے درہ حالانی (جسے کوردگال نامک نے حُلیں لکھا ہے) سے گزر کر. مکران میں داخل ہونا چاہتا تھا. براخوئیوں اور ادرگانیوں نے اس درے کی ناکہ بندی کردی. لیکن یہاں بھی یونانی غالب رہے. جب سکندر اس درے سے گزرکر. راس کیچان (راس کچاری) کی وادی گل گالا (موجودہ کوکالا) میں خیمہ زن تھا. تو توران کے براخوئی اور مکران کے اَدرگانی کرد بلوچوں نے آمیر کیکان براخوئی اور آمیر لبوسان ادرگانی کی قیادت میں سکندر کی لشکرگاہ پر حملہ کردیا. یہ قبائل متواتر پانچ دن تک سکندر کے کیمپ پر حملہ کرتے رہے. پانچویں دن توران اور مکران کے کردوں نے صبح صادق کے وقت سکندر کے کیمپ پر ہلہ بول دیا. صبح سے شام تک خونریز جنگ ہوئی. اس جنگ میں مکران اور توران کے اکثر وبیشتر اُمراء مع اپنے نڈر جوانوں کے کام آئے. مکران کے آمیر بولاث مالی کرد. آمیر توران کرمانی کرد. توران کے آمیر جاگیں ساردنی. آمیر آچاک گریشانی اس لڑائی میں مارے گئے.

ایرین یونانی مؤرخ کا تذکرہ مکران وتوران

سکندر مقدونی نے جب ایشیا فتح کرنے کیلئے مشرق کا رخ کیا تو کئی ایک یونانی مؤرخ بھی اسکے ہمراہ تھے. ان یونانی

مؤرخین کا ایشیا کے جن علاقوں سے گزر ہوا۔ انہوں نے انکے اصلی نام بگاڑ کر۔ یونانی لہجے میں نام بیان کئے۔ اور بعض علاقوں کے یونانی نام رکھے۔ مثلاً کرمان، مکران، زرنگ (سیستان) جیسے علاقوں کے اسما کو یونانی زبان کے لہجہ میں بیان کیا ہے۔ کرمانیا، ماکیا، زرنگانیا۔ بعض جگہ مکران کے۔ علاقے کو گدروسیا لکھا ہے۔ آرمابیل کے نام کو اوریتی لکھا ہے۔ سکندر کا ایک مؤرخ ایرین لکھتا ہے کہ گدروسیا (مکران) کی مشرقی سرحد اوریتی (آرمابیل) سے ملتی ہے۔ اور مغرب میں کرمانیا سے جا ملتی ہے۔ اوریتی (آرمابیل) اور کرمانیا (کرمان) کے درمیان کا یہ وسیع و عریض خطہ گدروسیا کہلاتا ہے۔ اور اسکی ساحلی علاقوں کے نام کو (اچتایو پاگوئی) کے نام سے موسوم کیا ہے۔ جسکے معنی یونانی زبان میں "مچھلی خوروں" کے ہیں۔ یعنی یہاں کے باشندوں کی مرغوب خوراک مچھلی ہے۔ ایرین توران کے جنوبی خطہ آرمابیل کا ذکر کرتا ہے جسے وہ اوریتی لکھتا ہے۔

سکندر مقدونی کی سلطنت کا بٹوارا

مکران کے صحراؤں کی صعوبتوں کو جھیلنے کے بعد۔ سکندر ایران پہنچتا ہے۔ وہاں سے وہ بابل جاتا ہے۔ جہاں مرض الموت میں مبتلا ہو کر ۳۲۳ ق۔م میں فوت ہوتا ہے۔ اُسکے بعد چونکہ اُسکے تخت کا جائز

وارث کوئی نہیں تھا۔ اس لئے اقتدار اعلیٰ حاصل کرنے کیلئے۔ اُسکے فوجی جنرلوں میں کشمکش شروع ہو گئی۔ آخر کار خون ریز جنگوں کے بعد سکندر کے پانچ آزمودہ کار جنرلوں میں سے تین کامیاب ہو گئے۔ اور اُنہوں نے ۳۱۱ء ق.م میں سلطنت کا بٹوارا کر لیا۔ سکندر کی مشرقی سلطنت ایران بشمول افغانستان و بلوچستان۔ سپہ سالار سیلوکوس کے حصے میں آئی۔ جب اُس نے سلطنت کی باگ ڈور سنبھالی۔ تو اُس نے ایک فوجی افسر مندرانوس کو مکران کی ستراپی (گورنری) عطا کی۔ اصل یونانی نام (مندرادونوس) ہے۔ ابھی مکران میں مندرانوس کی حاکمی کو چند ماہ بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ سیلوکوس اپنے سیاسی اقتدار کے گھمنڈ میں آکر بغیر سوچے سمجھے ہندوستان کی سلطنت پر حملہ آور ہوا۔ ہندوستان کی سلطنت کے مہاراجہ چندرگپت موریا نے اُسے شکست فاش دی۔ سیلوکوس نے اپنی اس کوتاہ اندیشی پر نادم ہو کر۔ صلح کی درخواست کی۔ اور اُسے اپنی سلطنت کے اُن علاقوں سے ہاتھ دھونے پڑے۔ جو ہندوستان کی مشرقی سرحد سے متصل تھے۔ یعنی کابلستان، توران، اور مکران ان علاقوں کو سیلوکوس نے تاوان جنگ کے طور پر چندرگپت کو دے دیئے۔

مکران، چندرگپت موریا کے دور میں —

کوردگال نامک کے مطابق مکران اور توران میں اس سیاسی تبدیلی کیوجہ سے

افراتفری کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ ہندی قبائل سندھ کی طرف سے جسے اکراد جدگال کہتے تھے۔ ٹڈی دل کی طرح توران اور مکران پر اُمنڈ آئے مکران کے سارے علاقے اور توران کے جنوبی وسطی حصے پر قابض ہوگئے اکراد کو باہر نکال دیا۔ مکران کے کرد امیر۔ امیر لبوسان اودگانی۔ سراسیمگی کے عالم میں۔ توران کے شمالی علاقہ کیکانان میں جو براخوئی کردوں کے قبضے میں تھا۔ داخل ہو گئے۔ انکے آنے سے براخوئی کردوں کی طاقت میں اضافہ ہو گیا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر۔ زابلستان کے اکراد جنکا علاقہ مکران اور توران سے متصل تھا۔ اپنے کرد ہم نسلوں کی امداد کو پہنچے اب اکراد کی جنگی قوت کافی مضبوط ہوگئی۔ جسکے نتیجے میں تمام اکراد نے شہر آبادان کے مقام پر جہاں جدگال اپنے امیر۔ اگماران کی کمان کے تحت ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ اور اپنی کامیابیوں پر جشن منا رہے تھے۔ ہلہ بول دیا۔ تین دن کی گھمسان کی لڑائی کے بعد۔ جدگالوں کو شکست ہوئی۔ ان کی پیشقدمی رُک گئی۔ جدگالوں کے امیر نے موقع کی نزاکت کو دیکھکر۔ اکراد بلوچ سے صلح کر لی۔ شہر آبادان (سوراب) کو کرد جدگال خطوں کی حد فاصل ٹہرایا گیا۔ جسکی رُو سے شہر آبادان کے جنوبی علاقوں مشتمل بر مکران، آرمابیل اور غزدار (وسطی توران) پر جدگالوں کے تسلط کو تسلیم کر لیا گیا۔ اور شہر آبادان کے شمالی علاقہ

کیکانان پر اکراد کا تسلط اور بالا دستی تسلیم کر لی گئی۔ بعد میں اکراد براخوئی اُدرگانی، مالی، کرمانی نے متفقہ فیصلہ کی رو سے کیکانان کا الحاق زابلستان سے کیا۔ جسکی وجہ سے زابلستان کی سرحدیں وسیع ہو گئیں۔

مکران میں کردوں کے شجرہ سے انکشاف۔

براخوئی کردوں کے شجرہ سے جسے کوردگال نامک نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ایک اہم تاریخی حقیقت سامنے آتی ہے۔ کہ موجودہ بلوچستان میں کئی مقامات پہاڑی سلسلے، ندیاں اور وادیاں۔ ایسے ناموں سے موسوم ہیں۔ جو اکراد براخوئی کے بعض اُمراء کے ناموں سے مماثلت و مشابہت رکھتے ہیں۔ جن پر باب ہفتم میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح کوردگال نامک میں جو شجرہ اُدرگانی، مالی، کرمانی کردوں کا بیان کیا گیا ہے۔ اُس سے ایک اور دلچسپ حقیقت کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کہ موجودہ بلوچستان میں جتنے بھی بلوچ قبائل بود و باش رکھتے ہیں۔ اُن میں انہی ادرگانی، مالی، کرمانی کردوں کے اُمراء کے ناموں سے بالکل مشابہ ناموں سے موسوم طائفے اور ذیلی طائفے وجود رکھتے ہیں۔ اسکے علاوہ ان شجروں میں کچھ ایسے نام بھی ہیں۔ جو مکران کے مقامات کے ناموں سے بھی مشابہت رکھتے ہیں۔

ان بلوچ قبائل کے شجروں کی تفصیلات۔ کتابچہ مردم شماری ہندوستان سنہ ۱۹۰۱ سے لی گئی ہیں۔ کتابچہ مردم شماری کا عنوان اس طرح ہے۔

فہرست اقوام بلوچستان ۔ برائے رہنمائی شمار کنندگان وحلقہ داران و وعلاقہ داران : مطبوعہ سول اینڈ ملٹری پریس کوئٹہ ۔ اکراد مکران کے اُمراء کے ناموں سے مشابہت رکھنے والے بلوچ قبیلوں کے طائفوں و ذیلی طائفوں کے اسما کے نقشے نیچے ملاحظہ ہوں ۔

نقشہ مشابہ اسمائے اکراد آدرگانی ۔ وطائفہ موجودہ بلوچ قبائل

نمبر شمار	نام قبیلہ بلوچ	تفصیل قبیلہ بلوچ	نام شجرہ ادرگانی قبیلہ کرد
۱ ،	قبیلہ قلندرانی	خسانی ۔ نام (۱۵) طائفہ قبیلہ قلندرانی	خسان ۔ دوئم آمیر آدرگانی قبیلہ
۲ ،	” لہڑی	کلپاری ۔ نام (۵) طائفہ قبیلہ لہڑی	کلپار ۔ سوئم آمیر آدرگانی قبیلہ
۳ ،	” ذگر مینگل	پرکانی ۔ نام (۲۳) طائفہ قبیلہ ذگر مینگل	پارکان ۔ چہارم آمیر ادرگانی قبیلہ
۴ ،	” محمد شہی	سنک زئی نام (۱۲) طائفہ محمد شہی قبیلہ	سنک ۔ ششم آمیر ادرگانی قبیلہ

نام شجرہ آدرگانی قبیلہ کرد	تفصیل قبیلہ بلوچ	نام قبیلہ بلوچ	نمبر شمار
شاہک . آٹھواں آمیرادرگانی قبیلہ	شاہک زئی . نام ⑧ طائفہ قبیلہ رستم زئی	قبیلہ رستم زئی	۵ ،
باہو . نواں آمیرادرگانی قبیلہ	باہوزئی . نام ⑦ طائفہ قبیلہ بزنجو	" بزنجو	۶ ،
نودد . دسواں آمیرادرگانی قبیلہ	نودد . نام ㉕ طائفہ قبیلہ میروانی	" میروانی	۷ ،
ختک . گیارھویں آمیرادرگانی قبیلہ	تمبارڑی . نام ㊽ طائفہ قبیلہ بزنجو کی اس طائفہ کی ⑩ ذیلی شاخ کا نام (ختک) ہے	" بزنجو	۸ ،
چونگ . تیرھویں آمیرادرگانی قبیلہ	چونگ نام ⑭ طائفہ قبیلہ ذگرمینگل	" ذگرمینگل	۹ ،
شیکرو . چودھویں آمیرادرگانی قبیلہ	شیکردہ نام ㊺ طائفہ قبیلہ محمدحسنی	" محمدحسنی	۱۰ ،
مندگار . پندرھویں آمیرادرگانی قبیلہ	مندگار . نام ② ذیلی شاخ طائفہ بہاءالدین زئی	" نیچاری	۱۱ ،

نمبر شمار	نام قبیلہ بلوچ	تفصیل قبیلہ بلوچ	نام شجرہ اُدرگانی قبیلہ کرد
۱۲،	قبیلہ ساجدی	سندوانی. نام ⑨ طائفہ قبیلہ ساجدی	سندوان. نام سولہواں امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۳	〃 قمبرانی	آبدا. نام ① طائفہ قبیلہ قمبرانی	آبدا. نام تیئسواں امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۴،	〃 لاشاری	مبرکانی. نام ③ ذیلی شاخ طائفہ دیناری قبیلہ لاشاری	مبرکان. نام چوبیسواں امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۵،	〃 ذگرمینگل	جادی. نام ⑫ طائفہ قبیلہ ذگرمینگل	جادی. نام ㉖ امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۶،	〃 جَتک	ہوتران. نام ⑪ طائفہ قبیلہ جَتک	ہوتران. نام ㉗ امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۷،	〃 کھوسہ	جیسانی. نام ③ ذیلی شاخ طائفہ کھلول قبیلہ کھوسہ	جیسان. نام ㉘ امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۸،	〃 کیھتران	سون من. نام ⑦ طائفہ قبیلہ کیھتران	سون من. نام ㉙ امیر اُدرگانی قبیلہ
۱۹،	〃 بادینی	پرتوس زئی. نام ② ذیلی شاخ طائفہ گودگیج قبیلہ بادینی	پرتوس. نام ㉚ امیر ادرگانی قبیلہ

نمبر شمار	نام قبیلہ بلوچ	تفصیل قبیلہ بلوچ	نام شجرہ اَدرگانی قبیلہ کرد
۲۰ر	قبیلہ جمالی	تیبانی۔ نام ۵ ذیلی شاخ طائفہ گاجانی قبیلہ جمالی	تیبان۔ نام ۳۱ اَمیر اَدرگانی
۲۱ر	" بزنجو	توتاری۔ نام ۳۷ طائفہ قبیلہ بزنجو	توتار۔ نام ۳۲ اَمیر اَدرگانی قبیلہ
۲۲ر	" نغاری	ساہوزئی۔ نام ۱ ذیلی شاخ طائفہ حاجی زئی قبیلہ نغاری	ساہو۔ نام ۳۳ اَمیر اَدرگانی قبیلہ
۲۳ر	" ساجدی	لبوس زئی۔ نام ۵ ذیلی شاخ طائفہ انگور قبیلہ ساجدی	لبوسان۔ نام ۳۴ اَمیر اَدرگانی قبیلہ

قبیلہ ادرگانی کی شجرہ کے اُن اَسما کا نقشہ ۔ جو حکومت برطانیہ کی مرتب کردہ گزیٹیر مکران میں دیئے ہوئے مقامات کے ناموں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	نام مقام ضلع مکران	تفصیل	نام شجرہ اَدرگانی قبیلہ کرد
۱،	رمُبر	نام ندی۔ جو ضلع مکران میں وادی پیدارک کو سیراب کرتی ہے	نام۔ (۱۷) اَمیرادرگانی قبیلہ (رمُبر)
۲،	دارون	ضلع مکران میں ایک سلسلہ پہاڑ کا نام	نام۔ (۱۸) اَمیراَدرگانی قبیلہ ۔(دارون)
۳،	شیتاب	ضلع مکران میں گیشن کور ندی ۔ کی ایک معاون شاخ ہے۔	نام۔ (۲۰) امیراَدرگانی قبیلہ (شیتاب)
۴،	داریں بوسا	ضلع مکران میں ساحلی علاقے کا نام ہے۔ ادرگانی شجرہ میں نام صرف (بوسا) لکھا ہوا ہے۔	نام۔ (۲۱) اَمیراَدرگانی قبیلہ (بوسا)
۵،	مُنخ	ضلع مکران میں گوک پردش کی سلسلہ کوہ کے ایک چوٹی کا نام ہے۔ جسکی بلندی سطح سمندر سے ۴۳۹۸ فٹ ہے۔ شجرہ اَدرگانی میں نام مُنخان لکھا ہوا ہے۔	مُنخان ۔ نام (۲۳) اَمیراَدرگانی قبیلہ

ادرگانی قبیلہ کے بعد ۔ مالی قبیلے کے اُمراء کے شجرہ سے اُن اسما کا تذکرہ کیا جاتا ہے جنکے ناموں سے مماثلت رکھنے والے طائفے یا طائفوں کی ذیلی شاخیں آج کل بلوچ قبائل میں پائے جاتے ہیں ۔

نمبر شمار	نام بلوچ قبیلہ	تفصیل بلوچ قبیلہ	نام شجرہ مالی قبیلہ کرد
۱۔	قبیلہ میروانی	جلاینی ۔ نام ⑫ طائفہ قبیلہ میروانی	جلابین ۔ نام ⑦ امیر مالی قبیلہ
۲۔	" محمد شہی	سمک زئی ۔ نام ⑫ طائفہ قبیلہ محمد شہی	سمک ۔ نام ⑦ امیر مالی قبیلہ
۳۔	" سرپرہ	مرائی ۔ نام ⑨ طائفہ قبیلہ سرپرہ	مُراک ۔ نام ⑨ امیر مالی قبیلہ
۴۔	" محمد شہی	بمبکازئی ۔ نام ① طائفہ قبیلہ محمد شہی	بمبکان ۔ نام ⑪ امیر مالی قبیلہ
۵۔	" محمد حسنی	ندام زئی ۔ نام ⑫ ذیلی شاخ طائفہ کیازئی	ندامان ۔ نام ⑫ امیر مالی قبیلہ
۶۔	" مینگل	ہوت کار ۔ نام ⑳ طائفہ قبیلہ مینگل	ہوتکار ۔ نام ⑫ امیر مالی قبیلہ

نمبر شمار	نام بلوچ قبیلہ	تفصیل بلوچ قبیلہ	نام شجرہ عاملی قبیلہ کرد
۷ ،	قبیلہ ساجدہ	ہیجوانی . نام (۴۳) طائفہ محمود زئی کی (۱۴) ذیلی شاخ	ہیجوان . نام (۱۶) اَمیر عاملی قبیلہ
۸ ،	" موسیانی	شاصول . نام (۲۵) طائفہ قبیلہ موسیانی	شاصول . نام (۲۲) اَمیر عاملی قبیلہ
۹ ،	" بلعت	شَخَل زئی . نام (۳۲) طائفہ قبیلہ بلعت	شَخَل . نام (۲۳) اَمیر عاملی قبیلہ
۱۰ ،	" سانگرزئی	نوکف . نام (۹) ذیلی شاخ طائفہ دُتی زئی قبیلہ سانگرزئی	نوکف . نام (۲۵) اَمیر عاملی قبیلہ
۱۱ ،	" محمد حسنی	تگئے زئی . (۱) ذیلی شاخ طائفہ عیدوزئی . قبیلہ محمد حسنی	تگئے . نام (۲۶) اَمیر عاملی قبیلہ
۱۲ ،	" لوٹیانی	ہیرند . (۳) ذیلی شاخ طائفہ سومارزئی . قبیلہ لوٹیانی	ہیرند . نام (۲۷) اَمیر عاملی قبیلہ
۱۳ ،	" بگٹی	موندانی . نام (۹) طائفہ قبیلہ بگٹی	موندان . نام (۲۸) اَمیر عاملی قبیلہ
۱۴ ،	" مگسی	گرسانی . نام (۱۲) ذیلی شاخ طائفہ مری رندکانی قبیلہ مگسی	گرسان . نام (۲۹) اَمیر عاملی قبیلہ

نمبر شمار	نام بلوچ قبیلہ	تفصیل بلوچ قبیلہ	نام شجرہ مالی قبیلہ کرد
۱۵ر	قبیلہ رخشانی	تغانی . نام (۴۷) طائفہ قبیلہ رخشانی	تغان . نام (۲۹) آئیرمالی قبیلہ
۱۶ر	″ جمالی	لمانی . نام (۱) ذیلی شاخ طائفہ باجکانی	لمان . نام (۳۱) آئیرمالی قبیلہ
۱۷ر	″ محمد حسنی	بتوزئی . نام (۱۴) طائفہ قبیلہ محمد حسنی	بتو . نام (۳۲) آئیرمالی قبیلہ
۱۸ر	″ ریکی زئی	سباگازئی . نام (۶) طائفہ قبیلہ ریکی زئی	سباگان . نام (۳۳) آئیرمالی قبیلہ
۱۹ر	″ کرد	برلان زئی . نام (۱۶) ذیلی شاخ طائفہ زرداد زئی	برلان . نام (۳۴) آئیرمالی قبیلہ

قبیلہ مالی کے شجرہ کے اُن اُمراء کے نام بیان کئے جائینگے۔ جن کے اسما مکران کے علاقائی ناموں سے مماثلت رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	علاقائی نام ضلع مکران	تفصیل	نام شجرہ مالی قبیلہ کرد
۱ر	چمبُر	ضلع مکران میں وادی کولواہ میں ایک مقام کا نام ہے۔	چمبُر۔ نام ⑤ اُمیر مالی قبیلہ
۲ر	اوشاب	ضلع مکران میں تحصیل تربت میں ایک مقام کا نام ہے۔	اوشاب۔ نام ⑤ اَمیر مالی قبیلہ
۳ر	ماکولا	تحصیل پنجگور میں ایک مقام کا نام ہے۔	ماکولا۔ نام ⑭ اُمیر مالی قبیلہ
۴ر	آنکارو	ضلع مکران میں وادی دشت میں ایک ندی کا نام ہے۔	اَنکار۔ نام ⑯ اُمیر مالی قبیلہ
۵ر	زُنگ	ضلع مکران میں وسطی سلسلہ پہاڑوں کی ایک چوٹی کا نام ہے جسکی بلندی ۷۰۹۰ فٹ ہے سطح سمندر سے	زُنگ۔ نام ⑲ امیر مالی قبیلہ
۶ر	سولو	ضلع مکران میں گیش کوڑ کے ایک معاون ندی کا نام ہے۔	سول۔ نام ⑳ امیر مالی قبیلہ
۷ر	پُترگ	وادی رانغ میں ایک مقام کا نام ہے	پترکان۔ نام ㉑ اَمیر مالی قبیلہ

قبیلہ کرمانی کرد کے اُمراء کے شجرہ کے وہ اسما. جنکے ناموں سے مماثلت رکھنے والے طائفے یا طائفوں کی ذیلی شاخیں آجکل بلوچ قبائل میں پائے جاتے ہیں.

نمبر شمار	نام بلوچ قبیلہ	تفصیل بلوچ قبیلہ	نام شجرہ کرمانی قبیلہ کرد
۱.	قبیلہ رودینی	کوردان. نام (۳) طائفہ قبیلہ رودینی	کوردان. نام (۳) امیر کرمانی قبیلہ
۲.	〃 سَرپَرّہ	شمبدانی. نام (۱۰) طائفہ قبیلہ سَرپَرّہ	شمبد. نام (۹) امیر کرمانی قبیلہ
۳.	〃 سمالانی	بورک زئی. نام (۷) طائفہ قبیلہ سمالانی	بورک. نام (۵) امیر کرمانی قبیلہ
۴.	〃 لہڑی	نوتانی. (۱) طائفہ براہیم زئی کی (۲) ذیلی شاخ ہے.	نوتان. نام (۱) امیر کرمانی قبیلہ
۵.	〃 بزنجو	نوتانی. (۱۹) طائفہ عمرانڑی کی (۱۰) ذیلی شاخ ہے.	〃 〃
۶.	〃 ہارونی	لونازئی. (۱۵) طائفہ شیخ حسینی کی (۲) ذیلی شاخ ہے.	لونان. نام (۱۳) امیر کرمانی قبیلہ

نمبر شمار	نام بلوچ قبیلہ	تفصیل بلوچ قبیلہ	نام شجرہ کرمانی قبیلہ کرد
۷ ر	قبیلہ مینگل	کل زئی۔ (۲۳) طائفہ قبیلہ مینگل	کلزان۔ نام (۱۹) آمیر کرمانی قبیلہ
۸ ر	″ ساجدی	پردکر۔ (۲۱) طائفہ انگوری (۵) ذیلی شاخ ہے۔	پردکر۔ نام (۲۰) آمیر کرمانی قبیلہ
۹ ر	″ کھوسہ	لادی۔ (۲۲) طائفہ قبیلہ کھوسہ	لادی۔ نام (۲۱) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۰ ر	″ لاشاری	کندانی۔ (۱۵) طائفہ قبیلہ لاشاری	کنداف۔ نام (۲۳) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۱ ر	″ سانگزئی	سانگزئی۔ سانگزئی خود ایک قبیلہ ہے۔	سانگ۔ نام (۲۵) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۲ ر	″ شہوانی	سانتک۔ طائفہ شاہوزئی کی ایک ذیلی شاخ ہے۔	سانتک۔ نام (۲۵) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۳ ر	″ مینگل	منگالی۔ نام (۵) طائفہ قبیلہ مینگل	منگال۔ نام (۲۶) آمیر کرمانی
۱۴ ر	″ زہری	شاہول۔ نام (۲۵) طائفہ قبیلہ زہری	شاہول۔ نام (۲۷) آمیر کرمانی قبیلہ

نمبر شمار	نام بلوچ قبیلہ	تفصیل بلوچ قبیلہ	نام شجرہ کرمانی قبیلہ کرد
۱۵ر	قبیلہ ڈومبکی	بوزیری ۔ طائفہ گشکوری کی (۴) ذیلی شاخ کا نام ہے۔	بوزیر ۔ نام (۲۸) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۶ر	″ مری	ہلیلانی۔ طائفہ گزینی کی (۵) ذیلی شاخ کا نام ہے۔	ہلیلان ۔ نام (۲۹) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۷ر	″ سامی بلوچ	جیکانی ۔ نام (۸) طائفہ قبیلہ سامی بلوچ	جیکان ۔ نام (۳۰) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۸ر	″ کھوسہ	سَرَنگانی ۔ طائفہ عمرانی کی (۴) ذیلی شاخ کا نام ہے۔	سَرَنگان ۔ نام (۳۱) آمیر کرمانی قبیلہ
۱۹ر	″ لاشاری	شربانی ۔ طائفہ چِنگ کی (۴) ذیلی شاخ کا نام ہے۔	شربان ۔ نام (۳۲) آمیر کرمانی قبیلہ
۲۰ر	″ موسیانی	آدمانی ۔ (۱) طائفہ قبیلہ موسیانی	آدمان ۔ نام (۳۳) آمیر کرمانی قبیلہ
۲۱ر	″ التازئی	تورانی ۔ طائفہ کیمرد کی (۲) ذیلی شاخ کا نام ہے۔	توران ۔ نام (۳۴) آمیر کرمانی قبیلہ

قبیلہ کرمانی کے شجرہ کے اُن اسما کی تفصیل۔ جو مکران گزیٹریر میں بیان کردہ مقامات کے ناموں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

نمبر شمار	ضلع مکران کے مقام کا نام	تفصیل	نام شجرہ کرمانی قبیلہ کردہ
۱۔	چلکی	ضلع مکران میں سلسلہ کوہ داروں میں ایک درہ کا نام ہے۔	چلکان۔ نام ⑤ امیر کرمانی قبیلہ
۲۔	درابیلو	ضلع مکران میں۔ ساحل مکران پر ایک مقام کا نام ہے۔	درابیل۔ نام ⑥ امیر کرمانی قبیلہ
۳۔	گاموئی	ضلع مکران میں داروں کے پہاڑی سلسلے کی ایک چوٹی کا نام ہے۔ جسکی بلندی سطح سمندر سے ۳۸۷۱ فٹ ہے	گاموں۔ نام ⑧ امیر کرمانی قبیلہ
۴۔	گوران	ضلع مکران میں وادی پنجگور میں ایک درہ کا نام ہے	گوران۔ نام ⑮ امیر کرمانی قبیلہ
۵۔	راغئے	ضلع مکران میں ایک وادی کا نام ہے۔	راغ۔ نام ⑯ امیر کرمانی قبیلہ
۶۔	کشنگ	ضلع مکران میں گوک پردش پہاڑی سلسلے کی ایک وادی کا نام ہے۔	کشنگ۔ نام ⑱ امیر کرمانی قبیلہ
۷۔	ہشار	ضلع مکران کے وسطی سلسلہ کوہ کی ایک چوٹی کا نام ہے جسکی بلندی سطح سمندر سے ۴۵۷۸ فٹ ہے۔	ہشار۔ نام ⑲ امیر کرمانی قبیلہ۔

ضمیمہ اوّل

یہ ضمیمہ اُن کرد قبائل کی ہے۔ جو دورحاضر میں مشرق وسطیٰ کے مختلف مملکتوں میں سکونت پذیر ہیں۔ جنکا تذکرہ۔ تاریخ مردوخ جلد اول میں۔ مصنف جناب حضرت آیت اللہ آقای شیخ محمد مردوخ کردستانی نے ردیف وار کی ہے۔ چونکہ کتاب تاریخ بلوچ وبلوچستان " کی بنیادی ماخذ تاریخ مردوخ جلد اول ہے۔ اسلئے ان کرد قبائل کے اسماکو بطور ضمیمہ۔ کتاب ہذا میں شامل کرنا ضروری ہے۔

تاریخ مردوخ جلد اول۔ کی باب دوئم۔ جو چار حصوں میں منقسم ہے۔ حصہ چہارم میں۔ جسکی عنوان ہے۔ "دربیان کردستان ونفوس وطوائف کرد" مصنف "طوائف فرمی کرد" کے بارے میں یوں رقمطراز ہوتا ہے "کرد ملت کی تقریباً اس وقت پانچ سو طائفے ہیں۔ جو کردستان وقرب وجوار کی ممالک میں منتشر ہوکر سکونت پذیر ہوئے ہیں۔ اگرچہ مسعودی، اصطخری ابن حوقل، مقدسی۔ جیسے نامور مؤرخین نے کردوں کا تذکرہ کیا ہے۔ مگر ان میں سے کسی ایک نے بھی اتنی وضاحت اور تفصیل سے اِنکا بیان نہیں کیا ہے۔ چنانچہ میں چاہتا ہوں۔ کہ کرد ملت کی۔ اُن تمام قبائل کا۔ حروف تہجی کے رو سے ذکر کروں۔ جو نسلی لحاظ سے کرد ہیں۔ اور اُنکی نسلی صحت میں کوئی شبہ نہیں"

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۔	آستانیکان	دربند تبلیس۔ توقان موش۔ انقرہ	پانچ ہزار گھرانے
۲۔	آخرسوری	گرمسیر کردستان	پچاس گھرانے
۳۔	آغ چشمی	مغربی سیواس	تین سو گھرانے
۴۔	آدرگانی	فارس۔ مکران	
۵۔	آدمانلی	بایزید	ایک سو اسی گھرانے
۶۔	آرتوسی	(التوش۔ زاخو) موصل ترکیہ	چار ہزار گھرانے
۷۔	آزادبختی	خرم آباد۔ دلفان	
۸۔	آزاد دختی	فارس	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۹ر	آشیشارت	خربوت ۔ حمہ زازا	پانچ سو گھرانہ
۱۰ر	آکو	اربیل	ایک ہزار گھرانہ
۱۱ر	آلاک	فارس	
۱۲ر	آلیکانلی	مختلف مقامات	ایک سو پچاس گھرانہ
۱۳ر	آمرزان	سیورک	پچاس گھرانہ
۱۴	آیرو	موصل	سیو گھرانہ
۱۵ر	ابوطاہر	موصل	اسی گھرانہ
۱۶ر	آجاقی	(کری ۔ مہاآباد) کردستان	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۷ر	احمد زینل	(سنن داج) کردستان	
۱۸ر	احمدوند	مقام مہروند	
۱۹ر	اختیاردینی	بازہ بلوک	
۲۰ر	اردلان	(سنن داج) کردستان طہران	
۲۱ر	آردوک	آماسیہ۔ طوقات	چارسو گھرانہ
۲۲ر	آزلی	مقام موش	
۲۳ر	اسحاقی	فارس	
۲۴ر	اسماعیل عزیزی	ایران و عراق	چھ سو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۲۵ر	اِشتم حاری	فارس	
۲۶ر	اشنویہ	لاہیجان	
۲۷ر	الخاص	حلب علاقہ شام	پانچ سو گھرانہ
۲۸ر	آلیا	خربوت	
۲۹ر	اِمامی	جوان رود	ستر گھرانہ
۳۰ر	آمبارلو	عراق عجم	
۳۱ر	اورامی	اورامان	دو ہزار گھرانہ
۳۲ر	آیلہ روتی	سیروان	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۳،	اینافی	جبل زاگروس	
۳۴،	ایوبیان	کرکوک	
۳۵	ایوت وند	دلفان	ایک ہزار گھرانہ
		(ب)	
۳۶،	بابانی	بین النہرین	آٹھ سو گھرانہ
۳۷،	بابان	سلیمانیہ	
۳۸،	باجلان	قصر شیرین	تیرہ سو گھرانہ
۳۹،	بادہ لی	آلشگرد	سترہ سو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۴۰	بادینان	جزائر	
۴۱	باران	سیورک	
۴۲	بارزان	زاب بزرگ	دو ہزار سات سو پچاس گھرانہ
۴۳	باریسان	جبال ذکر	
۴۴	بازدکی	رمتہران وقزوین	پانچ ہزار گھرانہ
۴۵	بازیکلی	ملازکرد	ستر گھرانہ
۴۶	بازنیجان	اصفہان	
۴۷	باسیر	شہرزور . شام	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۴۸ء	باشانلی	ملازکرد ۔ آلشکرد	
۴۹ء	باشناوی	موصل	
۵۰ء	باشوکی	رمان سر	
۵۱ء	باکیلی	فارس	
۵۲ء	بالابرانلی	غربی فرات	پانچ وساٹھ گھرانہ
۵۳ء	بالاوند	حلیلان	تین سو گھرانہ
۵۴ء	بالاگریوہ	کرمان شاہ	
۵۵ء	بالک	اربیل	ایک ہزار دو سو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۵۶،	بالِکان	بالِکان	تین سو گھرانہ
۵۷،	بالیان	خوئی	ستر گھرانہ
۵۸،	بالی وند	فارس	
۵۹،	بانہ	بُلوک	تین ہزار پانچسو گھرانہ
۶۰،	بادہ نود	خراسان	
۶۱،	بختی	کردستان	تین ہزار گھرانہ
۶۲،	بختیاری	کرمان شاہ۔ اصفہان شوشتر	ساٹھ ہزار گھرانہ
۶۳	بدری	ایران۔ عراق	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۶۴	بدلیسیان	ایران	
۶۵	براہوئی	بلوچستان۔ ہندوستان انقرہ	تین سو ہزار گھرانہ
۶۶	برادوست	مقام روا ندوز	تین ہزار گھرانہ
۶۷	براز	کردستان	تین سو گھرانہ
۶۸	برازختی	فارس	
۶۹	برازیہ	سروج	نو ہزار گھرانہ
۷۰	برزنجی	کرکوک	ایک ہزار پانچسو گھرانہ
۷۱	برکیلی	جنوبی قرشہر	ایک ہزار گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۷۲ ر	برواری	شمالی رودکارہ	ایک ہزار سات سو گھرانہ
۷۳ ر	بریزانلی	وان	نو سو گھرانہ
۷۴ ر	بشری	دیار بکر	
۷۵ ر	بکران	دیار بکر	پانچسو گھرانہ
۷۶ ر	بلباس	مہاآباد	
۷۷ ر	بلیکار	مقام جول مرگ	ایک سو آسی گھرانہ
۷۸ ر	بلیکان	مقام موش	چھ ہزار گھرانہ
۷۹	بلیکانلی	مقام مرعش	دس ہزار نفوس

تعداد	مسکن	نام قبیلہ	نمبرشمار
تین سو گھرانہ	منگوڑان ۔ کرکوک	بلیل وند	۸۰،
	فارس	بنداد مہدی	۸۱،
	فارس	بندہ داکی	۸۲،
چارسو پچاس گھرانہ	زاب ۔ عراق عرب	بورہ کہ	۸۳،
ایک سو آسی گھرانہ	کردستان ۔ عراق	بوزیکان	۸۴،
ایک سو پچاس گھرانہ	مقام اربیل	بولی	۸۵،
	کردستان	بہادینان	۸۶،
ایک ہزار گھرانہ	مقام کیالان	بہاروند	۸۷،

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۸۸،	بہتونی	کرمان شاہ	ایک ہزار گھرانہ
۸۹،	بھیرماز	مقام خربوت	پانچسو گھرانہ
۹۰،	بیبانی	کرکوک	چارسو گھرانہ
۹۱،	بیتیاوند	مقام غزلی مندلی	
۹۲،	بیران وند	درہ چینی وصرد	دس ہزار گھرانہ
۹۳،	بیتیاروند	کرمان شاہ	
۹۴،	بیثروند	مقام دلفان	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		پ	
۹۵،	پاپی	مقام سیزار	ایک ہزار گھرانہ
۹۶،	پاپاقی	کرمانشاہ	
۹۷،	پازوکی	مقام روان سر	
۹۸،	پالانی	کرکوک۔ خانقین	تین سو پچاس گھرانہ
۹۹،	پاٹیروند	کرمانشاہ	آٹھ سو گھرانہ
۱۰۰،	پچناوند	خراسان	
۱۰۱،	پرپیشر	مقام اسفند آباد	ایک ہزار گھرانہ
۱۰۲،	پسانی	کردستان	
۱۰۳،	پشدری	مقام ماوت۔ مرگہ	
۱۰۴،	پنجینان	مقام موش	نو سو گھرانہ
۱۰۵،	پنیانشلی	مشرق ارومیہ	ایک ہزار گھرانہ
۱۰۶،	پنیجاری	مقام غزلی موش	چار سو پچاس گھرانہ
۱۰۷،	پوران	دیار بکر	بائیس گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۰۸ء	پیران	مہاآباد	چوسو گھرانہ
۱۰۹ء	پیژان	مہاآباد	تیس گھرانہ
۱۱۰ء	پیزیانلی	ارض روم	سات سو گھرانہ
		ت	
۱۱۱ء	تاپیان	مقام وان	تین سو گھرانہ
۱۱۲ء	تارابی	مقام پُشکوہ	
۱۱۳ء	تاری مرادی	مقام سنہ	سو گھرانہ
۱۱۴ء	تاکولی	مقام وان	چارسو پچاس گھرانہ
۱۱۵ء	تالہ بانی	کرکوک	ایک ہزار پچاس گھرانہ
۱۱۶ء	تاماداتی	فارس	
۱۱۷ء	تاشے گوزی	مقام بلوک	پچاس گھرانہ
۱۱۸ء	تائیشہ	مقام روان سر	
۱۱۹ء	تبتکی	مقام قرانیہ	
۱۲۰ء	ترخانی	مقام رمان دوز	

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۲۱،	ترحانی	لرستان	سات ہزار گھرانہ
۱۲۲،	تکلیشہ	مقام کرکار	
۱۲۳،	تمر توزہ	مقام سَنن دُژ	تین سو گھرانہ
۱۲۴،	توبی	مقام قزوین	سو گھرانہ
۱۲۵،	تیریکان	دیار بکر ۔ انقرہ	چھ سو پچاس گھرانہ
۱۲۶،	تیلہ شانی	کرکوک	پچاس گھرانہ
۱۲۷،	تیلہ کوئی	مقام صوباتو	سات سو گھرانہ

ج

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۲۸،	جاف	مقام سلیمانی	بارہ ہزار گھرانہ
۱۲۹،	جاکیہ	فارس ۔ کردستان	
۱۳۰،	جباری	کرکوک	پانچ سو گھرانہ
۱۳۱،	جبارکی	کردستان	
۱۳۲،	جبرانلی	مقام بتلیس و موش	دو ہزار گھرانہ

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۳۳	جزی ریان	مقام گوڑکیل	تین ہزار گھرانہ
۱۳۴	جلال وند	کرماشاہ	
۱۳۵	جلالی	آذربائیجان	ایک سو گھرانہ
۱۳۶	جلی کانلی	وان۔مرعش	
۱۳۷	جلیلی	فارس	
۱۳۸	جلیل وند	مقام۔دینور	تین سو گھرانہ
۱۳۹	جمور	حمدان	پانچسو گھرانہ
۱۴۰	جوانی	ایران۔کردستان	
۱۴۱	جودکی	مقام خرم آباد	چھ سو گھرانہ
۱۴۲	جودی کانلی	مقام فوج حصار	بائیس گھرانہ
۱۴۳	جوزکان	موصل	
۱۴۴	جوزی کان	ہمدان	
۱۴۵	جولہ مرگ	کردستان	ہزار گھرانہ
۱۴۶	جہان باگلی	مقام افیون ترکی	پانچ ہزار گھرانہ
۱۴۷	جیگان	گرجستان	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		چ	
۱۴۸	چاپکسان	مقام سیورک	
۱۴۹	چاردولی	مقام بلوک	بائیس گھرانہ
۱۵۰	چکوانی	کردستان	
۱۵۱	چمش گزک	خراسان	
۱۵۲	چگنی	مقام سفید رود	تین ہزار گھرانہ
۱۵۳	چی چیہ	مقام کرہ داغ	
۱۵۴	چیلی	عراق	
		ح	
۱۵۵	حاجی بانلی	مقام قیصری	تین سو گھرانہ
۱۵۶	حریری	مقام اربیل	
۱۵۷	حسنان لو	ترکی۔ عراق ایران	تین ہزار گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۵۸	حسن وند	مقام مُلاز۔ کرُد	چار ہزار بائیس گھرانہ
۱۵۹	حسنویہ	کردستان	
۱۶۰	حسینی	جزیرہ ابن عمر	پانچسو گھرانہ
۱۶۱	حصاران	ایران، ترکی، عراق، بلوچستان	
۱۶۲	حُفتیان	مقام روان دوز	
۱۶۳	حکاری	سلیمانیہ، عمادیہ	چار ہزار گھرانہ
۱۶۴	حمدی کان	مقام مُلاز۔ کرُد	
۱۶۵	حمیدی	کردستان، عراق	
۱۶۶	حوتان	مقام بوتان	تین سو گھرانہ
۱۶۷	حوسہ	مقام زور	
۱۶۸	حیدران لی	ارومیہ وموش	دو ہزار گھرانہ
۱۶۹	حسنان لی	مقام مُلاز۔ کرُد	چار ہزار بائیس گھرانہ
۱۷۰	حیدری	مہاآباد	ایک ہزار پانچسو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		خ	
۱۷۱	خاتون اوغلی	مقام بوزناد	چارسو گھرانہ
۱۷۲	خازا۔لی	دیاربکر	پچاس گھرانہ
۱۷۳	خالتی	کردستان	
۱۷۴	خالوندی	مقام فراھان	ایک سو گھرانہ
۱۷۵	خالتانی	مقام فوج حصار	چارسو گھرانہ
۱۷۶	خانی	مقام خوشاب سیستان مکران	ایک سو اسی گھرانہ
۱۷۷	خانیان	مقام بایزید	
۱۷۸	خرات	کردستان	
۱۷۹	خُسروی	فارس	
۱۸۰	خفران لو	آذربائیجان	
۱۸۱	خُفتیان	جسے خفتیان بھی کہتے ہیں۔	جسکا ذکر ہوچکا ہے۔
۱۸۲	خوشناؤ	مقام شقلاوا	دو ہزار گھرانہ
۱۸۳	خیزران	بین النہرین عراق	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۸۴	خیلان لی	مقام اربیل	بائیس گھرانہ
۱۸۵	خالی	اصل میں جلالی قبیلہ ہے۔ سیستان۔ مکران	جو سہوًا۔ خالی لکھا گیا ہے
		د	
۱۸۶	داخوری	مقام تورعابدین	
۱۸۷	داسنی	عراق	
۱۸۸	دال وند	مقام پیشکوہ	
۱۸۹	داودی	کرکوک	ایک ہزار گھرانہ
۱۹۰	دایا بیلان	شام	
۱۹۱	دِراجی	مقام گاؤ۔ رود	چارسو گھرانہ
۱۹۲	دشتی	مقام پُشتکوہ	
۱۹۳	دلفان	مقام خاؤ	چھ سو گھرانہ
۱۹۴	دَلونی	کرکوک	چھ سو گھرانہ
۱۹۵	دلیکانلی	مقام مرعش	بیس گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۱۹۶	دُنبلی	عراق	
۱۹۷	دینکی	ایران ، عراق	ایک ہزار گھرانہ
۱۹۸	دودانی	مقام کوئی	
۱۹۹	دودری	وان	چار سو گھرانہ
۲۰۰	دورونی	مقام جوان رود	سو گھرانہ
۲۰۱	دوسکی	موصل	ایک ہزار بیس گھرانہ
۲۰۲	دوغانلی	مقام مرعش	دوسو پچاس گھرانہ
۲۰۳	دوم	مقام سنہ	دوسو گھرانہ
۲۰۴	دہ لونی	پہلے ذکر ہو چکا ہے۔	
۲۰۵	دصوک	مہاآباد	تین ہزار گھرانہ
۲۰۶	دیاربکری	دیاربکر	چھ ہزار گھرانہ
۲۰۷	دیرسعلی	دیاربکر	چار ہزار گھرانہ
۲۰۸	دیرکوند	مقام کیالان	دو ہزار گھرانہ
۲۰۹	دیزہ	مقام اردبیل	چھ ہزار گھرانہ
۲۱۰	دیلمی	مازندران	اسی ہزار گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۲۱۱	دیناری	مقام جولہ مرگ	پانچ سو گھرانہ
۲۱۲	دیناروند	مقام پشتکوہ	
		ر	
۲۱۳	راسنی	مقام عقر	تین ہزار گھرانہ
۲۱۴	رامانی	فارس	
۲۱۵	رحمٰن بگی	مقام روانسر	
۲۱۶	رشکوتانلی	دیار بکر	پانچسو گھرانہ
۲۱۷	رشوانی	ارزروم ترکی	ستر گھرانہ
۲۱۸	رشوند	قزوین	پانچسو گھرانہ
۲۱۹	رشتہ وند	آذربائیجان	
۲۲۰	روزبکی	کردستان ۔ عراق	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		ز	
۲۲۱	زاراری	مقام اربیل	تین سو گھرانہ
۲۲۲	زازا	مقام سیورک	ایک ہزار گھرانہ
۲۲۳	زافران لی	خراسان مشہد	
۲۲۴	زایادی	فارس	
۲۲۵	زائجی	عراق	
۲۲۶	زردوئی	کرمانشاہ	پانچسو گھرانہ
۲۲۷	زرزا	ارومیہ	پانچسو گھرانہ
۲۲۸	زرزار	مقام رستاق	پانچ ہزار گھرانہ
۲۲۹	زرقی	عراق	
۲۳۰	زکرمی	عراق	
۲۳۱	زَند	کردستان	
۲۳۲	زنگنہ	کرکوک. خانقین. افغانستان بلوچستان	چارسو پچاس گھرانہ
۲۳۳	زیباری	موصل	ایک ہزار دوسو گھرانہ

تعداد	مسکن	نام قبیلہ	نمبرشمار
چھ ہزار گھرانہ	مقام خنس واقرہ	زیریکانلی	۲۲۴
	مقام اشکرد	زیلانلی	۲۲۵
	مقام پشتکوہ	زینل وند	۲۲۶
		س	
	آذربائیجان	سابولی	۲۲۷
چھ سو گھرانہ	مقام روانسر	ساتیاری	۲۲۸
	آذربائیجان	ساراتی	۲۲۹
چار سو گھرانہ	عراق	سارمی	۲۳۰
	عراق	ساسونی	۲۳۱
تین سو گھرانہ	عراق	ساکور	۲۳۲
	فارس	سالانی	۲۳۳
	فارس	سالمونی	۲۳۴
	فارس	سبائی	۲۳۵

تعداد	مسکن	نام قبیلہ	نمبر شمار
ستر گھرانہ	مقام زاخو	سپرتی	۲۴۶
تین ہزار گھرانہ	وان	سپیکانی	۲۴۷
	فارس	سفاری	۲۴۸
	کردستان	سگوند	۲۴۹
چار ہزار گھرانہ	مقام پشتکوہ	سگوند	۲۵۰
دو ہزار گھرانہ	آذربائیجان	سلدوز	۲۵۱
	مقام خادو الشتر	سلسلہ	۲۵۲
	مقام میا فارقین	سلیمانی	۲۵۳
	مغربی موش	سلیوان	۲۵۴
دو ہزار پانچ صد گھرانہ	کردستان. سیستان. مکران	سنجادی	۲۵۵
	مقام سنجار	سنجار	۲۵۶
دو ہزار گھرانہ	موصل	سندی وگلی	۲۵۷
	کردستان	سورانی	۲۵۸
تین سو گھرانہ	اربیل	سورچی	۲۵۹
دو سو گھرانہ	سنن واخ	سور سوری	۲۶۰

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۲۶۱	سورکیشلی	دیار بکر	پانچ سو گھرانہ
۲۶۲	سورہ میری	مقام خانقین	دو ہزار دو سو پچاس گھرانہ
۲۶۳	سوری	کردستان۔ عراق	
۲۶۴	سوسنی	مہا آباد	ایک ہزار گھرانہ
۲۶۵	سولی	آذربائیجان	
۲۶۶	سویدی	عراق	
۲۶۷	سہرانیان	عراق	
۲۶۸	سیری	فارس	
۲۶۹	سندی	کردستان	
۲۷۰	سیف کانی	مقام خالکانی	پانچسو گھرانہ
۲۷۱	سینان	مقام مغربی خربوت	
۲۷۲	سینا مین لی	مقام ملاطیہ	دو ہزار پانچسو گھرانہ
۲۷۳	سیلوکانی	مقام دشت موش	نو سو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		ش	
۲۷۴	شادان جان	کردستان	
۲۷۵	شادلو	مقام بجنورد	اٹھارہ ہزار گھرانہ
۲۷۶	شادرلی	آذربائیجان	تین ہزار گھرانہ
۲۷۷	شاری	مقام زاب بزرگ	ایک ہزار گھرانہ
۲۷۸	شاہجان	ہمدان	پانچ ہزار گھرانہ
۲۷۹	شاہ قبادی	مقام جوان رود	پچاس گھرانہ
۲۸۰	شاہکانی	فارس	
۲۸۱	شاہ سوری	مقام لیلاخ	ایک سو گھرانہ
۲۸۲	شاصونی	فارس	
۲۸۳	شاصیاری	فارس	
۲۸۴	شبان	مقام پشتکوہ	
۲۸۵	شرفیانی	کرکوک	سات سو گھرانہ
۲۸۶	شکاک	سلیمانیہ ۔ ارومیہ	چھ ہزار گھرانہ
۲۸۷	شکرلی	مقام موش	
۲۸۸	شمسیگی	مقام دیزہ	نوسو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۲۸۹	شُوان	کرکوک. خانقین	دو ہزار گھرانہ
۲۹۰	شُوانکارہ	فارس	
۲۹۱	شوصان	مقام پُشتکوہ	
۲۹۲	شہراکی	فارس	
۲۹۳	شہرادی	فارس	
۲۹۴	شیخ اسماعیلی	کرکوک. زاب کوچک	ایک سو ساٹھ گھرانہ
۲۹۵	شیخ بزینی	کرکوک. زاب کوچک	چھ سو گھرانہ
۲۹۶	شیخ دودانلی	دیار بکر	دو سو گھرانہ
۲۹۷	شیر بگی	کردستان	دو سو گھرانہ
۲۹۸	شیروان	مقام اربیل	ایک ہزار پانچسو گھرانہ
۲۹۹	شیروانی	عراق	
۳۰۰	شیوہ لی	مقام کفری	
	ص		
۳۰۱	صالی	کرکوک	دو سو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۰۲	صباحی	پہلے ذکر ہو چکا ہے سبائی	
۳۰۳	صفی وند	مقام مائی دشت	ایک سو گھرانہ
		ط	
۳۰۴	طابور اوغلی	مقام قرہ شہر	تین سو گھرانہ
۳۰۵	طالبانی	باب (ت) میں تالبانی ۔ ذکر ہو چکا ہے۔	
۳۰۶	طودعابدین	مقام عابدین	سات ہزار گھرانہ
		ع	
۳۰۷	عبدالرحمٰن	کردستان	
۳۰۸	عثمانوند	مقام ھَیلان	پانچ سو گھرانہ
۳۰۹	عشایر سبعہ	موصل	نو سو گھرانہ
۳۱۰	عمارلو	گیلان	دو ہزار گھرانہ

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۱۱	عمرانلی	مقام قرہ شہر	آٹھ سو گھرانہ
۳۱۲	عمرلو	خراسان	
۳۱۳	عمرکل	کرکوک . خانقین	ایک سو پچاس گھرانہ
۳۱۴	علوش	مقام حران	ایک سو پچاس گھرانہ
۳۱۵	عونیکی	عراق	
۳۱۶	عیسائی	مقام وان	
		غ	
۳۱۷	غدیری	غدیری . مقام لیلاق	
		ف	
۳۱۸	فراقی	فارس	
۳۱۹	فلک دینی	نہاوند	دو سو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۲۰	فیض اللہ بگی	مہا آباد	ایک ہزار پانچسو گھرانہ
۳۲۱	فیلہ کری	مقام سنقر	ایک سو گھرانہ
		ق	
۳۲۲	قادر مریوسی	سنن داج	
۳۲۳	قادری	سلیمانیہ	
۳۲۴	قازان لو	کردستان	
۳۲۵	قالقالی	مقام شیخ حیدر	
۳۲۶	قبادی	مقام جوان رود	آٹھ سو گھرانہ
۳۲۷	قرہ الوس	خانقین	دو ہزار گھرانہ
۳۲۸	قرہ چورلو	خراسان	
۳۲۹	قرہ حسن	مقام بسنی	تین سو گھرانہ
۳۳۰	قرہ یادہ	بسقاد	چار ہزار گھرانہ
۳۳۱	قشہ	مقام سیروان	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۳۲	قلاب وند	مقام کوہ قاف	ایک ہزار گھرانہ
۳۳۳	قلائی	مقام کاکارضا	سو گھرانہ
۳۳۴	قلخانی	کرمانشاہ	
۳۳۵	قیتولی	پشتکوہ	
		ک	
۳۳۶	کاجتی	فارس	
۳۳۷	کارتاوی	آذربائیجان	
۳۳۸	کاک	مقام مازنجان	پانچسو گھرانہ
۳۳۹	کاکو	سنن داج	
۳۴۰	کاکان لو	کرکوک	ایک ہزار پانچسو گھرانہ
۳۴۱	کاکاوند	مقام ددھرسین	تین ہزار گھرانہ
۳۴۲	کمبرانی	براخوئی قبیلہ کا ایک شاخ	
۳۴۳	کداک	مقام کوہ وشین	چھسو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۴۴	کرد لوری	آذربائیجان	ایک ہزار گھرانہ
۳۴۵	کردگالی	بلوچستان، پاکستان، افغانستان	
۳۴۶	کرماج	کرکوک، سلیمانیہ، مہاآباد	
۳۴۷	کرمانی	فارس۔ کرمان	
۳۴۸	کرما	مقام خادہ	تین سو گھرانہ
۳۴۹	کرندی	کرمانشاہ	چھ ہزار گھرانہ
۳۵۰	کرہ جک	کردستان، بلوچستان	
۳۵۱	کرہ شل	آذرنجان ، عراق	چھ ہزار دو سو ساٹھ گھرانہ
۳۵۲	کزہ	خانقین	تین سو گھرانہ
۳۵۳	کوش زرین	سنن داج	
۳۵۴	کلاغی	کرمانشاہ	
۳۵۵	کلاڈگر	کردستانی	
۳۵۶	کلاڈگوک	مقام روان سر	
۳۵۷	کلہر	گیلان	دس ہزار گھرانہ
۳۵۸	کلیائی	کرمانشاہ	تین ہزار گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۵۹	کلیسی	غربی کردستان	
۳۶۰	کمال برہ	سلیمانیہ	
۳۶۱	کولہ	کرمانشاہ	چار سو گھرانہ
۳۶۲	کوچری	سیواس ، ترکی	دس ہزار گھرانہ
۳۶۳	کواردات	مقام جولہ مرگ	تین ہزار گھرانہ
۳۶۴	کورا	اربیل	
۳۶۵	کورتی	کرکوک	
۳۶۶	کورہ شلی	عراق	
۳۶۷	کوریان	عراق	ایک سو اسی گھرانہ
۳۶۸	کوزلی چان	عراق ، دیاربکر	
۳۶۹	کوساد	مصر	
۳۷۰	کوسہ	مقام سیاہ کوہ	چالیس گھرانہ
۳۷۱	کوکوئی	عراق	تیس گھرانہ
۳۷۲	کوگلوئی	کرمانشاہ ، کردستان	
۳۷۳	کولیش	مقام خربوت ۔	

تعداد	مسکن	نام قبیلہ	نمبر شمار
تین سو پچاس گھرانہ	مقام ایشتر	کولی وند	۳۷۴
دو سو گھرانہ	سنن داج	کو ماسی	۳۷۵
دو ہزار ایک سو گھرانہ	مقام شرناق	کویان	۳۷۶
ایک سو پچاس گھرانہ	مقام سنہ دُژ	کوُیک	۳۷۷
	مقام جولہ مرگ	کاکا	۳۷۸
ایک سو پچاس گھرانہ	کردستان	کیچی یان	۳۷۹
	مقام مرعش	کیکان	۳۸۰
	خراسان	کیوان لوُ	۳۸۱
	مقام گود	کیوران	۳۸۲
	گ		
دو سو گھرانہ	کرکوک	گاؤخور	۳۸۳
	اربیل ۔ لرستان	گاوری	۳۸۴
چھ سو گھرانہ	اربیل	گِردی	۳۸۵

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۳۸۶	گُرگ	سنن داغ	
۳۸۷	گِشکی	زصاب	پچاس گھرانہ
۳۸۸	گلالی	عراق	
۳۸۹	گلبافی	کردستان	دو ہزار گھرانہ
۳۹۰	گل فرفی	مقام زاخو	
۳۹۱	گوران	کرمانشاہ	چھ ہزار گھرانہ
۳۹۲	گودک	مہا آباد	دو ہزار گھرانہ
۳۹۳	گوردس	مقام خربوت	
۳۹۴	گوگریشانلی	مقام مرعش	پانچ سو گھرانہ
۳۹۵	گیژ	مقام کفری	
۳۹۶	گیل	گیلان	
۳۹۷	گیودان	سیو مرک	
۳۹۸	گردہ کش	ترکیہ	

نمبرشمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
	ل		
۳۹۹	لازبا	کردستان	
۴۰۰	لادین	شہر زور	
۴۰۱	لالہ	لیلاخ	ساٹھ گھرانہ
۴۰۲	لُر	لرستان	
۴۰۳	لک	خانقین - لرستان - اصفہان - ہمدان	سو ہزار گھرانہ
۴۰۴	لک کردی	لرستان	
۴۰۵	لوسہ	مصر - شام	
۴۰۶	لولان لی	مقام موش	چارسو گھرانہ
۴۰۷	لولرزی	سنن دژ	
۴۰۸	لولو	عراق	
۴۰۹	لیلانی	کرکوک	پانچسو گھرانہ

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		م	
۱۰م	مابیر	کردستان	
۱۱م	ماجوردان	مقام گنگا در	
۱۲م	ماحالی	فارس	
۱۳م	ماخالی	بور غار	تین سو گھرانہ
۱۴م	مادنجان	کردستان	
۱۵م	مازنجان	فارس	پانچسو گھرانہ
۱۶م	مانی	مہاآباد	
۱۷م	ماگردان	قبیلہ ماجوران کا دوسرا نام	
۱۸م	مامش	مہاآباد	ایک ہزار پانچسو گھرانہ
۱۹م	ماماسنی	بلوچستان۔ افغانستان۔ سیستان	
۲۰م	ماماکانلی	مقام ملاز کرد	
۲۱م	مانیان	عراق	
۲۲م	مانور آنلی	مقام ملاز کرد	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۴۲۳	ماھکی	کرمانشاہ	
۴۲۴	مبارکی	فارس	
۴۲۵	محمد اسحاقی	فارس	
۴۲۶	محمد باشاری	فارس	
۴۲۷	محمدی	مازنجانی	تین سو گھرانہ
۴۲۸	محمود جبرائیلی	لیلاخ	ایک سو گھرانہ
۴۲۹	محمودی	وان	
۴۳۰	مدثر	فارس	
۴۳۱	مرداس	عراق	
۴۳۲	مزلوانی	اردلان	ایک ہزار دو سو گھرانہ
۴۳۳	مُزدالکان	کردستان	
۴۳۴	مزوری یا مسوری	موصل	ایک ہزار سات سو گھرانہ
۴۳۵	مصطفیٰ بگی	زلان	تیس گھرانہ
۴۳۶	مطلبی	فارس	
۴۳۷	مکری	مہاآباد	

تعداد	مسکن	نام قبیلہ	نمبر شمار
	مہاآباد	مکری گورک	۴۳۸
	مہاآباد	مکری بولاق	۴۳۹
	عراق	ملاشیگو	۴۴۰
	عراق	ملکانیان	۴۴۱
	مقام پشتکوہ	ملکشاھی	۴۴۲
ایک ہزار دوسو گھرانہ	کردستان	مندمی	۴۴۳
ایک ہزار پانچسو گھرانہ	مہاآباد	منگور	۴۴۴
ایک سو پچاس گھرانہ	زاب	منوچہری	۴۴۵
	مازندران	موداتلی	۴۴۶
	بتلیس	مودکی	۴۴۷
	کردستان	موستاکان	۴۴۸
	کردستان	موسیان	۴۴۹
دو ہزار پانچ سو گھرانہ	مقام خادہ	موسی وند	۴۵۰
	دیار بکر	موشک	۴۵۱
	خراسان	مہراسانی	۴۵۲

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۵۳ء	مہراکی	فارس	
۵۴ء	مہرانی	مصر	
۵۵ء	میر	مقام الشتر	پچاس گھرانہ
۵۶ء	میران	مقام سعود	آٹھ ہزار گھرانہ
۵۷ء	میر سنسان	عراق	
۵۸ء	میلان	آذر بائیجان	
۵۹ء	میللی	مقام دیرسم	بیس ہزار گھرانہ
		ن	
۶۰ء	ناشادیرا	مرعش	
۶۱ء	ناصرلی	انقرہ	چھ سو گھرانہ
۶۲ء	نامی وند	زہاب	سو گھرانہ
۶۳ء	نسانزلی	بیلوار	ایک سو پچاس گھرانہ
۶۴ء	ندرلی	مرعش	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
۴۶۵	نیدری	کرمانشاہ	ایک سو گھرانہ
۴۶۶	نری	نایٹری قبیلہ کا ایک طائفہ ہے	
۴۶۷	نورالہی	مقام دلفان	ایک ہزار گھرانہ
۴۶۸	نودولی	قبیلہ جاف کا ایک شاخ ہے	
۴۶۹	نیرکارین	کرکوک	
۴۷۰	نیریٹری	کرمانشاہ	
		و	
۴۷۱	وان	مقام وان	
۴۷۲	ورمزیار	دیوان درہ	
۴۷۳	ولدبگی	زہاب	تین سو گھرانہ
۴۷۴	ولیانی	مقام مرعش	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
		ھ	
۷۵م	ھازنی	آذربائیجان	
۷۶م	ھرکہ	مقام روان دوز .	بیس ہزار گھرانہ
۷۷م	ھفتیان	مقام ھفتیان	
۷۸م	ھکاری	باب (ح) میں ذکر ہو چکا ہے	
۷۹م	ھلاج	وان	نو سو گھرانہ
۸۰م	ھیلان	مقام پشتکوہ	
۸۱م	ھارلو	کردستان	
۸۲م	ھاوندی	خانقین	
۸۳م	ھمروند	سلیمانیہ	
۸۴م	ھورامی	قبیلہ اورامی ہے . جو الف میں ذکر ہوا ہے .	

نمبر شمار	نام قبیلہ	مسکن	تعداد
	ی		
۴۸۵	یزیدی	وان۔ سنجار	
۴۸۶	یعقوبی	موصل	
۴۸۷	یوسوند	مقام الشتر	پانچ سو گھرانہ
۴۸۸	یوسویاراحمدی	کرمانشاہ	

تاریخ بلوچ و بلوچستان کی...... تدوین میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

کتابیات

۱۔ تاریخ مردوخ جلد اول۔ آقای شیخ محمد مردوخ کردستانی

۲۔ کوردگال نامہ۔ آخوند محمد صالح بن آخوند سلیمان (مسودہ)

۳۔ تاریخ سیستان۔ ملک الشعرا بہار

۴۔ تاریخ سیستان۔ جی۔ پی۔ ٹیٹ

۵۔ تاریخ شاہنشاہی ہخامنشی۔ ادم اسٹیڈ۔ ترجمہ فارسی ڈاکٹر محمد مقدم۔

۶۔ تاریخ سیاسی پارث (اشکانیان) نیلسن۔ دوبوار۔ ترجمہ فارسی علی اصغر حکمت۔

۷۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیئرز سیریز ۷۱۔ A۔ ۷۱۔ B۔ ۷۱۔ سراوان۔ کچھی۔ جھالاوان یوز بلر

۸۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیئرز سیریز۔ ۷۱۱۔ A۔ ۷۱۱۔ مکران۔ خاران۔ یوز بلر

۹۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیئرز سیریز ۷۱۱۱۔ لس بیلہ۔ یوز بلر۔

۱۰۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیئرز سیریز ۱۷۔ A۔ ۱۷۔ بولان۔ چاغی یوز بلر

۱۱۔ بلوچستان ڈسٹرکٹ گزیٹیئرز سیریز ۷۔ کوئٹہ پشین۔ یوز بلر

۱۲۔ دی کنٹری آف بلوچستان۔ اے۔ ڈبلیو ہیوز

۱۳۔ ٹریولز ان بلوچستان اینڈ سندھ۔ لفٹیننٹ ہنری پوٹنجر۔

کتابیات

۱۴۔ دی لینڈز آف دی ایسٹرن کیلیفیٹ ۔ لی اسٹرینج ۔ ترجمہ فارسی محمود عرفان

۱۵۔ ہسٹری آف پرشیا ۔ جلد اول ودویم ۔ سر پرسی سائکس ۔

۱۶۔ ورلڈ ہسٹری آئیٹ اے گلانس ۔ جوسف رئیتر ۔

۱۷۔ دی پیپلز آف پاکستان ۔ گینکوسکی ۔

۱۸۔ ہسٹری آف انڈیا ۔ جلد اول ۔ دویم بسویم ۔ ایلیٹ ۔

۱۹۔ ہسٹری آف ۔ بلوچ ریس اینڈ بلوچستان ۔ محمد سردار خان بلوچ ۔ ایم ۔ اے علیگ

۲۰۔ تاریخ بلوچستان ۔ رائے بہادر لالہ ہتورام ۔

۲۱۔ سرچ لائیٹس آن بلوچیز ۔ اینڈ بلوچستان ۔ جسٹس میر خدابخش بجارانی مری بلوچ

۲۲۔ تاریخ بلوچستان ۔ جلد اول ۔ دویم ۔ میر گل خان نصیر ۔

۲۳۔ کوچ و بلوچ ۔ میر گل خان نصیر ۔

۲۴۔ بلوچ قوم اور اُسکی تاریخ ۔ مولانا نور احمد خان فریدی ۔

۲۵۔ تاریخ مختصر افغانستان ۔ عبدالحی حبیبی ۔

۲۶۔ تواریخ بلوچ ۔ بلوچ قوم کا حسب نسب ۔ ڈاکٹر میر عالم خان راقب

۲۷۔ انسائیڈ بلوچستان ۔ خان میر احمد یار خان مرحوم خان آف قلات ۔

کتابیات

۲۸۔ دی بلوچیز تھرو سینچریز ۔ ہسٹری ورسس لیجنڈ ۔ جسٹس میر خدابخش بجارانی مری بلوچ ۔

۲۹۔ بلوچستان ماقبل تاریخ ۔ ملک محمد سعید بلوچ

۳۰۔ فتح نامہ سندھ عرف چچ نامہ ۔ علی کوفی اردو ترجمہ سندھ ادبی بورڈ

۳۱۔ تاریخ معصومی ۔ میر محمد معصوم بکھری ۔

۳۲۔ تاریخ بلدہ ٹھٹھہ ۔ المعروف بہ تاریخ طاہری ۔ سید طاہر محمد نسیانی ٹھٹھوی ۔

۳۳۔ تحفۃ الکریم ۔ میر علی شیر قانع ٹھٹھوی ۔

۳۴۔ تاریخ سندھ ۔ جلد اول ۔ دوئم ۔ اعجاز الحق قدوسی ۔ مرکزی اردو بورڈ لاہور ۔

۳۵۔ تاریخ سندھ ۔ جلد ششم ۔ حصہ اول ۔ دوئم عہد کلہوڑہ
غلام رسول مہر

۳۶۔ تاریخ اسلام ۔ جلد اول ۔ دوئم ۔ سوئم ۔ چہارم ۔ شاہ معین الدین احمد ندوی ۔

۳۷۔ تاریخ ابن خلدون ۔ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ۔ جلد اول ۔ دوئم ۔ سوئم ۔ چہارم ۔ پنجم ششم ۔ ہفتم ۔

۳۸۔ تاریخ ابن خلدون ۔ قبل از اسلام ۔ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی
جلد اول ۔ دوئم

کتابیات

۳۹۔ فتوح البلدان ۔ البلاذری ۔ اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی ۔ جلد اول ۔ دوم

۴۰۔ رحمت اللعالمین ۔ قاضی محمد سلیمان سلیمان منصور پوری ۔ جلد اول ۔ دوم ۔ سوم

۴۱۔ تاریخ افکار و سیاسات اسلامی ۔ عبدالوحید خان ۔ بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

۴۲۔ تاریخ فیروز شاہی ۔ سراج عفیف ۔ اردو ترجمہ ۔ محمد فدا علی طالب ۔

۴۳۔ تاریخ اسلام تاریخ طبری ۔ اردو ترجمہ عبداللہ العمادی ۔

۴۴۔ آوٹ لائینز آف اِسلامک کلچر ۔ پروفیسر شاستری ۔ پروفیسر ایرانی زبان میسور یونیورسٹی ۔ جلد اول ۔ دوم ۔

۴۵۔ تُزک تیموری ۔ اُردو ترجمہ سید ابوالہاشم ندوی ۔ بی ۔ اے ۔

۴۶۔ تُزک بابری ۔ اُردو ترجمہ ۔ رشید اختر ندوی ۔ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور

۴۷۔ ہمایوں نامہ ۔ اُردو ترجمہ ۔ رشید اختر ندوی ۔

۴۸۔ تُزک جہانگیری ۔ اُردو ترجمہ ۔ مولوی احمد علی صاحب رام پوری ۔

۴۹۔ ابوریحان البیرونی ۔ اُردو ترجمہ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور ۔

۵۰۔ مُنتخب اللباب ۔ خافی خان ۔ نظام الملک ۔ اُردو ترجمہ ۔ محمود احمد فاروقی ۔ جلد اول ۔ دوم ۔ سوم ۔ چہارم ۔ نفیس اکیڈمی ۔

کتابیات

۵۱۔ دی ڈرائی لیوز فرام ینگ ایجپٹ (عبرت کدہ سندھ) اُردو ترجمہ
سید محمد ضامن کنتوری۔ نفیس اکیڈمی کراچی
۵۲۔ حیات افغانی۔ نواب محمد حیات خان گنڈاپوری۔ ڈیرہ اسماعیل خان
۵۳۔ اے ہسٹری آف۔ درانی مانرکی موئنٹ اسٹورٹ ایلفنسٹن۔ جلد اول دوم
۵۴۔ سیر المتاخرین۔ سر آمد مورخان جلد اوّل
۵۵۔ فایو گریٹ مانرکیز آف اینشنٹ ایسٹرن ورلڈ۔ جی رالنسن
جلد اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم
۵۶۔ ایرین اکونٹ آف نیارکوس۔
۵۷۔ تاریخ ہندوستان۔ ونسینٹ اے سمتھ۔
۵۸۔ اکراس دی بورڈر۔ پٹھان اینڈ بلوچ۔ ایڈورڈ۔ ای۔ آلور
۵۹۔ آئین اکبری۔ انگریزی ترجمہ فرانس گلیڈون۔
۶۰۔ دی کنٹریز۔ ایڈجنٹ ٹو انڈیا آن دی نارتھ ویسٹ۔ سندھ۔
افغانستان، بلوچستان، پنجاب، ایڈورڈ تارٹن۔
۶۱۔ ارض القرآن۔ سید سلیمان صاحب ندوی۔
۶۲۔ جنری ٹو قلات۔ چارلس مسین۔

کتابیات

۶۳۔ امپیریل گزیٹیر آف اِنڈیا ۔ پروانشل سیریز ۔ بلوچستان ۔ یُوزبلر۔
۶۴۔ وانڈرِنگ ۔ ان بلوچستان ۔ میجر جنرل میگریگر۔
۶۵۔ دی فرنٹیریز آف بلوچستان ۔ جی ۔ پی ۔ ٹیٹ ۔
۶۶۔ آن ایکسپلورڈ بلوچستان ۔ اریسٹ آئیگو فلویر ۔
۶۷۔ جہانگشای نادری ۔ مرزا مہدی خان ۔ اَستر آبادی ۔
۶۸۔ دی اِنڈین بورڈر لینڈ ۔ کرنل ہنگر فورڈ ہولڈچ ۔
۶۹۔ دی فارورڈ پالیسی اینڈ اِٹس ریزلٹ رچرڈ ۔ بروس ۔
۷۰۔ مختصر تاریخ قوم بلوچ و خوانین بلوچ ۔ خان میر احمد یار خان مرحوم ۔ خان آف قلات ۔
۷۱۔ قلات آفیرز ۔
۷۲۔ قلات ۔ اے ہسٹری آف دی کنٹری ۔ اینڈ فیملی آف دی احمدزئی خانز آف قلات ۔ جی ۔ پی ۔ ٹیٹ ۔
۷۳۔ ہسٹری آف مسلم کلچران ۔ اِنڈیا پاکستان ۔ ایس ۔ ایم ۔ اِکرام
۷۴۔ دی پٹھان ۔ سراولف کیرو ۔
۷۵۔ قصص الانبیاء ۔

کتابیات

۷۶، فسٹ افغان وار
۷۷، اینشنٹ انڈیا ۔
۷۸، پرنسپل نیشنز آف انڈیا ۔
۷۹، کرانولوجی آف اینشنٹ نیشنز ۔
۸۰، اِنڈیا تھرو ایجز
۸۱، تاریخ ایران ۔ سرجان ملکم
۸۲، تاریخ ایران قدیم ۔ اسٹرابون
۸۳، تاریخ ایران قدیم (پیرنیا)
۸۴، دائرۃ المعارف انگلیسی
۸۵، شانامہ فردوسی ۔
۸۶، ورائی ول پاورز اِن سینٹرل ایشیا ۔ جوزف پوپودسکی ۔
۸۷، اے شارٹ ہسٹری آف سارسنز ۔ آمیر علی ۔
۸۸، احمد شاہ درانی ۔ گنڈا سنگھ
۸۹، پیپل ود آوٹ اے کنٹری ۔ کرد و کردستان ۔
ترجمہ میخائل پیلس ۔ انگریزی ۔

کتابیات

۹۰۔ اسلامی مذاہب ۔ پروفیسر غلام احمد حریری ۔ ایم ۔ اے ۔
ڈین عربی محکمہ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ۔

۹۱۔ ڈریسنرز آف مین گائینڈ ۔ ایم نیسترغ ۔

۹۲۔ دی مہران آف سندھ ۔ ایچ ۔ جی ۔ روورٹی ۔

۹۳۔ دی کنکویسٹ آف سندھ ۔ کرنل آوٹ رم ۔

۹۴۔ لونگ بائی گرافیز آف ریجس لیڈرز ۔ ہنری تھامس وڈانالی تھامس

۹۵۔ لیٹر مغل ۔ ہسٹری آف دی پنجاب 1707 — 1793 ۔

۹۶۔ برٹش ڈومینین ان انڈیا ۔ سر ۔ اے ۔ لائل ۔

۹۷۔ دی نوٹس آن انڈرہیسن ۔ ایم ۔ پی ۔ پتھاوالا ۔

۹۸۔ پاپولر پوئیٹری آف دی بلوچینز ۔ ایم ۔ ایل ۔ ڈیمز

۹۹۔ دی گیٹ ویئر آف انڈیا ۔ سر ۔ ٹی ۔ ایچ ۔ ہولڈچ ۔

۱۰۰۔ رائیز ۔ اینڈ ۔ فال آف رومن ایمپائر ۔ ای گبن ۔

۱۰۱۔ جرنی ۔ ان ۔ بلوچستان ، افغانستان اینڈ ۔ دی پنجاب ۔
چارلس میسن

۱۰۲۔ سینٹرل ایشیا ۔ جی ہوسٹن ۔

کتابیات

۱۰۳ ۔ رولرز آف انڈیا ۔ ایچ ۔ ایم اسٹی فنسر ۔

۱۰۴ ۔ اے نرے ٹیو ۔ آف وزٹ ۔ ٹو ۔ دی ۔ کورٹ آف سندھ ۔
ایڈنبرگ ۔

۱۰۵ ۔ رولرز آف انڈیا ۔ جے ۔ ایس کاٹن ۔

۱۰۶ ۔ براہوئی پرابلیم ۔ سر ۔ ڈی ۔ برے

۱۰۷ ہسٹری آف ۔ افغانستان ۔ جے ۔ بی ۔ میلی سن

۱۰۸ ۔ ہسٹری آف اورنگ زیب ۔ جے ۔ سرکار

۱۰۹ ۔ دی ۔ اسٹوری ۔ آف نیشنز ۔ زیڈ ۔ آر ۔ آگا زین ۔

۱۱۰ ۔ ہسٹری ۔ آف ۔ آلیگین نیشنز ۔ آف ۔ دی ۔ پراونس ۔ آف سندھ ۔

۱۱۱ ۔ ہسٹری آف برٹش ایمپائر ۔ ان انڈیا ۔ ای ۔ تارٹن ۔

۱۱۲ ۔ برٹش انڈیا ۔ آر ۔ ڈبلیو ۔ فریزر ۔

۱۱۳ ۔ رولرز آف انڈیا ۔ رنجیت سنگھ ۔ سر ۔ ایل ۔ گریفن ۔

۱۱۴ ۔ ہسٹری آف انڈیا ۔ ڈبلیو ۔ ہنٹر ۔

۱۱۵ ۔ سندھ ۔ دی ۔ وزیٹڈ ۔ آر ۔ برٹن

۱۱۶ ۔ مسلم ریسنر فونڈ ان سندھ بلوچستان اینڈ افغانستان ۔

کتابیات

۱۱۷۔ دی ہسٹری آف آنتروپالوجی ۔ (۱۸۷۵ء) بینڈی ۔ شی

۱۱۸۔ یونٹی آف یومن ریسز ۔ سمتھ ۔

۱۱۹۔ اے ۔ ہسٹاریکل اینڈ ۔ ایتنولوجیکل اسکیچ آف بلوچ ریس
ایم ۔ ایل ۔ ڈیمز

۱۲۰۔ سینٹ تھامس ۔ دی ۔ آپاسٹل ان انڈیا ۔ ایف ۔ اے ۔ ڈی ۔ کرز

۱۲۱۔ دی اسپرٹ آف اسلام ۔ سید امیر علی ۔

۱۲۲۔ اے ہسٹری آف دی پنجاب ۔ سید محمد لطیف

۱۲۳۔ پارچوگیز ۔ ایشیا ۔ جے ۔ اسٹی ونٹر

۱۲۴۔ رولرز آف انڈیا ۔ آرل ۔ آف ۔ منٹو ۔

۱۲۵۔ این شنٹ سندھ ۔ این ۔ ایم ۔ بل موریا ۔

۱۲۶۔ یادگار راجپوتی ریاست قلات ۔ مولوی دین محمد کھوکھر ۔

۱۲۷۔ تاریخ فرشتہ ۔ حکیم محمد قاسم فرشتہ ۔

۱۲۸۔ عرب و ہند کے تعلقات ۔ سید سلیمان ندوی ۔

۱۲۹۔ تاریخ ہندوستان اقبال نامہ اکبری ۔ مولوی ذکاء اللہ

۱۳۰۔ یورپ ۔ ابن بیطار

کتابیات

۱۳۱ ۔ یورپ ۔ تاریخ یعقوبی

۱۳۲ ۔ معجم البلدان یاقوت حموی

۱۳۳ ۔ تاریخ سن والملوک ۔ حمزہ اصفہانی

۱۳۴ ۔ تمدن عرب ۔ سید علی بلگرامی

۱۳۵ ۔ تاریخ افغانستان ۔ جمال الدین افغانی

۱۳۶ ۔ طبقات ناصری ۔ جلد اول ۔ و دویم ۔ منہاج سراج ترجمہ اردو
غلام رسول مہر

۱۳۷ ۔ سلجوق نامہ ۔ علامہ یحیٰ ابن محمد اردو ترجمہ محمد زکریا مائل ۔

۱۳۸ ۔ لُب تاریخ سندھ ۔ خداداد خان ۔

۱۳۹ ۔ دی کیلی فیٹ ۔ ٹی ۔ ڈبلیو ۔ آرنلڈ ۔

۱۴۰ ۔ تاریخ بلوچستان ۔ ملک صالح محمد لہڑی ۔

۱۴۱ ۔ اِخبار ۔ ابرار ۔ آخوند محمد صدیق ۔

۱۴۲ ۔ تاریخ باروزئی پنی ۔ ملا فاضل شیخ مسودہ

۱۴۳ ۔ کرانو ۔ لوجی ۔ آف اِنڈیا فرام ارلی اسٹ ٹائمز ٹو ۔ دی ۔
بِگننگ آف سیکنڈ سینچری ۔ سی ۔ میبل ڈف

کتابیات

۱۴۴۔ اے کم پری ہنسیو ہسٹری آف انڈیا۔ ہنری بیوریج

Vol. I + Vol. II + Vol. III

۱۴۵۔ دی ہسٹری آف انڈیا و پاکستان ۔ سید فیاض محمود

۱۴۶۔ دی اکسفورڈ ہسٹری آف انڈیا ۔ ون سنیٹ۔ اے سمتھ

۱۴۷۔ اکبرنامہ ۔ ابوالفضل

Vol. I × Vol. II × Vol. III

۱۴۸۔ صحافت وادی بولان ۔ کمال الدین احمد ۔

۱۴۹۔ بلوچستان کے سرحدی چھاپہ مار ۔

۱۵۰۔ بلوچستان قدیم اور جدید تاریخ کی روشنی میں

میر گل خان نصیر

ہماری چند اہم مطبوعات

○ بلوچستان کی کہانی شاعروں کی زبانی	مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء
○ بلوچستان ما قبل تاریخ	ملک محمد سعید بلوچ
○ شبِ چراگ	بشیر بلوچ
○ بلوچی گرامر (اُردو میں)	آغا میر نصیر خان احمد زئی
○ بلوچی کارگونگ	آغا میر نصیر خان احمد زئی
○ بلوچی گرامر (انگریزی میں)	آغا میر نصیر خان احمد زئی
○ بلوچی عشقیہ شاعری	مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء
○ بلوچی رزمیہ شاعری	مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء
○ تبل وگالوار	غوث بخش صابر
○ توکلی مست	مرحوم میر مٹھا خان مری
○ ریتگیں لال	محمد یوسف گچکی
○ تاریخ بلوچستان	لالہ ہتو رام
○ پرنگ	مرحوم میر گل خان نصیر ملک الشعراء
○ گاریں گوہر	مرحوم ڈاکٹر محمد حیات مری

بلوچی اکیڈمی، کوئٹہ